الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز

جلد 26 | جمعۃ المبارک 11 جنوری 2019ء | 04 جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 11 صلح 1397 ہجری شمسی | شمارہ 02

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں)

(ابوداؤد۔ کتاب المناسك باب زيارة القبور)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعاتِ پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اِس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اُٹھتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اِس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کِیا ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘

(اخبار الحکم جلد 5 نمبر 2 مورخہ 17 جنوری 1901ء صفحہ 3)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 28 دسمبر 2018ء تا 03 جنوری 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گونا گوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁...**28 دسمبر بروز جمعۃ المبارک**: (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں چند بدری صحابہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ نیز شام سے تعلق رکھنے والے صالح، مخلص اور شریف النفس احمدی محترم نادر الحصنی صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ وخطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

❁...**29 دسمبر بروز ہفتہ**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر وعصر سے قبل مکرم مرزا عبد الرشید صاحب ابن مکرم مرزا محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 2 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

❁...**30 دسمبر بروز اتوار**: (طاہر ہال، مسجد بیت الفتوح۔لندن) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس

...باقی صفحہ 8 پر...

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے 124 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی اجلاس میں مسجد بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست شمولیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی، فارسی اور اردو نثریہ و منظوم تحریرات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مرتبہ اور آپؐ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر مشتمل دلنشین خطاب

دنیا بھر کے احمدیوں کو 2018ء کے آخری لمحات اور سالِ نَو کے آغاز کو درود شریف سے بھر دینے کی تحریک

جلسہ سالانہ قادیان میں 48 ممالک کے 18 ہزار 800 سے زائد افراد کی شمولیت۔ مسجد بیت الفتوح لندن میں جلسہ کے اختتامی اجلاس کی حاضری 5 ہزار سے زائد رہی۔ دنیا کے مختلف ممالک کے کروڑوں احمدیوں کی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے توسّط سے اس جلسہ میں شمولیت

(لندن-30 دسمبر 2018ء۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کا 124 واں جلسہ سالانہ ’’رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ‘‘ اور محیی دین متین بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بستی قادیان دارالامان میں 28، 29، 30 دسمبر 2018ء کو اپنی تمام تر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا جس میں 48 ممالک سے 19 ہزار کے قریب افراد نے شمولیت کی سعادت پائی اور نہ صرف جلسہ سالانہ کی ایمان افروز علمی و تربیتی تقاریر سے مستفید ہوئے بلکہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدّس ہاتھوں سے جاری ہونے والے اس للّٰہی جلسہ کے روحانی ماحول اور قادیان کے متبرّک مقامات اور شعائر کی زیارت اور اپنے مومن بھائیوں سے ملاقات اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے خاص ماحول سے خوب فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹتے ہوئے بخیر و عافیت جلسہ سے واپس ہوئے۔

قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والا یہ جلسہ اُس وقت ایک عالمگیر صورت اختیار کر گیا جب اس کے اختتامی اجلاس کی کارروائی طاہر ہال مسجد بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ تمام عالم میں براہ راست نشر ہوئی اور مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے دنیا بھر میں بسنے والے کروڑوں احمدی اس میں شامل ہو گئے۔ جلسہ کا یہ سیشن گویا جلسے کا معراج تھا کیونکہ اس اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت کے ساتھ ہوا اور آپ نے نہایت بصیرت افروز خطاب اور دعا کے ساتھ اس کا اختتام فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن کے وقت کے مطابق دس بج کر 29 منٹ پر طاہر ہال کے مغربی دروازہ سے ہال میں رونق افروز ہوئے۔ دنیا بھر میں یہ نظارہ دیکھا گیا کہ حضور ایدہ اللہ کی طاہر ہال میں تشریف آوری پر حاضرینِ جلسہ نے لندن اور قادیان سے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے آقا کا پُرجوش استقبال کیا۔ ہزاروں میل کے فاصلہ پر

...باقی صفحہ 14 پر...

اس شمارہ میں:

☆...رپورٹ دورۂ امریکہ وگوئٹے مالا حضورِ انور ایدہ اللہ (02) ☆...دس دلائل ہستی باری تعالیٰ (03) ☆...حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا مباہلہ کا چیلنج (04)
☆...خطبہ جمعہ حضورِ انور فرمودہ 21 دسمبر 2018ء (05) ☆...مختصر عالمی جماعتی خبریں (16) ☆...الفضل ڈائجسٹ (18) ☆...جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب (20)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا اکتوبر، نومبر 2018ء

☆... اس ہسپتال کو خالصتاً صرف ایک ہی نیت کے تحت تعمیر کیا گیا ہے اور یہ نیت خدمتِ انسانیت کی ہے تا کہ اس ملک کے لوگوں کو اعلیٰ معیار کا علاج فراہم کیا جائے۔
☆... افریقہ میں ہمارے ہسپتالوں میں آنے والے مریض اور ہمارے سکولوں میں آنے والے طلباء کی اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔ ہمارے سکولوں میں پڑھنے والے نوّے فیصد کے قریب بچے غیر مسلم ہیں۔ ☆... ہم وہ کر رہے ہیں جو ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ ہمارے اندر دوسروں کی خدمت کا جذبہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ ☆... مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے بنیں کہ معاشرے کے دھتکارے ہوؤں کے ساتھ کھڑے ہوں اور خود ان کے بوجھ اٹھائیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ محروم افراد کی مدد کریں تا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں، اپنے مشکل حالات سے نکل سکیں اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ (خطاب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

گوئٹے مالا میں محض خدمتِ انسانیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر قائم کئے جانے والے 'ناصر ہسپتال' کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام کی بے مثال تعلیمات پر مشتمل بصیرت افروز اور پُر معارف خطاب

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

22/اکتوبر 2018ء بروز سوموار

(حصہ سوم)

... ...

نومبائعین کے تأثرات (گزشتہ سے پیوستہ)

☆ **لائلہ لطیفہ بنت مکرم امام ابراہیم صاحب اپنے احساسات اس طرح بیان کرتی ہیں:** میرا تعلق Chiapas جماعت سے ہے۔ خلیفہ وقت سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ ہم پہلے حضور کو فوٹو یا ٹی وی میں دیکھتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا انعام ہے کہ اُس نے ہمیں حضور سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور حضور کی باتیں سننے کا موقع دیا۔ مجھے حضور سے مل کر اتنی خوشی ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ اور میں حضور سے صرف یہ دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدیوں میں شامل فرمائے۔

ملک پانامہ سے Heliodoro Almanzo صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ حضور انور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ موصوف نے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: حضور انور سے ملاقات میری زندگی کا خوشیوں سے بھرپور دن تھا جسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور انور کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر میں نے ایک عجیب روحانی کشش اپنے اندر محسوس کی۔ میرا دل حضور انور کی محبت سے بھر گیا۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس مقدس وجود کے قدموں میں بیٹھنے اور مصافحہ کرنے کی مجھے سعادت نصیب ہوگی۔ خاکسار حضور انور کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے کہ خاکسار عرصہ 5 سال سے سخت بیمار تھا اور حضور انور کی دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے صحت کاملہ عطا فرمائی۔ حضور انور کی محبت اور روحانی کشش جو میرے دل میں ہے اس پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔

حیدر خائرو (Jairo) صاحب جو کہ ملک کوسٹاریکا سے خلیفۃ المسیح کے دیدار کے لئے آئے تھے بیان کرتے ہیں: خدا کے خلیفہ کو گوئٹے مالا میں دیکھ کر بے پناہ خوشی اور مسرت محسوس کی۔ دل کو حد درجہ سکون و اطمینان نصیب ہوا۔ حضور کی اسلام کو پھیلانے کی تڑپ محسوس کر کے میں نے بھی عہد کیا ہے کہ اسلام کا محبت بھرا پیغام پھیلانے کے لئے حد درجہ کوشش کروں گا۔ تا کہ دنیا اسلام کی پر امن تعلیمات سے آگاہ ہو اور اسلام کو قبول کرے۔ بلا شک وشبہ حضور پُر نور امن کے پیغمبر ہیں۔ خدمت انسانیت کے لئے ناصر ہسپتال کے قیام پر ہم اللہ تعالیٰ اور حضور انور کے شکر گزار ہیں۔

ملک بیلیز سے آنے والا وفد 16 گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے پہنچا تھا۔

لجنہ کی ایک ممبر گولڈا مارٹینا صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: میرے اور میری فیملی کیلئے یہ ایک نہایت دلنشین اور بابرکت موقع تھا۔ میں بہت جذباتی ہوگئی تھی میں حضورِ انور کو بیلیز کے مختلف مسائل کے بارے میں بتانا چاہتی تھی۔ لازماً یہ ایک بہت اچھا سفر تھا۔ حضورِ انور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضورِ انور کی تائید و نصرت فرماتا رہے تا حضورِ انور صراطِ مستقیم پر ہماری راہنمائی کرتے ہوئے ہمیں اللہ کی طرف لے جائیں۔ یہ ملاقات ہمیشہ ہمیش کیلئے مجھے یاد رہے گی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ مجھے اور میرے بچوں کو اس برکت سے حصّہ ملا ہے۔

لجنہ کی ایک ممبر خدیجہ حسن صاحبہ نے بیان کیا: حضورِ انور سے ملاقات نے مجھے روحانیت میں بہت بڑھایا ہے۔ میں نے حضورِ انور کو بارہا ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے، سیاست دانوں سے گفتگو فرماتے ہوئے، مختلف ممالک کی لجنہ، خدام، واقفین کیساتھ کلاسز لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں اپنے آپ کو بہت سعادت مند محسوس کرتی ہوں کہ ذاتی طور پر حضورِ انور کی مجلس میں شامل ہوئی اور آج سوال کرنے کا موقع ملا۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔

لجنہ کی ایک ممبر نیکول اویلیز (Nicole Avilez) صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتی ہیں: میرا یہ سفر بہت خوشکن تھا۔ اور ایک بہت اچھا تجربہ تھا۔ دنیا بھر کے مختلف ممالک کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور سب نے مجھے اپنی فیملی کی طرح پیار کیا۔ ہمارے وفد کے تمام افراد کیساتھ تمام لوگ بہت عزت کیساتھ پیش آئے۔ میں نے ایک باہمی محبت محسوس کی۔ جب میں نے حضورِ انور کو دیکھا اور جب حضورِ انور نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی تو میں بہت زیادہ نروس ہوگئی تھی۔ جب حضورِ انور نے مجھے یوکے جلسہ پر آنے کی دعوت دی تو میں بہت زیادہ جذباتی ہوگئی تھی، میرا جسم کانپنے لگا تھا کیونکہ میری شدید خواہش تھی کہ یوکے جا کر حضورِ انور سے ملاقات کر سکوں۔ اب انشاءاللہ مجھے یوکے جانے کا موقع ملے گا۔ خدا تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری کی۔ یہ بابرکت ملاقات ہمیشہ یاد رہے گی۔

لجنہ کی ایک ممبر فلورنٹینا پیریز (Florentina Perez) صاحبہ نے بیان کیا: مجھے لگا کہ یہ موقع کبھی بھی نصیب نہیں ہوگا۔ خلیفہ وقت سے ملاقات میرے لئے بہت خوش نصیبی تھی۔ اس کی یاد میرے ساتھ مرتے دم تک رہے گی۔ حضور انور کیساتھ نمازیں پڑھنے کا بہت لطف آیا اور دل کو تسکین بھی پہنچی۔ جب حضورِ انور کمرے میں داخل ہوئے تو ایسا محسوس ہوا کہ اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ ملاقات کے دوران تو مجھے کچھ کہنے کا موقع نہ ملا لیکن مجھے امید ہے کہ مستقبل میں مَیں ان سے دوبارہ مل سکوں گی تا کہ ان سے کچھ کہہ سکوں۔

ایک بچّی عزیزہ جولیٹ رابٹو (Juliet Robateau) نے بیان کیا: حضورِ انور کی نمازیں لمبی اور روحانیت سے پُر تھیں۔ جب ہماری ملاقات حضورِ انور سے ہوئی تو میں بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ انکی شخصیت بہت نرم اور محبت سے پُر تھی۔ جب میری ان سے گفتگو ہوئی تو میرا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ کچھ ایسا نہ کہہ دوں جس سے بعد میں شرمندگی ہو لیکن سب کچھ بہت اچھا رہا۔ ہم ناصرات نے حضورِ انور کی موجودگی میں نظم 'ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الّا اللہ' بھی پڑھی جو ہمیں لگا کہ حضور کو بہت پسند آئی۔ حضور انور کے نصائح بہت شاندار تھے اور ملاقات بہت بابرکت تھی۔

لجنہ کی ایک ممبر پامیلا پیس کاسیو صاحبہ (Pamela Pascasio) جنہوں نے ابھی باقاعدہ بیعت تو نہیں کی لیکن اپنے آپ کو احمدی ہی سمجھتی ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: جب ہم حضورِ انور کی آمد کا انتظار کر رہے تھے تو اس بات پر مجھے بہت حیرانگی ہوئی کہ سب لوگ کتنے خیال رکھنے والے اور ملنسار ہیں۔ اس طرح لگ رہا تھا کہ میں اپنے ایک بچھڑے ہوئے دوست کو بہت دیر بعد مل رہی ہوں۔ لوگ بہت ہی مدد کرنے والے اور منظم تھے۔ انکے رویے میں اپنائیت واضح تھی۔ ہمیں بہت عزت سے نوازا گیا۔ مختلف ممالک سے لجنہ کی ملک بیلیز اور جماعت کے بارے میں جاننے میں دلچسپی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میری خواہش ہے کہ ان لجنہ کیساتھ میری مستقل دوستی اور رابطہ قائم رہے۔ ان میں سے بعض کی ہماری جماعت کی لجنہ کو مضبوط بنانے کی تجاویز بہت اہم تھیں۔ حضورِ انور کے بابرکت وجود نے ہمیں ملاقات سے نوازا۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوئی کہ حضورِ انور نے ہم سب سے الگ الگ تعارف حاصل کیا۔ ہماری جماعت کی اصلاح کیلئے ہدایات دیں اور ہم سب کو الگ الگ تصاویر بنوانے کا موقع بھی عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ کرے کہ ایک دن حضورِ انور بیلیز بھی تشریف لائیں۔

ملک پیراگوئے سے آنے والے وفد میں شامل وہاں کے ڈپٹی منسٹر تعلیم و ڈپٹی منسٹر مذہبی امور رابرٹ کانو (Robert Cano) صاحب اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں بہت مشکور ہوں کہ مجھے یہ موقع دیا گیا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران سے Guatemala میں مل سکوں۔ آپکی امن، رواداری، اور بھائی چارہ کی تعلیم تمام انسانیت کیلئے مفید ہے۔

پیراگوئے سے آنے والے وفد میں شریک صحافی رچرڈ موریئرا (Richard Moreira) صاحب بیان کرتے ہیں: نیا ناصر ہسپتال بہت شاندار ہے۔ یہ علاج گاہ Guatemala کے لوگوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ اور یہ احمدیہ مسلم جماعت کے فلسفہ کا خلاصہ ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ، ان کی سماجی حیثیت، نظریات یا رنگ و نسل کو دیکھے بغیر محبت کا سلوک کرو۔

... ...

23/اکتوبر 2018ء بروز منگل

... ...

☆... حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ہوٹل Porta کے ایک ہال میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

☆... صبح حضورِ انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

☆... حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجے ہوٹل کے ایک ہال میں جو نمازوں کی ادائیگی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 2

دلیل دوم:۔ دوسری دلیل جو قرآن شریف میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق دی ہے ان آیات سے معلوم ہوتی ہے کہ وَ تِلۡکَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیۡنٰہَاۤ اِبۡرٰہِیۡمَ عَلٰی قَوۡمِہٖ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ۔ وَوَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ کُلًّا ہَدَیۡنَا وَنُوۡحًا ہَدَیۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ وَاَیُّوۡبَ وَیُوۡسُفَ وَمُوۡسٰی وَہٰرُوۡنَ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ وَزَکَرِیَّا وَ یَحۡیٰی وَعِیۡسٰی وَاِلۡیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ (الانعام:87-84) پھر کچھ آیات کے بعد فرمایا کہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدَی اللّٰہُ فَبِہُدٰىہُمُ اقۡتَدِہۡ (الانعام:91) یعنی ایک دلیل ہے جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابل میں دی اور ہم جس کے درجات چاہتے ہیں، بلند کرتے ہیں۔ تحقیق تیرا ربّ بڑا حکمت والا اور علم والا ہے اور ہم نے اسے اسحاق و یعقوب دئے۔ ہر ایک کو ہم نے سچا راستہ دکھایا اور نوح کو بھی ہم نے سچا راستہ دکھایا۔ اس سے پہلے اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو بھی اور ہم نیک اعمال میں کمال کرنے والوں کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا کرتے ہیں اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کو بھی راہ دکھایا اور یہ سب لوگ نیک تھے اور اسماعیل اور یسع اور لوط کو بھی راستہ دکھایا اور ان سب کو ہم نے اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں پر فضیلت دی تھی اور پھر فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے کہ جن کو خدا نے ہدایت دی۔ پس تو ان کے طریق کی پیروی کر۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس قدر نیک اور پاک لوگ جس بات کی گواہی دیتے ہیں وہ مانی جائے یا وہ بات جو دوسرے ناواقف لوگ کہتے ہیں اور اپنے چال چلن سے ان کے چال چلن کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ سیدھی بات ہے کہ انہی لوگوں کی بات کو وقعت دی جاویگی جو اپنے چال چلن اور اپنے عمل سے دنیا پر اپنی نیکی اور پاکیزگی اور گناہوں سے بچنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا ثابت کر چکے ہیں۔ پس ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ وہ انہی کا تتبع کرے اور ان کے مقابل میں دوسرے لوگوں کی بات کا انکار کردے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر نیکی اور خلق کے پھیلانے والے گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے اعمال سے دنیا پر اپنی راستی کا سکہ بٹھا دیا تھا وہ سب کے سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جسے مختلف زبانوں میں اللہ یا گاڈ (God) یا پرمیشور کہا گیا ہے۔ ہندوستان کے راستباز رامچندرؑ، کرشنؑ، ایران کا راستباز زرتشتؑ، مصر کا راستباز موسیٰؑ، ناصرہ کا راستباز مسیحؑ، پنجاب کا ایک راستباز نانکؒ۔ پھر سب راستبازوں کا سرتاج عرب کا نور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جس کو اسکی قوم نے بچپن سے صادق کا خطاب دیا اور جو کہتا ہے فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا (یونس:17) میں نے تو تم میں اپنی عمر گزاری ہے۔ کیا تم میرا کوئی جھوٹ ثابت کرسکتے ہو اور اس کی قوم کوئی اعتراض نہیں کرتی اور ان کے علاوہ ہزاروں راستباز جو وقتاً فوقتاً دنیا میں ہوئے ہیں، یک زبان ہوکر پکارتے ہیں کہ ایک خدا ہے اور یہی نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس سے ملاقات کی اور اس سے ہم کلام ہوئے۔ بڑے سے بڑے فلاسفر جنہوں نے دنیا میں کوئی کام کیا ہو وہ ان میں سے ایک کے کام کا ہزارواں حصہ بھی پیش نہیں کرسکتے بلکہ اگر ان لوگوں اور فلاسفروں کی زندگی کا مقابلہ کیا جائے تو فلاسفروں کی زندگی میں اقوال سے بڑھ کر افعال کے باب بہت کم نظر آئیں گے۔ وہ صدق اور راستی جو انہوں نے دکھائی وہ فلاسفر کہاں دکھا سکے؟ وہ لوگوں کو راستی کی تعلیم دیتے ہیں مگر خود جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن کا نام میں اوپر لے چکا ہوں صرف راستی کی خاطر ہزاروں تکلیفوں کو برداشت کرتے رہے لیکن کبھی ان کا قدم اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ ان کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ ان کو وطنوں سے خارج کیا گیا، ان کو گلیوں اور بازاروں میں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی، ان سے کل دنیا نے قطع تعلق کرلیا مگر انہوں نے اپنی بات نہ چھوڑی اور کبھی نہ کیا کہ لوگوں کی خاطر جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بچا لیتے اور ان کے عمل نے، ان کی دنیا سے نفرت نے، نمائش سے علیحدگی نے اس بات کو ثابت کردیا کہ وہ بے غرض تھے اور کسی نفسانی غرض سے کوئی کام نہ کرتے تھے۔ پھر ایسے صادق ایسے قابل اعتبار یک زبان ہوکر کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی، اس کی آواز سنی اور اس کے جلوے کا مشاہدہ کیا تو ان کے قول کا انکار کرنے کی کسی کے پاس کیا وجہ ہے۔ جن لوگوں کو ہم روز جھوٹ بولتے سنتے ہیں وہ بھی چند مل کر ایک بات کی گواہی دیتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے۔ جن کے احوال سے ہم بالکل ناواقف ہوتے ہیں وہ اخباروں میں اپنی تحقیقات شائع کرتے ہیں تو ہم تسلیم کرلیں گے مگر نہیں مانتے تو ان راستبازوں کا کلام نہیں مانتے۔ دنیا کہتی ہے کہ لندن ایک شہر ہے اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ جغرافیہ والے لکھتے ہیں کہ امریکہ ایک براعظم ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ سیاح کہتے ہیں کہ سائبیریا ایک وسیع اور غیر آباد علاقہ ہے۔ ہم اس کا انکار نہیں کرتے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بہت سے لوگوں کی گواہی اس پر ہوگئی ہے۔ حالانکہ ہم ان گواہوں کے حالات سے واقف نہیں کہ وہ جھوٹے ہیں یا سچے مگر اللہ تعالیٰ کے وجود پر عینی گواہی دینے والے وہ لوگ ہیں کہ جن کی سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ انہوں نے اپنے مال وجان وطن عزت وآبرو کو تباہ کرکے راستی کو دنیا میں قائم کیا پھر ان سیاحوں اور جغرافیہ والوں کی بات کو ماننا اور ان راستبازوں کی بات کو نہ ماننا کہاں کی راستبازی ہے۔ اگر لندن کا وجود چند لوگوں سے سن کر ثابت ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وجود ہزاروں راستبازوں کی گواہی پر کیوں ثابت نہیں ہوسکتا۔

غرضیکہ ہزاروں راستبازوں کی شہادت جو اپنے عینی مشاہدہ پر خدا تعالیٰ کے وجود کی گواہی دیتے ہیں کسی صورت میں بھی ردّ کے قابل نہیں ہوسکتی۔ تعجب ہے کہ جو اس کوچہ میں پڑے ہیں وہ تو سب باتفاق کہہ رہے ہیں کہ خدا ہے لیکن جو روحانیت کے کوچہ سے بالکل بے بہرہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ان کی بات نہ مانو کہ خدا ہے حالانکہ اصول شہادت کے لحاظ سے اگر دو برابر کے راستباز آدمی بھی ایک معاملہ کے متعلق گواہی دیں تو جو کہتا ہے کہ میں نے فلاں چیز کو دیکھا اس کی گواہی کو اس گواہی پر جو کہتا ہے میں نے اس چیز کو نہیں دیکھا ترجیح دی جائے گی کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک کی نظر اس چیز پر نہ پڑی ہو لیکن یہ ناممکن ہے کہ ایک نے نہ دیکھا ہو اور سمجھ لے کہ میں نے دیکھا ہے۔ پس خدا کے دیکھنے والوں کی گواہی اس کے منکروں پر بہرحال حجت ہوگی۔

دلیل سوم:۔ تیسری دلیل جو قرآن شریف سے معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ انسان کی فطرت خود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے کیونکہ بعض ایسے گناہ ہیں کہ جن کو فطرت انسانی قطعی طور پر ناپسند کرتی ہے۔ ماں، بہن اور لڑکی کے ساتھ زنا ہے، پاخانہ پیشاب اور اس قسم کی نجاستوں کے ساتھ تعلق ہے، جھوٹ ہے، یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے ایک دہریہ بھی پرہیز کرتا ہے مگر کیوں؟ اگر کوئی خدا نہیں تو کیوں؟ وہ کیوں ماں اور بہن اور دوسری عورتوں میں کچھ فرق جانتا ہے۔ جھوٹ کو کیوں برا جانتا ہے۔ کیا دلائل ہیں کہ جنہوں نے مذکورہ بالا چیزوں کو اس کی نظر میں بدنما قرار دیا ہے۔ اگر کسی بالائی طاقت کا رعب اس کے دل پر نہیں تو وہ کیوں ان سے احتراز کرتا ہے؟ اس کے لئے تو جھوٹ اور سچ، ظلم اور انصاف سب ایک ہی ہونا چاہئے۔ جو دل کی خوشی ہوئی کرلیا۔ وہ کون سی شریعت ہے جو اس کے جذبات پر حکومت کرتی ہے۔ جس نے دل پر ایک تخت رکھا ہے۔ اور گو ایک دہریہ زبان سے اس کی حکومت سے نکل جائے لیکن وہ اس کی بنائی ہوئی فطرت سے باہر نہیں نکل سکتا اور گناہوں سے اجتناب یا ان کے اظہار سے اجتناب اس کے لئے ایک دلیل ہے کہ کسی بادشاہ کی جوابدہی کا خوف ہے جو اس کے دل پر طاری ہے گو وہ اس کی بادشاہت کا انکار ہی کرتا ہے۔ قرآن شرف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ۔ وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ (القیٰمۃ:2,3) یعنی جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نہ خدا ہے نہ جزا سزا ہے۔ ایسا نہیں بلکہ ہم ان امور کی شہادت کے لئے دو چیزیں پیش کرتے ہیں۔ ایک تو اس بات کو کہ ہر بات کے لئے ایک قیامت کا دن مقرر ہے۔ جس میں کہ اس کا فیصلہ ہوتا ہے اور نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بدمل جاتا ہے۔ اگر خدا نہیں تو جزا وسزا کیونکر مل رہی ہے اور جو لوگ قیامت کبریٰ کے منکر ہیں وہ دیکھ لیں کہ قیامت تو اس دنیا سے شروع ہے۔ زانی کو آتشک وسوزاک ہوتا ہے۔ شادی شدہ کو تو نہیں ہوتا حالانکہ دونوں ایک ہی کام کررہے ہوتے ہیں۔ دوسری شہادت نفس لوامہ ہے یعنی انسان کا نفس خود ایسے گناہ پر ملامت کرتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور گندی ہے۔ دہریہ بھی زنا اور جھوٹ کو برا جانیں گے۔ تکبر اور حسد کو اچھا نہ سمجھیں گے مگر کیوں؟ ان کے پاس تو کوئی شریعت نہیں۔ اس لئے نہ کہ ان کا دل برا مانتا ہے اور دل اسی لئے برا مانتا ہے کہ مجھے اس فعل کی ایک حاکم اعلیٰ کی طرف سے سزا ملے گی گو وہ لفظوں میں اسے ادا نہیں کرسکتا۔ اسی کی تائید میں ایک اور جگہ قرآن شریف میں ہے۔ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰىہَا (الشمس:9) اللہ تعالیٰ نے ہر نفس میں نیکی اور بدی کا الہام کردیا ہے۔ پس نیکی بدی کا احساس خود خدا کی زبردست دلیل ہے۔ اگر خدا نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک چیز کو نیک اور ایک کو بد کہا جاوے جو دل میں آئے لوگ کیا کریں۔

چوتھی دلیل:۔ چوتھی دلیل جو قرآن شریف سے ذات باری کے متعلق معلوم ہوتی ہے یہ ہے۔ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الۡمُنۡتَہٰی۔ وَاَنَّہٗ ہُوَ اَضۡحَکَ وَاَبۡکٰی۔ وَاَنَّہٗ ہُوَ اَمَاتَ وَاَحۡیَا۔ وَاَنَّہٗ خَلَقَ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اِذَا تُمۡنٰی (النجم:43-47) یعنی یہ بات ہر ایک نبی کی معرفت ہم نے پہنچا دی ہے کہ ہر ایک چیز کا انتہاء اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی جا کر ہوتا ہے اور خواہ خوشی کے واقعات ہوں یا رنج کے وہ خدا ہی کی طرف سے آتے ہیں اور موت اور حیات سب اسی کے ہاتھ میں ہیں اور اس نے مرد وعورت دونوں کو پیدا کیا ہے ایک چھوٹی سی چیز سے جس وقت وہ ڈالی گئی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرح متوجہ کیا ہے کہ ہر ایک فعل کا ایک فاعل ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ ہر کام کے کرنے والا بھی کوئی ہو۔ پس اس تمام کائنات پر اگر غور کرو گے تو ضرور تمہاری رہنمائی اس طرف ہوگی کہ سب اشیاء آخر جا کر ذات باری پر ختم ہوتی ہیں اور وہی انتہاء ہے تمام اشیاء کی اور اسی کے اشارے سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی ابتدائی حالت کی طرف متوجہ کرکے فرمایا ہے کہ تمہاری پیدائش تو ایک نطفہ سے ہے اور تم تو جوں جوں پیچھے جاتے ہو اور حقیر ہوتے جاتے ہو پھر تم کیونکر اپنے خالق ہوسکتے ہو۔ جب خالق کے بغیر کوئی مخلوق ہو نہیں سکتی اور انسان اپنا آپ خالق نہیں ہے کیونکہ اس کی حالت پر جس قدر غور کریں وہ نہایت چھوٹی اور ادنیٰ حالت سے ترقی کرکے اس حالت کو پہنچتا ہے اور جب وہ موجودہ حالت میں خالق نہیں تو اس کمزور حالت میں کیونکر خالق ہوسکتا تھا۔ تو ماننا پڑے گا کہ اس کا خالق کوئی اور ہے جس کی طاقتیں غیر محدود اور قدرتیں لاانتہاء ہیں۔ غرضیکہ جس قدر انسان کی درجہ بدرجہ ترقی پر غور کرتے جائیں اس کے اسباب باریک سے باریک تر ہوتے جاتے ہیں اور آخر ایک جگہ جا کر تمام دنیاوی علوم کہہ دیتے ہیں کہ یہاں اب ہمارا دخل نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ یہ کیوں ہوگیا اور وہی مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کررہا ہوتا ہے اور ہر ایک سائنس دان کو ماننا پڑتا ہے کہ اِلٰی رَبِّکَ الۡمُنۡتَہٰی یعنی ہر ایک چیز کی انتہاء ہوتی ہے اور آخر ایک ایسی ہستی پر ہوتی ہے کہ جس کو وہ اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لاسکتے اور وہی خدا ہے۔ یہ ایک موٹی دلیل ہے کہ جسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ کسی نے ایک بدوی سے پوچھا تھا کہ تیرے پاس خدا کی کیا دلیل ہے۔ اس نے جواب دیا کہ جنگل میں ایک اونٹ کی مینگنی پڑی ہوئی ہو تو میں دیکھ کر بتا دیتا ہوں کہ یہاں سے کوئی اونٹ گزرا ہے۔ پھر اتنی بڑی مخلوقات کو دیکھ کر میں معلوم نہیں کرسکتا کہ اس کا کوئی خالق ہے۔☆ واقعی یہ جواب ایک سچا اور فطرت کے مطابق جواب ہے اور اس مخلوقات کی پیدائش کی طرف اگر انسان توجہ کرے تو آخر ایک ہستی کو ماننا پڑتا ہے کہ جس نے یہ سب پیدا کیا۔ (......جاری ہے)

> **ہر ایک چیز کا انتہاء اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی جا کر ہوتا ہے اور خواہ خوشی کے واقعات ہوں یا رنج کے وہ خدا ہی کی طرف سے آتے ہیں اور موت اور حیات سب اسی کے ہاتھ میں ہیں**

☆ اَلۡبَعۡرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الۡبَعِیۡرِ وَاَثَرُ الۡقَدَمِ السَّفِیۡرِ فَالسَّمَآءُ ذَاتُ الۡبُرُوۡجِ وَالۡاَرۡضُ ذَاتُ فِجَاجٍ اَمَا تَدُلُّ عَلَی قَدِیۡرٍ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا

مباہلہ کے چیلنج کا ایک نئے رنگ میں اعادہ

اور اس کے نتائج وثمرات

نصیر احمد قمر ۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جون 1988ء میں جماعت احمدیہ کے معاندین، مکفرین و مکذّبین کو مباہلہ کا ایک چیلنج دیا تھا۔ اس کا قدرے تفصیلی ذکر ''امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے 10 جون 1988ء کو دیا گیا مباہلہ کا چیلنج اور اس کے عظیم الشان نتائج'' کے عنوان سے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے 2018ء کے شمارہ جات 8 جون، 15 جون، 22 جون، 29 جون اور 6 جولائی میں (پانچ اقساط میں) شائع ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان میں جہاں حکومت کی پُشت پناہی میں جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے پراپیگنڈہ کے ساتھ ساتھ نہایت ظالمانہ کارروائیاں کی جاتی ہیں 1997ء میں پھر اس مہم میں ایک اُبال آیا۔ (اور ایسے اُبال پاکستان میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ بالخصوص اس وقت جب ملک کو اندرونی اور بیرونی چیلنجز درپیش ہوں یا سیاستدانوں کے ذاتی مفادات یا ان کے اقتدار کو خطرات کا سامنا ہو تو وہ مذہبی کارڈ کو استعمال میں لاتے ہیں اور اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے مُلّاں کی ملی بھگت سے جماعت احمدیہ کے خلاف منافرت اور شرانگیزی کی مہم میں خاصی تیزی آجاتی ہے۔ اِن دنوں بھی پاکستان میں ایسے ہی حالات ہیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف کذب وافترا اور اشتعال اور شرانگیزی کی مہم زوروں پر ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رجنوری 1997ء (فرمودہ بمقام مسجد فضل لندن یُوکے) میں پاکستان میں جماعت کی مخالفت میں معاندین کی شرانگیزیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر 1988ء والے مباہلہ کے چیلنج کا اعادہ کیا اور افراد جماعت کو خاص طور پر دشمنوں کی ذلّت اور ہلاکت و بربادی کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

حضور رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 186 و 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''یہ وہ آیات ہیں جن کی رمضان کے تعلق میں رمضان کے آغاز پہ بارہا تلاوت کی گئی ہے اور مضمون کو ان کے حوالے سے بیان کیا گیا۔ آج پھر ایک ایسا جمعہ ہے جو رمضان سے متّصل ہے۔ یعنی آج جمعہ ہے تو کل رمضان شروع ہوگا اور یہی وہ آیات ہیں جن کے حوالے سے مَیں خاص طور پر اس کے آخری حصہ کے تعلق میں جماعت کو یاددہانی کرانا چاہتا ہوں۔''

حضورؒ نے فرمایا:

''یہ رمضان کئی پہلوؤں سے بابرکت ہے اور معلوم ہوتا ہے خاص نشان لے کر آنے والا رمضان ہے۔ چونکہ آج رمضان کا پہلا دن طلوع ہونے والا ہے اور مہینے کی تاریخ کے لحاظ سے دسویں تاریخ اور جمعہ کا دن ہے اور یہ وہ جمعہ ہے جو FRIDAY THE 10TH ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر دکھایا تھا کہ بار بار جماعت کی تائید میں خوشخبریوں کا نشان ظاہر ہوا کرے گا۔ تو آج FRIDAY THE 10TH رمضان کے ساتھ جُڑا ہوا اُبھرا ہے۔ اور اس پہلو سے مجھے اس رمضان کے غیر معمولی طور پر مبارک ہونے کے لحاظ سے کوئی بھی شک نہیں۔

مگر ایک مزید تائیدی بات یہ ظاہر ہوئی کہ مجھے ربوہ سے ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے لکھا کہ یہ مولوی لوگ ان سب باتوں کے متعلق جن کے متعلق آپ مباہلے میں حلفیہ انکار کر چکے ہیں کہ جماعت پر یہ جھوٹے الزامات ہیں پھر دوبارہ شور ڈالنا شروع کر چکے ہیں۔ اور جانتے بوجھتے کہ جماعت کی طرف سے اس پر ''لَعۡنَةُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡن'' کی دعا بار بار دہرائی گئی ہے پھر بھی کوئی حیا نہیں کر رہے۔ اور اب ایک وزیر کے بہانے جو احمدی ہے مہم شروع کی ہے۔ اس میں ان اعتراضات کا، سب کا نہیں تو بہتوں کا اعادہ کیا گیا ہے جن کے متعلق جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ نے اعلان کیا تھا، مباہلے کا چیلنج دیا تھا اور اس مباہلے کی صداقت کا نشان بن کر ضیاء الحق کو خدا تعالیٰ نے ایسا نیست ونابود کیا کہ اس کے وجود کا کوئی ذرّہ بھی ان کے ہاتھ نہ آیا، صرف ایک ڈنچر (Denture) تھا جو مصنوعی تھا۔ یعنی جو اس مرنے والے کی پہچان تھی وہ مصنوعی دانت تھے اس کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ، اس کا نشان تک نہیں ملا۔ وہاں کی خاک اکٹھی کر کے ایک جگہ بھر دی گئی اور اس خاک میں اس یہودی ایمبسیڈر کی خاک بھی شامل تھی اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس کس کی خاک کا پتلا بنایا گیا ہے جسے ضیاء کہا جاتا ہے اب۔ اور جو نشان ہے وہ صرف مصنوعی دانت ہیں اس کے متعلق ذرہ بھی کسی کو شک نہیں۔ پس یہ نشان خدا نے بڑی شان سے ظاہر فرمایا۔ اور یہ ظالم لوگ باز ہی نہیں آرہے۔ اسی طرح مسلسل بے حیائیوں میں آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ وہی ظالمانہ تحریکات جو پہلے اُٹھتی رہیں، جن کا ردّ کیا گیا، جن کے مؤثر، مدلّل جوابات دیئے گئے...''

حضورؒ نے فرمایا:

''اس قوم سے حیا اٹھ گئی ہے یہاں تک کہ وہ دعوے پھر کرتے چلے جاتے ہیں کہ تمام دنیا کے علماء ان کو مرتد اور کافر، دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں اور یہ تسلیم نہیں کرتے۔''

حضورؒ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''تم لوگوں کے خلاف بھی تو باقی سب مسلمان فرقوں کے یہی دعاوی رہے ہیں تو تم بھی تسلیم کرلو پھر۔ لیکن تم کر بھی لوگے تو ہم پھر بھی نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس بکواس کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعۃً خدا کی توحید کے منکر ہو جائیں۔ ان الزامات کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا انکار کردیں۔ ان الزامات کا مطلب یہ ہے کہ واقعۃً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا ہمسر یا ان سے بڑھ کر سمجھنے لگ جائیں۔ تو جو کچھ تمہارے بس میں ہے کرو۔ پہلے بھی مَیں نے یہی کہا تھا۔ آج بھی یہی کہتا ہوں اور یہی بات دہراتا رہوں گا۔ جو کچھ کرنا ہے کرو۔ تم اپنے پیادے بڑھا لاؤ، اپنے سوار نکال لاؤ، چڑھا دو ہم پر اپنی دشمنی کی فوجیں۔ جس طرف سے آسکتے ہو آؤ لیکن ان باتوں سے احمدیت ٹل نہیں سکتی کیونکہ احمدیت کا وجود ہے یہ، اور وہ ہے کلمہ توحید کی گواہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رسالت اور عبدیت کی گواہی اور یہ گواہی کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی نہیں جو کبھی دنیا میں آپؐ کی شان کا ہمسر پیدا ہوا۔ نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خمیر آپؐ کی محبت سے اٹھا ہے، آپؐ کے عشق سے اٹھا ہے، آپؐ کی کامل غلامی سے اٹھا ہے۔ آپؐ پر فدا ہو جانے کے ساتھ اٹھا ہے وہ خمیر۔ تو ان باتوں سے تم ہمیں اپنی گندہ دہنی سے کیسے روک سکتے ہو۔ نہ روک سکتے ہو۔ نہ کبھی روک سکو گے۔''

حضورؒ نے مزید فرمایا:

''یہ حوالے کہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن یہ کہتی ہے اس پر ایمان لے آئیں، کیسی احمقانہ بات ہے کہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن کا آئے دن تم انکار کرتے پھرتے ہو۔ جب کوئی حوالہ ملتا ہے اسی کانسٹی ٹیوشن نے ہمیں آزادئ ضمیر کا حق جو دیا ہے وہ تم کیوں نہیں مانتے۔ اس لئے جہالت کی حد ہے۔ ایک قوم جب فیصلے کرتی ہے ان کی مرضی کے خلاف ہو تو کہتے ہیں ہم دھرنا دیں گے، ہم سڑکوں پہ بیٹھ جائیں گے، ہم کسی قیمت پہ نہیں مانیں گے۔ اور اس کے باوجود ہمارا حق ہے کہ ہم میں جج بھی بنائے جائیں، ہم میں وزیر بھی بنائے جائیں۔ ہم میں ہر عُہدے کے لوگ چاہے اہل ہوں یا نہ ہوں، منتخب کر لئے جائیں۔ اور احمدیوں پر یہ الزام کہ چونکہ کانسٹی ٹیوشن کو نہیں مان رہے اس لئے ان کو کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے کوئی ذمہ داری بھی سونپنی نہیں چاہئے۔ کون سی کانسٹی ٹیوشن ہے جس کی تم بات کرتے ہو؟ خدا کی کانسٹی ٹیوشن کے مقابل پر ساری دنیا کی کانسٹی ٹیوشنز بھی کچھ کہیں ہم پاؤں کی ٹھوکر سے اس کو ردّ کردیں گے۔

تمہاری کانسٹی ٹیوشن ہمیں یہ منوانا چاہتی ہے کہ نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جھوٹے ہیں۔ کوئی حیا کرو۔ تقدس محمدؐ رسول اللہ کا اور اس کی حفاظت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو؟ ایسے مکروہ لوگ جن کے نزدیک تقدّس کا یہ تصوّر ہے کہ جب تک کوئی محمدؐ رسول اللہ کی رسالت کا انکار نہیں کرے گا ہم اسے سینے سے نہیں لگائیں گے۔ ہم ایسے سینے پہ تھوکتے بھی نہیں۔ کیسی خبیثانہ حرکت ہے۔ اور اسے یہ مولویت کا نام دے رہے ہیں کہ ہم مولانا ہیں۔ ہمیں دین کا علم ہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ جب تک احمدی کانسٹی ٹیوشن کے فیصلے کو تسلیم نہیں کریں گے اُس وقت تک ہم اس مہم کو نہیں چھوڑیں گے اور اُس وقت تک کسی احمدی کو پاکستان میں زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔''

حضورؒ نے فرمایا:

''ہم تو اس خدا کی بات کا جواب دیں گے جس نے کہا کہ ''فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ''، جو ہماری بات کا جواب دیتا ہے۔ تم ہوتے کون ہو؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ تم تو ذلّتوں کی مار بننے والے ہو۔ عبرت کا نشان بننے والے ہو۔ اور اس تقدیر کو تم ٹال نہیں سکتے کبھی۔ یہ میرا چیلنج ہے اسے ٹال کے دکھاؤ۔ پس اس رمضان کو اس پہلو سے ہم بھی فیصلہ کُن بناتے ہیں تم بھی فیصلہ کُن بنالو۔ جو جھوٹ اور بکواس جتنی بھی تم کر سکتے ہو، کر رہے ہو اور جتنی گندہ دہنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تم نے کی ہے اس دَور میں، میرا خیال ہے انسانی تاریخ میں کبھی کسی نبی کے خلاف، کبھی خدا کے کسی بندے کے خلاف اس قسم کی بکواس کبھی نہیں ہوئی۔ **تم نے معاملات کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے اور اس پہلو سے اللہ تمہیں مہلت بھی بہت دے رہا ہے اور دے چکا ہے مگر تمہارے پکڑنے کے دن آئیں گے اور لازمًا آئیں گے، یہ وہ تقدیر ہے جسے تم ٹال نہیں سکتے۔**

میں آج اس جمعہ میں اعلان کرتا ہوں کہ لازمًا تم پر ذلّتوں کی مار پڑنے والی ہے۔ اس تقدیر کو بدل کے دکھاؤ تب میں اس بات کو قابل قبول سمجھوں گا کہ تم سے مزید گفتگو کی جائے کسی بات پر۔ اب یہ سلسلے گفتگو کے کٹ چکے ہیں۔ ان سب بے حیائیوں پر تم قائم ہو جن سے روکنے کے لئے تمہاری منّتیں کیں۔ تمہیں سمجھایا کہ بس کرو کافی ہوگئی ہے۔ اپنے ساتھ ساری قوم کو تو برباد نہ کرو۔ اب آوازیں اٹھ رہی ہیں جگہ جگہ سے کہ ملک ختم ہو گیا، ملک تباہ ہو گیا...

... جو قصّے چلتے ہیں آئے دن فلاں یہ کھا گیا، فلاں یہ کھا گیا، فلاں کا اتنا سونا پکڑا گیا، فلاں کی یہ گندگی پکڑی گئی اور آئے دن پاکستان کے اخبار جس بے حیائی سے بھرے ہوئے ہیں کہ یہ کردار ہے قوم کا۔ تم سمجھتے ہو کہ دنیا کو پتہ ہی کچھ نہیں؟ تم آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہو بے شک، مگر اگر کوئی تم میں سے یہ بہادری کرے کہ وہ کہہ دے کہ ہاں یہ قوم ایسی ہو چکی ہے تو اس کے پیچھے پڑ جاتے ہو، کہتے ہو جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹ نہیں بھی بولتا تو بتانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم گویا چھپے بیٹھے تھے ہمیں بدنام کر دیا۔ کون سی بات ہے جو دنیا کو پتہ نہیں ہے۔ سب کچھ پتہ ہے۔ اس لئے خوامخواہ کے جھگڑے لگا بیٹھے ہو۔''

آپؒ نے فرمایا:

... مُلّاں ہے جس نے اس قوم کو برباد کیا ہے اور جب تک یہ زہر تمہاری جڑوں میں بیٹھا ہوا ہے، تب تک تمہاری زندگی کی بقا کا کوئی سامان نہیں ہوسکتا یعنی زندگی باقی رکھنے کا۔ اس لئے اس زہر کو پہلے نکالو۔ ہر خرابی کا ذمہ دار یہ مُلّاں ہے اور یہ چڑھا ہوا ہے اس بناء پر کہ احمدیوں کے خلاف جو کچھ یہ کہے تم اسے سینے سے لگائے رکھتے ہو۔ اور اتنا ڈرایا ہے تمہیں کہ اگر احمدیت کے حق میں کوئی سچی بات تم کہو تو یہ تمہاری جان کھا جائے گا اور اسی خوف کی وجہ سے ان کو رِفعت مل رہی ہے، عظمت مل رہی ہے جیسی بھی وہ رِفعت اور عظمت ہو سکتی ہے۔ دراصل ذلّت اور نکبت کا دوسرا نام ہے جو اُن کی رفعتیں اور اُن کی عظمتیں ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ پس **مُلّاں کی جان توڑنی ہے تو اس سے احمدیت کا لقمہ چھین لو۔ پھر دیکھو اس کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔** اس کے سوا اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ سارے پاکستان میں ایک گلی کی اصلاح کرنے کے قابل نہیں ہے یہ۔ ہر موڑ پہ مسجدیں دکھائی دیں گی مگر مسجد کا ساتھی بھی دیانتدار نہیں بنا سکے۔... وزیر اعظم صاحب جب یہ اعلان کرتے ہیں کہ ساری قوم بددیانت ہوگئی ہے تو ملّاں کے گریبان پہ کیوں نہیں ہاتھ ڈالتے۔ تم کیا کر رہے ہو بیٹھے ہوئے، تم نے جو قیامت مچا رکھی ہے کہ ہم اسلام کی حفاظت میں جانیں دے دیں گے، عصمت رسالت کے لئے ہم سب کچھ قربان کر دیں گے تو اسلام تو ذبح کر بیٹھے ہو۔ کس گلی میں تمہارا اسلام دکھائی دے رہا ہے۔ ساری قوم بددیانت ہے۔ تم اور بھی کھا کھا کے موٹے ہوئے چلے جا رہے ہو

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”اللہ تعالیٰ کا بلا لینا بھی تو ایک فضل ہے۔“

”میری خواہش تو صرف اتنی ہے کہ جو کام خلیفۂ وقت نے میرے سپرد کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کردوں۔“

”انسان کی کوشش اور محنت کچھ بھی نہیں ہوتی یہ میری زندگی کا خلاصہ ہے۔
جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور پھر خلافت سے منسوب ہے۔“

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق، علمِ حدیث کے ماہر، خلافت کے عشق و ادب سے معمور، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے پوتے، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نواسے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بڑے بیٹے، امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں زاد بھائی، اپنی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ سے مغفرت اور رحم کی خبر پانے والے، واقفِ زندگی کی حیثیت میں عرصہ نصف صدی سے زائد اور آخری دم تک سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پانے والے، نہایت محنتی، عالم باعمل، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انگریزی مترجم

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/دسمبر 2018ء بمطابق 21/فتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج میرا ارادہ تھا کہ پہلے کچھ صحابہ کا ذکر کروں گا اور اس کے بعد مکرم مرزا انس احمد صاحب جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے ان کا ذکر ہوگا لیکن لوگوں نے ان کے متعلق جو کافی سارے خطوط مجھے لکھے، ان کی باتیں لکھیں اس کی وجہ سے مَیں نے سمجھا کہ انہیں کا ذکر آج کردوں۔

مرزا انس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بیٹے تھے ان کی گزشتہ دنوں ربوہ میں 81 سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے تھے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے یہ میرے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں لی پھر ربوہ میں مکمل کی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے پاس کیا۔ پھر کچھ عرصہ وہاں کالج میں خدمت کی اور پھر یہاں آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان میں تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے انہوں نے ایم اے کیا۔ خدا کے فضل سے 1955ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور 1962ء میں عملی زندگی میں قدم رکھا اور بڑی محنت سے مختلف شعبہ جات میں انہوں نے کام کیا۔ بڑے شوق سے اور ہمت سے اور محنت سے کام کرنے کے عادی تھے۔ علمِ حدیث، فلسفہ اور انگریزی ادب میں ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ حدیث سے خاص طور پر بڑا شغف تھا اور اسی لئے اپنے شوق سے حدیث کی ابتدائی تعلیم محترم مولوی خورشید احمد صاحب مرحوم سے انہوں نے حاصل کی۔ اپنے گھر میں بھی ان کی بڑی اچھی لائبریری تھی۔ بڑی نایاب کتب رکھا کرتے تھے۔ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ کوئی طالبعلم بھی کسی شعبہ میں رہنمائی کے لئے آجاتا تو بڑی اچھی معلومات دیا کرتے تھے۔ حدیث کے اہم اور بنیادی مأخذ کی کتب کے سیٹ بھی ان کے پاس تھے اور یہ مختلف کتب خانوں سے انہوں نے اکٹھے کئے تھے۔

انہوں نے جب 1955ء میں زندگی وقف کی اور اپنے آپ کو پیش کیا تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ”میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ اور ”انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں مجھے لگادیں میں ہر طرح تیار ہوں۔“

(خطبات محمود جلد 36 صفحہ 194 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 14 اکتوبر 1955ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 56 سال تک ان کو مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق ملی۔ پہلے ابتدائی تقرر ان کا تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرر رہوا۔ پھر 1975ء میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ پھر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پہلے دورۂ یورپ کے دوران پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ کچھ سال یہ ناظر تعلیم بھی رہے۔ نائب ناظر دیوان رہے اور تحریک جدید میں یہ اب وکیل الاشاعت کے کام پر فائز تھے۔ یہ پہلے وکیل التصنیف تھے پھر مارچ 1999ء میں وکیل الاشاعت مقرر ہوئے اور 97ء میں گو عمر کے لحاظ سے ان کی ریٹائرمنٹ ہوگئی تھی لیکن آخر دم تک ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ مرکزیہ میں بھی ان کو مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ بھی انہوں نے کیا جو شائع ہو چکا ہے۔ آجکل سرمہ چشم آریہ، ازالۂ اوہام اور درثمین کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی پر کام کر رہے تھے۔ ہمارے سکول جو قومیائے گئے تو اس کے بعد جماعت نے اپنے سکول شروع کئے تھے جو ناصر فاؤنڈیشن کے تحت شروع کئے گئے اس کے بھی چیئرمین رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی گئی تھی تاکہ احادیث کی کتب جو ہیں ان کو جماعتی طور پر شائع کیا جائے اور ان کا ترجمہ اور شرح لکھی جائے۔ مسند احمد بن حنبل کا اردو ترجمہ یہ کر رہے تھے۔

پارٹیشن کے وقت جب قادیان سے ہجرت ہوئی ہے تو حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ یہ تاریخی واقعہ جو حضرت مصلح موعودؓ کی اپنی قربانی تھی اس سے متعلق ہے لیکن ان کا ذکر بیچ میں آتا ہے اس لئے میں سنا دیتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب ہم قادیان سے آئے تو میں نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا تھا کہ تمہیں لنگر سے اسی قدر کھانا ملے گا جس قدر دوسروں کو ملتا ہے (کیونکہ حالات خراب تھے اس لئے راشن ہوا ہوا تھا۔) فرمایا کہ ان دنوں میں نے یہ ہدایت دی ہوئی تھی کہ مالی تنگی کی وجہ سے صرف ایک ایک روٹی فی کس دی جائے گی اور اپنے گھر والوں کو بھی میں نے یہی کہا تھا کہ تمہیں بھی ایک ایک روٹی فی کس ملے گی۔ فرماتے ہیں ایک دن میرا پوتا انس احمد روتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ کہتا ہے کہ ایک روٹی سے میرا پیٹ نہیں بھرتا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ایک ہی روٹی دینی ہے۔ اگر اس کا پیٹ ایک روٹی سے نہیں بھرتا تو پھر تم مجھے آدھی روٹی دے دیا کرو اور میری آدھی روٹی اسے دے دیا کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے پھر فرمایا اس طرح میں آدھی روٹی میں گزارا کرلیا

کروں گا اور یہ ڈیڑھ روٹی کھالیا کرے گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جب مہمانوں کے لئے ایک روٹی کی شرط اٹھ جائے گی تو پھر میں گھر والوں کے لئے بھی فی کس روٹیوں کی تعداد بڑھا دوں گا لیکن جب تک مہمانوں کے لئے ایک روٹی کی شرط نہیں اُڑتی اسے میری روٹی کا نصف حصہ دے دیا کرو۔ آپؓ فرماتے ہیں پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا اور نہ صرف یہ کہ سندھ کی زمینوں کی پیداوار اچھی ہوگئی بلکہ خدا تعالیٰ نے آمد کے اَور راستے بھی کھول دئے اور یہ پابندی پھر دور ہوگئی۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ جلد 37 صفحہ 53 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 فروری 1956ء)

ان کے داماد مرزا وحید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے سفر پر بخارا اور سمرقند جا رہا تھا تو مرزا انس احمد صاحب نے مجھے کہا کہ وہاں تم جا رہے ہو تو امام بخاریؒ کی قبر پر بھی جانا اور میری طرف سے بھی دعا کرنا اور سلام کہنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت کی وجہ سے یہ تھا کہ اس شخص نے جس نے سینکڑوں سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور واقعات کا خزانہ جمع کر کے ہم تک پہنچایا ہے اس کا حق بنتا ہے کہ ہم اس کے لئے دعا کریں اور اسے سلام پہنچائیں۔

ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ میرا جو بھی ان کے ساتھ تجربہ ہوا اور کافی عرصہ ان کو دیکھنے کا موقع ملا کہ جو کام آپ کو دیا جاتا آپ ایک جذبے کے ساتھ اسے مکمل کرتے۔ نہایت جانفشانی اور محنت اور لگن کے ساتھ اپنے کام کو پوری طرح سرانجام دیتے۔ کہتے ہیں کمزوری اور بیماری کے باوجود مَیں نے آپ کو لیپ ٹاپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرتے ہوئے دیکھا۔ گھنٹوں کمپیوٹر پر ٹائپ کرتے اور آپ کے ساتھی قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے لے کر آپ کے پاس کھڑے ہوتے۔ آپ اکثر یہ کہتے کہ میری خواہش تو صرف اتنی ہے کہ جو کام خلیفہ وقت نے میرے سپرد کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کر دوں۔ نوری صاحب لکھتے ہیں کہ ان کی یادداشت بھی نہایت قابل تعریف تھی۔ احادیث اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے واقعات آپ اس قدر جوش اور جذبے اور نہایت لطیف انداز میں بیان کرتے تھے کہ سننے والے کا دل موہ لیتے تھے اور واقعات بیان کرتے وقت آپ کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور آواز بھرا جاتی۔

صبر بھی ان میں بہت تھا۔ نوری صاحب ہی لکھتے ہیں کہ ہر قسم کے مشکل حالات میں آپ نے ہمیشہ صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ حوصلے کے ساتھ ہر تنگی کو برداشت کرتے۔ اپنی علالت کی وجہ سے آپ ایک پیالی چائے کی نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی بستر پر پہلو بدل سکتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اپنا کام جاری رکھا اور بڑی جانفشانی سے اپنی ذمہ داری نبھائی اور کبھی کوئی شکایت کا موقع نہ دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ نوری صاحب کہتے ہیں کہ ہر آنے والے کو خوشی سے اور مسکرا کر ملتے یہ آپ کا ایک بہت بڑا اخلق تھا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخلے سے ایک دن قبل آپ مجھے ملنے آئے۔ بیماری کی وجہ سے آپ کے چہرے پر شدید درد محسوس ہو رہی تھی اس کے باوجود آپ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میرا خاتمہ قریب ہے اور مَیں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں۔ یہ بات آپ نے بڑے مسکراتے چہرے سے کی۔

پھر نوری صاحب ان کی شکر گزاری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ احسان مندی اور شکر گزاری کی صفت ان میں بے پناہ تھی۔ کہتے ہیں دو موقعوں پر آپ نے بہت احسان کرتے ہوئے مجھے کہا کہ آپ نے جس خلوص نیت کے ساتھ مجھ پر احسان کیا ہے، میری تیمارداری کی ہے میں اس کی قیمت کبھی ادا نہ کر پاؤں گا اور یہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے نوری صاحب کہتے ہیں انہوں نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وہ ڈائری عنایت فرمائی جس پر حضورؒ نے اپنی خوابیں وغیرہ لکھی ہوئی تھیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک کوٹ بھی مجھے دیا۔ اسی طرح میڈیکل ٹیم کے ساتھ بھی بڑی شفقت کا سلوک کیا۔ ان کے کمرے کی لائبریری تو مَیں نے بھی دیکھی ہوئی ہے۔ نوری صاحب نے بھی لکھا ہے کہ ساری دیواریں، چاروں دیواروں کے جو شیلف تھے چھت تک اس میں کتابیں بھری ہوتی تھیں اور اس میں مختلف قسم کی سائنسی، معاشی اور مختلف topics پہ کتابیں تھیں جو انہوں نے کہا کہ میں نے خود پڑھی بھی ہوئی ہیں۔

میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی ندرت کہتی ہیں کہ ان کی وفات کا سن کے بہت ساری پرانی یادیں میرے دل میں آئیں، دماغ میں آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ کہتی ہیں میری بیٹی کی شادی تھی تو انتظام چیک کرنے کے لئے وقت سے پہلے مارکی میں گئی تو وہاں بھائی انس پہلے سے بیٹھے تھے اور رو رہے تھے۔ مَیں حیران ہوئی کہ یہاں اتنی جلدی کیوں آ گئے ہیں تو مجھے دیکھ کر بتایا کہ آج مجھے تمہارے ابا میر داؤد احمد صاحب مرحوم بہت یاد آ رہے تھے، تو میں یہاں آ کر تمہارے لئے دعا کر رہا تھا۔

ان کے بھانجے عامر احمد لکھتے ہیں کہ خوشی غمی میں ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح موجود رہے۔ ہر گھر میں اونچ نیچ ہوتی ہے لیکن ایسے معاف کر دیتے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ بلکہ اگر محسوس کر لیتے کہ میری کسی نصیحت کی وجہ سے اگلے کو تکلیف پہنچی ہے تو اس نیک نصیحت کے باوجود اگلے دن خود اس سے معذرت کرتے، معافی مانگتے۔

منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف کہتے ہیں کہ ان کی میرے ساتھ کئی سٹنگز (sittings) ہوتی رہیں۔ ہمیشہ انہیں ہمدرد اور شفیق پایا۔ باوجودیکہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے تھے کبھی انہوں نے نہ اپنی عمر کی اور نہ اپنے علم کی برتری کا اظہار کیا۔ منیر الدین صاحب کہتے ہیں کہ جب سے میاں صاحب کے ساتھ تصنیف میں کام کے سلسلہ میں واسطہ پڑا ہمیشہ انہیں بہت مددگار، رہنما اور تعاون کرنے والا پایا۔ جب بھی انہیں کوئی کام دیا گیا انہوں نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ اسے نبھایا بلکہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مزید کام دیں تا کہ بیماری میں جتنا زیادہ کام کر سکوں بہتر ہے۔ خلافت سے بے پناہ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور اکثر جب بھی کام کے سلسلہ میں بات ہوتی تو یہی کہتے کہ میرا اسلام کہنا۔ اور مجھے سلام بھجواتے تھے اور ہر مرتبہ پوچھتے تھے کہ میرے کام کی وجہ سے کوئی ناراضگی تو نہیں۔ ہر وقت فکر رہتی تھی کہ خلیفہ وقت کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ شمس صاحب ہی لکھتے ہیں کہ باوجود بیماری کے جب بھی میری طرف سے انہیں کوئی کام دیا جاتا تو بڑی خوشی کے ساتھ جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں انہوں نے بہت قابلِ قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ براہین احمدیہ کے بعض حصوں کا انہوں نے بہت عمدہ ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ کہتے ہیں ترجمہ کو فائنل کرتے ہوئے ہماری جو ٹیم تھی وہ بھی ان کی رائے کو مدّنظر رکھتی تھی۔ جب کبھی کوئی ہدایات دی جاتیں، اور میری طرف سے جب ہدایات جاتیں، وکالت تصنیف ان کو دیتی کہ یہ خلیفۂ وقت نے کہا ہے اور اس بارے میں اپنی رائے دیں تو بڑی مدلّل رائے بھجوایا کرتے تھے۔ بہر حال ایک عالم تھے اور ان کا علم بڑا گہرا تھا۔ اس سے جماعت اب محروم ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اَور علماء پیدا کرے۔

ایک خوبی ہر ایک نے لکھی ہے۔ بہت سارے مبلغین نے بھی لکھا ہے اور شمس صاحب بھی یہ لکھتے ہیں کہ مبلغین کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ یہ ان کی بہت بڑی خوبی تھی اور علمی رنگ میں رہنمائی بھی فرمایا کرتے تھے۔

حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ کہتے ہیں کہ میاں صاحب گوناگوں صفات کے مالک تھے۔ خدا ترسی، محبتِ الٰہی، عشقِ قرآن، عشقِ رسول، سادگی، تواضع اور رحمت و شفقت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے۔ غرباء اور مساکین کا بہت احساس تھا۔ کسی ضرورتمند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے خواہ قرض لے کر ہی اس کی مدد کیوں نہ کرنی پڑے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک علمی شخصیت تھے۔ حصولِ علم کا خاص ذوق تھا اور اس کے لئے آپ نے بہت محنت اور مجاہدہ کیا۔ حافظ صاحب کہتے ہیں خود مجھ سے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کا پہلا دور انہوں نے میٹرک کے امتحان کے بعد دسویں کے امتحان کے بعد جو چھٹیاں ہوتی ہیں، اس فراغت کے عرصہ میں مکمل کیا تھا۔ یہ بات انہوں نے مجھے بھی بتائی تھی بلکہ ایک خط میں لکھ کے دی تھی کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پندرہ سولہ سال کی عمر میں ختم کر لی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں اور اسی مناسبت سے علم حدیث سے بھی خاص ذوق اور لگاؤ بلکہ محبت تھی جس کے لئے آپ نے ذاتی محبت اور مطالعہ سے عربی زبان میں بھی اتنی قابلیت اور مہارت پیدا کر لی کہ احادیث کے علاوہ ان کی عربی شروح وغیرہ بھی زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ میٹرک کے بعد صحیح بخاری آپ نے حکیم خورشید صاحب سے پڑھی۔ اس کے بعد بھی میں نے دیکھا کہ جب آپ کالج میں لیکچرر تھے تو صبح کالج جانے سے پہلے حکیم صاحب کے گھر کے سامنے ان کی کار کھڑی ہوتی تھی۔ وہاں حکیم صاحب سے حدیث پڑھنے کے بعد پھر یہ اپنے کام پر جایا کرتے تھے۔ پھر کہتے ہیں اس کے بعد صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کا ذاتی شوق سے مطالعہ کیا اور آخر دم تک ایک طالب علم ہی رہے۔ کتب حدیث کا ایک بہت عمدہ اور قیمتی ذخیرہ انہوں نے ایک زرِّ کثیر سے اپنی لائبریری میں جمع کیا جس میں بہت مفید نایاب کتب موجود ہیں اور اس لحاظ سے ان کی ذاتی لائبریری بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے۔ علم حدیث سے اتنا شغف تھا کہ اس کے دیگر موضوعات علم الرجال اور علم اصول حدیث پر بھی دستیاب کتب آپ کے پاس تھیں جو انہوں نے جمع کر رکھی تھی۔ گہرا مطالعہ کرتے تھے اور علمی گفتگو میں مختلف امور زیر بحث لاتے رہتے تھے۔

تراجم صحاح ستہ کے سلسلہ میں جب مَیں نے یہاں سے ایک نیا بورڈ قائم کیا۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی اس کا کام تھا کہ حدیثوں کا جیسا کہ میں نے کہا کہ اردو میں ترجمہ کریں، اور بعض کی شرح بھی لکھیں۔ اس میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کو بھی ممبر مقرر کیا گیا اور میاں صاحب موصوف نے باوجود اپنے دفتری کاموں کے ازخود ذاتی طور پر مسند احمد بن حنبل کے اردو ترجمہ کا سب سے مشکل اور طویل کام اپنے ذمہ لے لیا اور پھر دیگر مصروفیات اور خرابی صحت کے باوجود اسے مسلسل جاری رکھا اور ایک حصہ کا ترجمہ جو سینکڑوں احادیث پر مشتمل ہے آپ نے مکمل بھی کر لیا تھا۔ آپ کی یہ خدمت بھی یادگار رہے گی۔

پھر حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کی محبت حدیث کا ایک خوبصورت نظارہ رمضان المبارک میں آپ کے درس حدیث سے ہوتا تھا۔ بڑے اہتمام اور محنت سے آپ یہ درس دیا کرتے جو بالعموم سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر ہوتے تھے اور اس میں نادر اور قیمتی مواد جمع کر کے پیش فرماتے۔ آواز میں بھی خاص سوز و گداز تھا۔ ان کے درس ہم رمضان میں خاص طور پر سنا کرتے تھے۔ بڑے خوبصورت انداز میں درس دیا کرتے تھے۔ ایک خاص جذبۂ عشق اور ایسے دلنشین انداز سے درس دیتے تھے کہ انسان کچھ لمحات کے لئے لگتا تھا کہ قرونِ اولیٰ کے دَور میں چلا گیا ہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی آپ کو کئی سال تک تقاریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نَو لکھتے ہیں کہ ان کی خلافت سے والہانہ محبت کا ایک واقعہ میرے دل پر نقش ہے۔ کہتے ہیں جب خلافت رابعہ کا انتخاب ہوا تو اُس وقت خاکسار قائد ضلع جھنگ تھا اور ڈیوٹی مسجد مبارک کے محراب کے باہر تھی۔ جونہی اندر سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الرابع کے خلیفہ منتخب ہونے کی اطلاع آئی تو شمیم صاحب کہتے ہیں میں نے مرزا انس احمد صاحب کو دیکھا جو کہ جون کی شدید گرمی کے باوجود اینٹوں کے تپتے ہوئے فرش پر سجدہ شکر کرتے ہوئے گر گئے۔

ڈاکٹر افتخار صاحب لندن سے لکھتے ہیں کہ حقیقی معنوں میں واقف زندگی تھے۔ دفتر آنا نہیں چھوڑا اور سلسلہ کے اشاعت اور تراجم کے کاموں میں آخری دم تک مشغول رہے۔ پھر کہتے ہیں کہ تراجم بہت انہماک کے ساتھ کرتے اور موزوں محاورہ تلاش کرنے میں بعض دفعہ کئی کئی دن لگا دیتے اور اطاعت کا معیار بھی بہت اعلیٰ تھا۔

خالد صاحب رشین ڈیسک لندن لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کی شخصیت جب بھی خاکسار کے ذہن میں آتی ہے تو لگتا ہے جیسے ان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ کی حقیقی اور عملی تصویر تھی۔ میاں صاحب کو مختلف علوم سیکھنے کا بے انتہا شوق تھا۔ کوئی بھی نئی چیز معلوم کرنے اور کچھ نیا جاننے کا موقع ہرگز ضائع نہیں کرتے تھے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علم حدیث ان کا خاص اور پسندیدہ موضوع تھا۔ نیز علم اللسان بھی ان کا خاص شوق تھا۔ مختلف زبانوں کو سیکھنا پسند کرتے تھے۔ کہتے ہیں مہمان نوازی بھی ایک خاص وصف تھا۔ 2005ء کی بات ہے کہ جب رستم حماد وَلی صاحب صدر جماعت رشیا جو ماسکو کے معلم بھی ہیں، رشین ترجمہ قرآن کی تیاری کے کام کے سلسلہ میں ربوہ آئے تو خالد صاحب کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ مل کے مجھے کام کا موقع ملا۔ رستم صاحب کی رہائش ان دنوں میں گیسٹ ہاؤس تحریک جدید میں تھی۔ ایک دفعہ کھانے کے وقت رستم صاحب کے مزاج کے مطابق کچھ مطلوبہ چیزیں موجود نہیں تھیں یا غالباً ختم ہو گئی تھیں تو میاں انس تک یہ بات پہنچی۔ انہوں نے فوراً مجھے بلوایا اور کہا کہ رستم صاحب ہمارے معزز مہمان ہیں۔ ان کی ضرورت کی ہر چیز کا خیال رکھنا ہمارا اوّلین فرض ہے اور پھر اپنی جیب سے رقم دی کہ مطلوبہ چیزیں لا کر دیں اور آئندہ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو کہا کہ انتظام ہو گیا ہے اور چیزیں مہیا کر دی گئی تھیں۔ پھر بعد میں بھی باقاعدہ اس بارے میں پوچھتے رہتے تھے۔

محمد سالک صاحب برما کے مبلغ ہیں کہتے ہیں کہ سری لنکا کے طالبعلم کا ایک واقعہ جس نے متأثر کیا۔ ایک طالبعلم منیر احمد سری لنکا سے جامعہ میں پڑھنے کے لئے آئے تھے اور وہ اس وقت سری لنکا میں بطور مبلغ کام کر رہے ہیں جامعہ کے دوران ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ ان کی شدید بیماری پر میاں صاحب بہت زیادہ فکرمندی سے دن رات ہوسٹل میں آ کر ان کا حال اس طرح پوچھا کرتے تھے جیسے کہ ان کا کوئی اپنا عزیز بیمار ہو۔ یہ اُن دنوں میں مرزا انس احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر تھے جامعہ احمدیہ کے۔

شمشاد صاحب مبلغ امریکہ لکھتے ہیں کہ مربیان کے ساتھ میٹنگ میں ان کے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ مربیان کو بھی مطالعہ کرنے کی بار بار توجہ دلاتے اور خود بھی ہمیشہ دفتر میں کتابوں کا ڈھیر لگا کر رکھا ہوتا تھا۔ بخاری شریف کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے۔ آنے جانے والے مربیان سے بھی علمی گفتگو کرتے رہتے تھے۔

شاہد محمود صاحب مبلغ گھانا لکھتے ہیں کہ خاکسار کو میاں صاحب کے ساتھ بارہ سال سے زائد عرصہ وکالت اشاعت میں بطور مدیر ماہنامہ تحریک جدید انگریزی حصہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ میاں صاحب سے بے شمار چیزیں سیکھنے کو ملتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت کی محبت اور اطاعت آپ میں خوب بھری ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ کتب کے ترجمہ اور بالخصوص براہینِ احمدیہ، سرمہ چشم آریہ اور محمود کی آمین کے ترجمہ کے وقت مجھے اپنے ساتھ دفتر میں بٹھایا کرتے تھے اور متعدد بار ترجمہ کے کام کے لئے اپنے گھر بھی بلایا کرتے تھے۔ نہ چھٹی کے دن کی اور نہ ہی دفتر بند ہونے کی کوئی فکر ہوتی تھی۔ اکثر اوقات شام دیر تک کام جاری رکھتے تھے۔ اس کے باوجود میری مہمان نوازی اور شفقتوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ نماز ظہر کے لئے امامت کی میری ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔ دفتر میں ہی سارے کارکن نماز پڑھ لیتے تھے۔ جب میں دیکھتا تھا کہ سنتیں وغیرہ پڑھ رہے ہیں تو ان کی ادائیگی نماز بھی دیدنی تھی۔ بہت لطف کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ دفتر کے عملے کے ساتھ بہت شفقت کا سلوک تھا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ بیماری کے باوجود خاکسار دفتر حاضر ہو گیا۔ مجھے زبردستی چھ ایام کی رخصت دے کر آرام کے لئے گھر بھجوا دیا اور خود بیماری کے باوجود آ جاتے تھے اور گھر پر بھی کام جاری رکھتے تھے۔

ایاز محمود خان مربی وکالت تصنیف یوکے کہتے ہیں کہ کام کے سلسلہ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ بڑے شوق سے کرتے اس لئے ترجمہ کے دوران جو مشکل مقامات اور ان کے حل ہوتے ان کے بارے میں بھی بتاتے اور اپنا تجربہ بھی شیئر کرتے تھے۔ ایک بات جو خاص طور پر آپ کہا کرتے وہ یہ تھی کہ ترجمہ کرتے وقت صرف لفظی ترجمہ ڈکشنری سے لگا دینا کافی نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ وہ لفظ کسی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو کم کرنے والا تو نہیں؟ اور اگر کوئی لفظی ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اصل مضمون کو convey کرنے والا کوئی لفظ ہونا چاہئے۔ اور پھر ترجمہ کے کام سے اتنی محبت تھی کہ بیماری میں بھی رکے نہیں۔ بیماری کے ایام میں کئی مرتبہ انہوں نے مجھے بتایا کہ بیماری کی وجہ سے میرے کام کرنے کی رفتار کم ہو گئی ہے۔ جب بیٹھتا ہوں تو جتنا میں چاہتا ہوں اتنا نہیں کر پاتا، تھک جاتا ہوں لیکن پھر بھی میں چھ سات گھنٹے بیٹھ ہی جاتا ہوں اور لگاتار کام کرتا ہوں۔ ویسے تو ان کو میں نے بارہ بارہ تیرہ تیرہ گھنٹے بلکہ پندرہ گھنٹے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ ہم جب ربوہ گئے تو میاں صاحب نے بھی ہماری کچھ کلاسیں لی تھیں اور اس وقت بھی کہتے تھے اور بعد میں بھی جب بھی مَیں ان سے بات کرتا تو کہتے کہ تم لٹریچر بھی پڑھا کرو اور ہر قسم کی کتاب پڑھنے کی عادت ڈالو۔ صرف یہ نہیں کہ مذہبی کتابیں ہی پڑھتے رہو۔ فلاسفی بھی پڑھو، لٹریچر بھی پڑھو، ناول بھی پڑھو۔ اس سے زبان بھی وسیع ہوتی ہے اور علم بھی۔ اور مجھے کہتے تھے کہ تمہارے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ تم ترجمہ کا کام کرتے ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشکل لفظ کے انگریزی ترجمہ کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے خیال میں لفظ کا ترجمہ کیا ہونا چاہئے؟ میاں صاحب ذرا سوچ میں پڑ گئے۔ پھر دو تین الفاظ بھی بتائے۔ میں نے میاں صاحب کو بتایا کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک جگہ اس لفظ کا انگریزی میں اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ اس پر وہ بڑے خوش ہوئے اور کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہی اس کا صحیح ترجمہ ہے اور حضرت چوہدری صاحب کے لئے بڑی عزت اور عقیدت سے کہنے لگے کہ ان کی زبان بڑی اچھی تھی۔ تم یہی الفاظ استعمال کرو۔ پھر یہ ایاز صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ میاں صاحب اپنی عقل اور سمجھ اور علم کو خلیفہ وقت کے سامنے بالکل نہ ہونے کے برابر جانتے تھے۔ پہلے اگر اپنی کوئی رائے ہوتی بھی تو جب مَیں بتاتا کہ خلیفہ وقت نے (میرا حوالہ دیتے کہ) یوں کہا ہے تو فوراً کہتے کہ ہاں بس ٹھیک ہے۔ میں غلط تھا جو حضور نے کہا ہے وہی ٹھیک ہے اور اس طرح بار بار مجھے سبق دیا کہ خلیفہ وقت کے سامنے باقی سب باتیں فضول ہیں۔ وہی رائے درست ہے جو خلیفہ وقت کہیں اور ہمارے لئے ضروری ہے اس پر عمل کریں۔

شیخ نصیر صاحب یہاں کارکن رشین ڈیسک ہیں۔ کہتے ہیں کہ میاں صاحب کے ساتھ سولہ سال کا عرصہ وکالت اشاعت میں گزارا۔ ان سے بہت کچھ میں نے سیکھا۔ ہمیشہ ایک شفیق دوست کی طرح پایا۔ انہوں نے خاکسار کو کبھی ماتحت ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ اگر کبھی مجھے یہ محسوس ہوتا اور محسوس کرتا کہ میرے والدین نہیں ہیں تو انہوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ تم مجھے ان کی جگہ سمجھو۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ تمام کارکنان سے ان کا شفقت کا سلوک تھا۔ اگر کبھی میری غلطی کی بنا پر ہلکی سی نامعلوم سی بھی سرزنش کر دیتے تو اسے یاد رکھتے اور اگلے دن کہتے کہ تم نے مجھے معاف کر دیا تھا ناں؟ میں کہتا میاں صاحب مجھے تو محسوس بھی نہیں ہوا کہ آپ نے جھڑکا ہے۔ اگر کبھی غصہ آتا تو بالکل خاموش ہو جاتے اور ہمیں پتہ چل جاتا کہ میاں صاحب ناراض ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد کسی اور کام کے لئے فون آ جاتا اور کوئی بات دل میں نہیں رکھتے تھے۔ اور جب بھی خلیفۂ وقت، خلیفۃ المسیح کی طرف سے کسی کام کی کوئی ذمہ داری ڈالی جاتی تو متعلقہ کارکنان کے ساتھ میٹنگ کر کے طریقہ کار طے کر لیتے اور جو سب سے مشکل کام ہوتا اپنے ذمہ لے لیتے اور بیماری کے باوجود گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ مکمل کرنے کی کوشش کرتے۔ دفتر آنے میں مشکل محسوس کرتے تو کارکنان کو گھر بلا لیتے اور وہیں دفتر لگا لیتے۔ آرام اور چھٹی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ بستر پر لیٹے لیٹے ترجمہ کر رہے ہوتے تھے۔ کئی بار خاکسار کے ساتھ سائیکل پر بیٹھ کر دفتر تشریف لاتے۔

زاہد محمود مجید صاحب کارکن اشاعت کہتے ہیں کہ محترم میاں صاحب کے ساتھ خدمت کا موقع ملا۔ آپ خلافت کے شیدائی تھے۔ جب فیکس لکھنی ہوتی آپ کو (مجھے مخاطب کر رہے ہیں) تو خاص جذباتی کیفیت طاری ہو جاتی اور اگر یہاں سے میری طرف سے کوئی کام ان کو تفویض ہوتا تو اس کے مکمل کرنے کے لئے بے تاب رہتے۔ اگر صحت آڑے آتی تو بہت پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ یہی محمود مجید صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار کے گردے میں پتھری تھی جس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا۔ کہتے ہیں کہ میرے

والد صاحب بتاتے ہیں کہ جب تک آپریشن نہیں ہو گیا محترم میاں صاحب آپریشن تھیٹر کے باہر ٹہلتے رہے اور دعا کرتے رہے۔

محمد الدین بھٹی صاحب اشاعت کے کارکن ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ میں نے 1995ء سے وفات تک کام کرنے کی توفیق پائی ہے۔ میاں صاحب مرحوم کارکنان کے ساتھ ہمیشہ مؤدبانہ طریق سے پیش آتے تھے۔ جب بھی اپنے پاس کسی کام سے بلاتے تو کہتے کہ کرسی پر بیٹھ جائیں پھر بات شروع کرتے۔ جب کبھی آپ کی طرف سے کسی کارکن پر ناراضگی کا اظہار ہوتا تو اس کے بعد جلد ہی مشفقانہ انداز اختیار کر لیتے حتیٰ کہ بعض دفعہ معافی مانگنے تک نوبت آ جاتی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میاں صاحب نے کسی کام کا کہا اور خاکسار نے میاں صاحب کو انکار میں جواب دے دیا۔ نفی میں جواب دیا حالانکہ مجھ سے یہ گستاخی ہوئی تھی مگر انہوں نے اسے درگزر کیا اور صرف اتنا کہا کہ آپ کو ایسا جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ کہتے ہیں خاکسار کچھ عرصہ گھٹنوں میں تکلیف کی وجہ سے بروقت دفتر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب لیٹ ہو جاتا تو اس وجہ سے میری حاضری کے خانے پر لیٹ کراس لگ جاتا تھا اور جب چند کراس اس طرح کی لگ جائیں تو پھر ایک رخصت شمار ہو جاتی ہے۔ تو کہتے ہیں میاں صاحب نے ازخود وکیل اعلیٰ صاحب سے سفارش کی کہ اس کی تکلیف ہے اس لئے اس کو کراس نہ لگایا جائے۔ کہتے ہیں کہ میاں صاحب غریب طالب علموں، بے روزگاروں اور بیوگان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ طالب علموں کو کتب اور سکول یونیفارم خرید کر دیا کرتے تھے۔ بیروزگاروں کی نوکریوں کے لئے سفارشی خطوط دیا کرتے تھے۔

احسان اللہ صاحب مربی سلسلہ گھانا کہتے ہیں کہ ان کے زیر سایہ نو سال وکالت اشاعت میں کام کیا۔ خلافت کے عشق اور ادب سے معمور وجود تھا۔ بہت لطیف انداز میں اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے دلوں میں یہ محبت انجیکٹ کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ بلا کر خاکسار کو پاس بٹھا لیا اور کہا کہ حضور کو فیکس لکھ رہا ہوں یہ ابھی کرنی ہے۔ پھر فیکس لکھنی شروع کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے الفاظ لکھ کر محویت کے عالم میں ان الفاظ پر چند منٹ نظریں جمائے رہے اور پھر بڑے جذباتی انداز میں خلافت سے متعلق اَور باتوں کا ذکر کرتے رہے۔

یہ کہتے ہیں کہ ماتحتوں پر شفقتوں کا ایک عجیب سلسلہ تھا۔ کسی کو اپنے سامنے کھڑا نہیں رہنے دیتے تھے۔ شدید بیماری اور کمزوری کے عالم میں بھی بشاشت قائم تھی۔ اگر کسی کو ایک دن ڈانٹ دیا تو دو دن اتنی دلجوئی فرماتے رہتے تھے کہ بعض اوقات شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔ حالانکہ ڈانٹ کیا ہوتی تھی؟ اونچی آواز ہو جاتی تھی اور بس۔ نہ کوئی سخت لفظ نہ کوئی دل آزاری کا کلمہ۔ اگر کسی کو دفتر میں سختی کرتے دیکھتے تو اس رویے سے بیزاری کا اظہار کرتے۔

محمد طلحہ صاحب جامعہ میں متخصصین کے شعبہ میں حدیث کے استاد ہیں۔ کہتے ہیں دوران تخصص تقریباً ایک سال محترم مرزا انس احمد صاحب سے خاکسار اور مکرم سید فہد صاحب مربی سلسلہ کو حدیث پڑھنے کا موقع ملا۔ دیگر ذمہ داریوں اور ناسازیٔ طبیعت کے باوجود آپ کی ہر ممکن کوشش ہوا کرتی تھی کہ کوئی دن ایسا نہ گزرے جس میں حدیث کی کلاس نہ ہو۔ ایک مرتبہ طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے دفتر نہیں آ سکے تو ہمیں تدریس کے لئے اپنے گھر بلا لیا۔

آصف اویس مربی سلسلہ وکالت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کی تقرری چند ماہ پہلے وکالت اشاعت میں ہوئی۔ یہ چند ماہ میری زندگی کے یادگار دن تھے۔ ہر موقع پر نہایت شفقت سے میاں صاحب نے خیال رکھا۔ میری اور ان کی عمر کا کم از کم پچپن سال سے زائد کا فرق تھا لیکن ان کے ساتھ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ فرق نام کا ہی ہے۔ گفتگو بھی شاندار ہوتی تھی۔ محفل کو خوشگوار رکھنے کے لئے اکثر مذاق بھی کیا کرتے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کی مترجم مسند احمد بن حنبل کا کام میرے سپرد ہے۔ اس عمر اور صحت کی انتہائی خراب حالت میں بھی ان کی کام کو جاری رکھنے کی ہمت بلا کی تھی۔ مایوسی یا کام مکمل نہ ہو سکنے کا خیال بھی پاس سے نہ گزرتا تھا۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم محمد کاشف کہتے ہیں کہ خاکسار مقالے کے سلسلہ میں جو کہ خلفائے احمدیت کے پرائیویٹ سیکرٹریان کے حوالے سے تھا گزشتہ چند ماہ سے آپ کی خدمت میں کئی دفعہ حاضر ہوا۔ الحمدللہ انہوں نے خاکسار کو نہایت پیار سے بہت قیمتی وقت دیا۔ بیماری میں بھی تفصیلی انٹرویوز دیئے۔ ایک بار بڑی رقت آمیز آواز میں کہنے لگے کہ انسان کی کوشش اور محنت کچھ بھی نہیں ہوتی یہ میری زندگی کا خلاصہ ہے۔ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور پھر خلافت سے منسوب ہے۔

ربوہ سے آصف احمد ظفر کہتے ہیں کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل طاہر ہارٹ میں داخل تھے۔ ان کی عیادت کے لئے میں گیا۔ باوجود شدید تکلیف کے اور اس وقت بھی چہرے پر ماسک لگا ہوا تھا۔ یہ آکسیجن کا ہوگا۔ جب مَیں نے اپنا تعارف کرایا تو خود اپنا ماسک اتارا اور گفتگو شروع کر دی۔ اس پر میں نے صحت کے بارے میں کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا انشاء اللہ۔ تو وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا بلا لینا بھی تو ایک فضل ہے۔ کہتے ہیں ان کے الفاظ سن کر میں حیران رہ گیا کہ اس حالت میں بھی اللہ پہ توکل ہے اور موت کی کوئی فکر نہیں۔

مختلف لوگوں نے خلافت سے تعلق میں جو لکھا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا تعلق تھا اور انہوں نے اپنے ہر عمل سے اور اپنے ہر نمونے سے اس تعلق کا اظہار کیا۔ اور بلکہ جب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا ہے تو اس وقت بھی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے انہوں نے کامل اطاعت امیر کی بھی کی اور بڑا الحاظ رکھا باوجود اس کے کہ میں عمر میں ان سے کم از کم تیرہ چودہ سال چھوٹا تھا اور اس وقت بھی کامل اطاعت کی۔ اور ہمیشہ انتہائی وفا کا نمونہ خلافت کے بعد بھی انہوں نے دکھایا۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کا جو انہوں نے جس بات کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو بھی پورا فرمائے۔ ان کے پیاروں میں ان کو جگہ دے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔

جب مکرم مرزا غلام احمد صاحب کی وفات ہوئی ہے تو انہوں نے خواب دیکھی تھی جس کا مَیں نے اس خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ مجھے لکھا کہ پرسوں رات جب میاں صاحب کی وفات ہوئی تو اس وقت کے قریب میں خواب دیکھ رہا تھا کہ بھائی خورشید اور میاں احمد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں اور ان کی ملاقات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہو رہی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ میری ملاقات بھی اسی طرح ہو جائے۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! مجھے بھی اپنے قرب میں بلا لے تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آگے آ جاؤ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں جگہ دی۔ اللہ تعالیٰ نے تو ان کی مغفرت اور رحم کی خبر ان کو دے دی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور آگے ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوویں۔

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات ... از صفحہ نمبر 1

از صفحہ نمبر 1

سے خطاب فرمایا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے نبی اکرم ﷺ کا عالی مقام و مرتبہ بیان فرمایا۔ حضورِ انور نے دعا کے ساتھ اس مبارک جلسہ کا اختتام فرمایا۔ (اس مبارک تقریب کی تفصیلی رپورٹ اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔)

❁ ... **31؍ دسمبر بروز سوموار**: حضورِ انور نے نماز مغرب کے بعد اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ خولہ انعام بھٹی بنت مکرم انعام اللہ بھٹی صاحب کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم یعقوب احمد سندھی صاحب کے ساتھ طے پائی تھی۔

❁ ... **یکم؍ جنوری 2019ء بروز منگل**: آج حسبِ روایت سالِ نَو کا آغاز جماعتِ احمدیہ کی اکثر مساجد میں نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ مسجد فضل میں تقریباً 1200 مرد اور 700 خواتین نے نمازِ تہجد پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب نمازِ فجر پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو مسجد فضل کے مرکزی ہال کے علاوہ تمام اطراف کے صحن اور مسجد کے احاطہ میں موجود دیگر ہالز بھی نمازیوں سے پُر تھے۔ صرف حضورِ انور کی رہائش گاہ سے مسجد تک تشریف لے جانے کی راہداری خالی تھی۔ حضورِ انور نے نمازِ فجر کے بعد تمام احمدیوں کو **'السلام علیکم' کے ساتھ نئے سال کی مبارکباد کا تحفہ عنایت فرمایا**۔ اس موقع پر برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ یورپ اور دیگر دور دراز ممالک سے مخلصین اپنے پیارے امام کی اقتدا میں سال کی پہلی نماز فجر کی ادائیگی اور حضورِ انور کی زبان مبارک سے نئے سال کی مبارکباد پر مشتمل دعائیہ کلمات براہِ راست حاصل کرنے کی غرض سے یہاں اکٹھے تھے۔

☆ ... نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور نے ایک نکاح کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھایا جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے تین روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 130؍ فیملیز اور 42؍ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 23؍ ممالک سے تھا جن میں سینیگال، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے، بیلجئم، فرانس، ماریشس، بنگلہ دیش، پاکستان، سپین، ٹرینیڈاڈ، فن لینڈ، ہالینڈ، سویڈن، سوئٹزر لینڈ، آئرلینڈ، نائجیریا، رومانیہ، آسٹریلیا، یوکے اور بعض عرب ممالک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

سب کا بھلا مانگتے رہو

دَورِ خزاں میں بادِ صبا مانگتے رہو
اور حبس میں ہوا کی دعا مانگتے رہو
کچھ بھی ہو نفرتوں کی اجازت نہیں ہمیں
لیکن ہے حکم سب کا بھلا مانگتے رہو

(عبدالکریم قدسی)

بقیہ: رپورٹ دورہ گوئٹے مالا از صفحہ 2

☆...آج گوئٹے مالا میں ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کے زیر انتظام تعمیر ہونے والے ''ناصر ہسپتال'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے مطابق حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ دو بج کر پچاس منٹ پر ہسپتال کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ تین بج کر بیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہسپتال تشریف آوری ہوئی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے چیئرمین اور دیگر ممبران اور ہسپتال کے عملہ اور اس تقریب میں شامل ہونے والے سینکڑوں مہمان اور ممبران پریس نے حضورِانور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر احباب جماعت نے نعرے بھی بلند کئے۔

☆...بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل مارکی میں تشریف لے آئے جہاں گوئٹے مالا کے حکومتی اور سرکردہ افراد نے حضورِانور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ درج ذیل مہمان اس مارکی میں موجود تھے۔

☆ آنریبل Mario Figueroa صاحب۔ وائس منسٹر آف ہیلتھ۔

☆ Juan Alberto Monzon وائس منسٹر برائے کلچر۔

☆ جنرل Cuevas Godines، سیکنڈ اِن کمانڈ گوئٹے مالا آرمی Peace Corp۔

☆ Edwin TZI، چیف آف گوئٹے مالا نیشنل سول پولیس۔

☆ Kamilo Rivera، فرسٹ وائس منسٹر آف سیکیورٹی گوئٹے مالن گورنمنٹ۔

☆ Dr. Jaun Carlos Barrios، میئر آف ٹاؤن آف Santiago۔

☆ Clara Barrios میئر صاحب کی اہلیہ۔

☆ جنرل Carlos Mansilla، پریذیڈنٹ آف پرائیویٹ گوئٹے مالا سیکیورٹی فرم۔

☆ Neftaly Aldana، سابق صدر گوئٹے مالن کانسٹی ٹیوشنل کورٹ۔

Iliana Calles صاحبہ، کانگریس وومین گوئٹے مالا۔

☆...حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان سبھی مہمانوں نے حضورِانور کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ نے ایک نیا ''ناصر ہسپتال'' ہیومینٹی فرسٹ کے تحت شروع کیا ہے جس کے ذریعہ ان کے ملک میں اُمید کی ایک نئی کرن طلوع ہوئی ہے۔

☆...اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کے اُس طبقہ کی بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے بے لوث خدمت کرے جو غریب اور پسماندہ ہیں۔

☆...حضورِانور نے فرمایا کہ اگر حالات موافق ہوئے تو ہیومینٹی فرسٹ مزید نئے علاقوں میں اپنے کام کو آگے بڑھائے گی۔

گوئٹے مالا میں خالصتاً خدمتِ انسانیت کے جذبہ کے تحت قائم کیا جانے والا 'ناصر ہسپتال'

☆...کانگرس وومین گوئٹے مالا Iliana Calles صاحبہ جو ایئرپورٹ پر بھی حضورِانور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھیں آج اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائی تھیں۔ حضورِانور نے ان سے پارلیمنٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا: جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہماری پارلیمنٹ 158 ممبران پر مشتمل ہے جو قانون سازی کرتی ہے اور سینٹ نہیں ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ ان کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہے۔ حضورِانور نے فرمایا: آپ ایئرپورٹ پر بھی آئی تھیں، میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

☆...ایک مہمان نے عرض کیا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہسپتال کھلا ہے۔ گوئٹے مالا میں ہیلتھ کی، علاج کی بہت ضرورت ہے۔ ہم آپ کے بہت شکرگزار ہیں کہ آپ نے یہاں ہسپتال کھول کر علاج کی سہولت فراہم کی ہے۔

☆...حضورِانور نے فرمایا کہ اس ہسپتال کے قیام کا مقصد انسانیت کی خدمت ہے۔ اصل یہ ہے کہ انسانی اقدار کو قائم کیا جائے اور سب مل کر کام کریں اور اکٹھے رہیں۔

☆...ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ اب تک ہسپتال میں نے تصویروں میں دیکھا ہے، بڑا اچھا ڈیزائن کیا ہوا ہے۔

☆...اس علاقہ کے میئر بھی اس پروگرام میں موجود تھے۔ حضورِانور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا میئر کو کونسلر منتخب کرتے ہیں تو اس پر میئر نے عرض کیا کہ لوکل لوگ منتخب کرتے ہیں۔ اگلے سال دوبارہ انتخاب میں حصہ لینے کا ارادہ ہے۔ میئر نے عرض کیا کہ وہ حضورِانور کے بہت شکرگزار ہیں کہ حضور ہسپتال کے افتتاح کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ نے بڑی جلدی ہسپتال کی تعمیر مکمل کی ہے اور ہسپتال تیار کر دیا ہے۔

☆...حضورِانور نے علاقہ کی آبادی کے حوالہ سے دریافت فرمایا جو اس ہسپتال سے استفادہ کرے گی۔ اس پر عرض کیا گیا کہ یہاں اِس علاقہ کی اور اردگرد کے علاقوں کی آبادی لاکھوں میں ہے جو اس ہسپتال سے استفادہ کرے گی۔

☆...حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس ہسپتال میں باہر سے امریکہ سے بعض کوالیفائیڈ ڈاکٹرز آئیں گے اور ہمارے لوکل ڈاکٹرز بھی ان سے ٹریننگ حاصل کریں گے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا: اگر جذبہ انسانیت کی خدمت کا ہو تو ٹریننگ کے بعد بھی آپ کے ڈاکٹرز خدمت انسانی کے کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

☆...ان مہمانوں کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ساڑھے تین بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق امریکن حکام پر مشتمل وفد نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ اس وفد میں درج ذیل افراد شامل تھے۔

☆ نارما ٹاریس (Norma Torres) صاحبہ، ممبر کانگرس یو ایس اے۔

☆ ڈیوڈ ہاج (David Hodge)، ڈپٹی چیف مشن امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا۔

☆ انوپا ماراجرمان (Anupa Ma Rajaraman) یو ایس ایڈ ڈپٹی چیف مشن۔

☆ ڈیبرا پرل مان (Deborah Perl Man) کنٹریکٹنگ اینڈ ایگریمنٹ آفیسر۔

☆ رین بائن (Rain Bian) کنٹرول آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا۔

☆ کرسٹن بش بائے (Kristin Bushby)، پولیٹیکل آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا۔

☆ ہیکٹر رامیومنیڈیز ارولا (Hector Romeo Menedez Arriola) پراجیکٹ مینیجر ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن آفس۔

☆ کرس جونز (Chris Jones)، انفارمیشن آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا۔

☆ لوئیس میڈینس (Luis Midence) فوٹو گرافر امریکن ایمبیسی۔

☆ بلی الفاگینس (Billy Alafogiannis) ریجنل سیکیورٹی آفیسر امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا۔

☆ باربرہ ایمانو اوسنگ (Barbra Amono Oceng)، ڈپٹی ہیڈ آف مشن برٹش ایمبیسی گوئٹے مالا۔

☆...حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام مہمانوں سے باری باری تعارف حاصل کیا۔

☆...رکن کانگرس Norma Torres صاحبہ (جو لاس اینجلیس امریکہ سے خصوصی طور پر ہسپتال کے افتتاح کے پروگرام میں شرکت کے لئے گوئٹے مالا آئی تھیں) نے اپنے حلقہ انتخاب کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ ان کے علاقہ میں اکثریت گوئٹے مالن امریکنز کی ہے اور لاس اینجلیس میں گوئٹے مالا سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد بستے ہیں جن میں سے اکثریت کو ٹورس صاحبہ ذاتی طور پر جانتی ہیں۔

☆...حضورِانور نے فرمایا: نورما ٹورس صاحبہ کے دو مسکن ہیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی والدہ گوئٹے مالا میں مدفون ہیں۔ موصوفہ نے اس بات پر زور دیا کہ لاس اینجلیس (امریکہ) میں بسنے والے گوئٹے مالن افراد تک ہسپتال کا تعارف پہنچایا جائے تا کہ ان کو ہیومینٹی فرسٹ کے کام اور خدمت کا ادراک ہو سکے۔

☆...بعدازاں ڈپٹی چیف مشن امریکن ایمبیسی گوئٹے مالا ڈیوڈ ہاج صاحب نے عرض کیا کہ یو ایس ایڈ اس علاقے میں تعلیمی اور صحت کے شعبہ میں مالی معاونت کر رہی ہے۔ جس پر حضورِانور نے فرمایا کہ تعلیم پر خرچ گوئٹے مالا کو ترقی دے گا کہ یہاں کے افراد کو امریکہ جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

☆...بعدازاں یو ایس ایڈ ڈپٹی چیف مشن انوپا صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے ابھی حال ہی میں عہدہ سنبھالا ہے اور وہ ناصر ہسپتال کے افتتاح میں شامل ہو کر بے حد خوش ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ ان کی ٹیم نے ناصر ہسپتال کا دورہ کیا ہے اور ہیومینٹی فرسٹ کے ایک وفد نے بھی امریکن ایمبیسی کا دورہ کیا ہے۔

☆...وفد کے ایک رکن نے بتایا کہ ناصر ہسپتال ہیومینٹی فرسٹ ٹیم نے ایک تین سالہ امدادی پروگرام تیار کی ہے تا کہ ٹیلی میڈیسن کا ایسا بنیادی ڈھانچہ تیار کیا جاسکے جو کہ تعلیمی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر سکے۔ یو ایس ایڈ کی جانب سے وہ اس ٹیم کے ساتھ مل کر اس پروگرام پر کام کر رہے ہیں۔

☆...امریکی وفد کی ملاقات کے دوران برطانیہ ایمبیسی کی ڈپٹی چیف آف مشن باربرا امونو اوسنگ (Barbara Amono Oceng) صاحبہ بھی موجود تھیں۔

حضورِانور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ ایک ماہ سے یہاں اس عہدے پر تعینات ہیں۔ موصوفہ نے ناصر ہسپتال کے افتتاح اور ہیومینٹی فرسٹ کے صحت کے شعبوں میں دیگر مختلف پراجیکٹس کو سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

☆...امریکن وفد کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات تین بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ بعد میں وفد کے ممبران نے باری باری حضورِانور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

☆...بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ ہسپتال کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے جہاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینٹی فرسٹ کا پرچم لہرایا جبکہ گوئٹے مالا کے نائب وزیر صحت Hon. Mario Figueroa نے گوئٹے مالا کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

☆...اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہسپتال کی بیرونی دیوار

میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کروائی۔

☆...گوئٹے مالا میں ناصر ہسپتال کے قیام کی مختصر تاریخ اس طرح ہے کہ 2012ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا 6 رکنی وفد شریک ہوا۔ دوران ملاقات ڈیوڈ گونسالس صاحب نے گوئٹے مالا میں ایک ہسپتال کے منصوبے کا بھی ذکر کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس منصوبہ پر اخراجات کتنے ہوں گے تو عرض کیا گیا کہ اس پراجیکٹ کی تعمیر شروع کرنے کے لئے ایک ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔

☆...اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ٹھیک ہے۔ اُس کا انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔**

☆...بعد ازاں جلسہ سالانہ یوکے 2013ء میں جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا وفد شریک ہوا۔ جس میں پارلیمنٹ کے ممبر Mr. Sergio Celis صاحب بھی شامل تھے۔ دوران ملاقات ہسپتال کے پراجیکٹ کا بھی تذکرہ ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Sergio Celis سے فرمایا کہ اگر حکومت زمین مہیا کردے تو ہم ہسپتال بنادیں گے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ سے واپسی پر ممبر پارلیمنٹ نے اپنے علاقہ کے قصبہ Alotenango میں ایک بلڈنگ جو میونسپلٹی نے تعمیر کروائی تھی مگر اس کی تکمیل نہ ہوسکی ہسپتال کے لئے مختص کروانے کی کوشش شروع کردی اور میونسپلٹی بھی رضامند ہوگئی کہ اس بلڈنگ کو ہسپتال میں تبدیل کردیا جائے لیکن بعد ازاں کچھ وجوہات کی وجہ سے اس جگہ ہسپتال نہ بنایا جاسکا اور اپنی زمین خرید کر بلڈنگ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

☆...ہسپتال کے پروجیکٹ کو عملی شکل دینے کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ امریکہ کے وفود مختلف اوقات میں گوئٹے مالا آتے رہے۔ جن میں منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ امریکہ، ڈاکٹر وسیم سید صاحب، ڈاکٹر قریشی محمود احمد صاحب، ڈاکٹر خالد عطاء صاحب، ڈاکٹر امین بخاری صاحب، ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب، ڈاکٹر چوہدری اشرف میلو صاحب، ڈاکٹر احسن خان صاحب، ڈاکٹر آغا خان صاحب اور دیگر ڈاکٹر صاحبان شامل ہیں۔

☆...جنرل سیکرٹری جماعت گوئٹے مالا ڈیوڈ گونسالس صاحب نے ہسپتال کے لئے مناسب زمین تلاش کرنے کے لئے کافی محنت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الاول سے 17 کلومیٹر کے فاصلہ پر بہت ہی مناسب زمین خرید لی گئی۔ ہسپتال کے تعمیراتی منصوبہ کی ذمہ داری کیپٹن ماجد خان صاحب کے سپرد کی گئی۔ مختلف آرکیٹیکٹس اور تعمیراتی کمپنیوں سے رابطہ کیا گیا اور ایک مشہور آرکیٹیکٹ Mr. Armando Mendoza کی خدمات حاصل کی گئیں۔

تقریب سنگ بنیاد
ناصر ہسپتال (گوئٹے مالا)

☆...سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ خصوصی مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے مورخہ 4 جون 2016ء کو ایک پُروقار تقریب میں ناصر ہسپتال گوئٹے مالا کا سنگ بنیاد دعاؤں کے ساتھ رکھا۔

☆...اس موقع پر وائس منسٹر آف ہیلتھ Mr. Rodolfo نے ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہتے ہوئے ناصر ہسپتال کے منصوبہ کو اس علاقے کے لوگوں کے لئے ایک عظیم نعمت قرار دیا۔

☆...بعد ازاں گورنر سٹیٹ، ممبر پارلیمنٹ، ڈائریکٹر ہیلتھ اور تین میئر صاحبان نے خطابات کئے اور ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہا۔

☆...اس ہسپتال کی بنیاد میں وزیر صحت، گورنر صاحب، ممبر پارلیمنٹ و دیگر معززین نے بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

مختصر کوائف ناصر ہسپتال

☆...27 اکتوبر 2015ء کو ناصر ہسپتال کے لئے قطعہ زمین خریدا گیا۔ جس کا رقبہ 8788 مربع فٹ ہے۔

☆...یہ ہسپتال مسجد بیت الاول سے 17 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ 19 اپریل 2016ء کو ناصر ہسپتال کی تعمیر کے سلسلہ میں گوئٹے مالا کی ایک تعمیراتی کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔

☆...اس ہسپتال کی تعمیر اور مکمل تیاری پر 2.8 ملین ڈالرز کے اخراجات آئے ہیں۔

☆...ناصر ہسپتال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو Wings ہیں جن کے تحت کئی شعبہ جات فعال ہیں:

☆...Out Patient Wing کے تحت شعبہ Gynaecology، Radiology، Paediatrics، Internal Medicine نیز Ophthalmology کی سہولیات میسر ہیں۔ Medical Diagnosis Centre بھی موجود ہے۔ ایک مکمل Clinical Laboratory قائم کی گئی ہے جس کے ساتھ بلڈ بنک بھی ہے نیز Proctology، Immunology، Haematology، Serology اور Urine Test کی سہولیات بھی میسر ہیں۔ X-Ray اور Ultrasound کا الگ شعبہ ہے۔ Electro Cardiagram کی سہولت بھی موجود ہے۔

☆...In-Patient Wing کے تحت ایک Emergency کا شعبہ ہے۔ Maternity کا الگ شعبہ ہے جہاں پوسٹ مارٹم، Intensive Care اور Neonatal سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اسی طرح سرجری کا الگ شعبہ ہے۔ Intensive Care Unit بھی موجود ہے۔

☆...مجموعی طور پر ہسپتال میں چوبیس کمرے، تین انتظار گاہیں، ایک Open Air Auditorium، چار گارڈنز (Gardens)، کولیکشن سینٹر (Collection Center)، ایک پانی کا کنواں، ایک پانی کا ٹینک جس کی گنجائش چالیس بیرل پانی ہے، سیوریج کے لئے پلانٹ، میڈیکل گیس کواٹر، ایک بجلی کا پلانٹ اور ٹرانسفارمر شامل ہے۔

'ناصر ہسپتال' گوئٹے مالا کا بابرکت افتتاح

☆...نقاب کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔

☆...سب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز استقبالیہ (Reception) میں تشریف لے آئے۔ بعد ازاں حضور انور نے ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ کا معائنہ فرمایا۔ یہاں بھی جدید یونٹ نصب کئے گئے ہیں۔

☆...اس کے بعد حضور انور نے شعبہ الٹرا ساؤنڈ (UltraSound) اور شعبہ X-Ray اور لیبارٹری کا معائنہ فرمایا۔

☆...اس کے بعد حضور انور نے فارمیسی کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے شعبہ ایمرجنسی (Emergency) اور Intensive Care Unit کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور لیبر روم اور لیبر وارڈ میں بھی تشریف لے گئے اور جملہ سہولیات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد حضور انور نے آپریشن تھیٹر اور آپریٹنگ روم کا معائنہ فرمایا۔ ان سبھی جگہوں پر جدید مشینری اور سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

☆...بعد ازاں حضور انور جنرل وارڈ میں تشریف لے گئے اور اس میں موجود سہولیات کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے ہسپتال کے کچن، دفاتر، ایڈمنسٹریشن آفس بلاک کا معائنہ فرمایا۔

اس تفصیلی معائنہ کے بعد ہیومینیٹی فرسٹ کے ڈائریکٹرز نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔ بعد ازاں ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹرز اور پھر لیڈی ڈاکٹرز نے گروپ فوٹوز بنوائیں۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس بڑی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ہسپتال کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا جارہا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے جملہ مہمان حضرات اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

چار بج کر دس منٹ پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ڈاکٹر خالد منہاس صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا سپینش زبان میں ترجمہ Yussef Randhu Morales صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد ہیومینیٹی فرسٹ امریکہ کے چیئرمین مکرم منعم نعیم صاحب نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے دنیا کے مختلف ممالک میں ہیومینیٹی فرسٹ کی مختلف میدانوں میں خدمات اور پروگراموں کا ذکر کیا اور ہیومینیٹی فرسٹ کے قیام کی تاریخ بھی بتائی۔ آخر پر گوئٹے مالا میں ناصر ہسپتال کے قیام اور اس کی مرحلہ وار تعمیر اور اخراجات کے لئے رقم مہیا کرنے والوں کی مالی قربانیوں اور کارکنان کی کوششوں کا ذکر کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صاحب نے جو سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے، سٹیج پر براجمان مہمانوں کا تعارف کروایا نیز اس تقریب میں شامل بعض دوسرے اہم مہمانوں کا بھی تعارف کروایا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق دو مہمانوں کانگریس وومین Norma Torres صاحبہ امریکہ اور وائس منسٹر آف ہیلتھ گوئٹے مالا نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

کانگریس وومین Norma Torres صاحبہ نے جن کا تعلق کیلیفورنیا امریکہ سے ہے (خاص طور پر ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے امریکہ سے گوئٹے مالا آئی تھیں) اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی ہوں جہاں آپ ناصر ہسپتال کے افتتاح کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ہسپتال بہت اہمیت کا حامل ہے اور میں احمدیہ مسلم جماعت گوئٹے مالا کے ساتھ کام کرکے بہت فخر محسوس کرتی ہوں۔ پہلے میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ ہم آپ کی قیادت اور یہاں کی عوام کی خدمت کے جذبہ سے بہت متاثر ہیں۔ ہمیں گوئٹے مالا میں طبی سہولیات بہتر کرنے میں بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ مثال کے طور پر یہاں پر جرائم کی نسبت ذیابیطس سے زیادہ افراد مرتے ہیں۔ پھر حاملہ خواتین کی ہلاکت کی شرح یو ایس اے سے بہت زیادہ ہے۔ یہ شرح دیہاتی علاقوں میں اور بھی زیادہ ہے جہاں طبی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے کہ گوئٹے مالا معاشی ترقی نہیں کرپا رہا جس کی اسے بہت ضرورت ہے۔

پس اس ہسپتال کا قیام ترقی کی طرف ایک قدم ہے۔ اور ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ مسلم جماعت سے بڑھ کر اس کام کو اور کوئی نہیں کرسکتا۔ گزشتہ کئی سالوں سے Chino میں احمدیہ مسجد کی وجہ سے احمدیہ جماعت سے واقف ہوں۔ احمدی ہمارے معاشرے کے فعال ممبر ہیں، فلاحی کاموں میں پیش پیش ہیں اور سخاوت میں مثالی ہیں۔ ہم یہاں گوئٹے مالا میں احمدیہ مسلم جماعت کی خدمات سے بہت متاثر ہیں۔ احمدی ڈاکٹرز کی ٹیمیں یہاں آنکھوں کے مفت آپریشن کرنے کیلئے آتی ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ یہاں ہسپتالوں کی کمی ہے۔ چنانچہ وہ چُپ کرکے نہیں بیٹھے، بلکہ انہوں نے قدم آگے بڑھایا اور اب یہاں ہسپتال قائم کردیا ہے۔ اس کے لئے بہت سی محنت، کوشش، پلاننگ اور وسائل کی ضرورت تھی۔ آج ہم بالآخر اس کے افتتاح کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں حضور انور کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ مسلم جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک یادگاری شیلڈ بھی پیش کی۔

اس کے بعد گوئٹے مالا کے وائس منسٹر آف ہیلتھ نے بھی سپینش زبان میں اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا:

مجھے اس پروگرام میں شرکت کرکے بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں حضور انور اور ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ مسلم جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یو ایس اے کے ڈاکٹرز نے بہت معاونت کی ہے، ان کا بھی بہت شکریہ۔ آپ لوگوں نے دنیا کے اس حصہ میں آکر ہسپتال قائم کیا ہے اور ضرورتمند کمیونٹیز کی مدد کیلئے آگے بڑھے ہیں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

خطاب حضورانور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ یہاں اس خطاب کا اردو مفہوم پیش کیا جارہا ہے۔

تشہّد، تعوّذ وتسمیہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور برکات نازل ہوں۔ میں پہلے تمام معزز مہمانوں کا جو آج یہاں گوئٹے مالا میں اس پروگرام میں شرکت کررہے ہیں، شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بے شک آج احمدیہ مسلم جماعت کیلئے بہت خوشی اور مسرت کا موقع ہے۔ کیونکہ ہیومینٹی فرسٹ کا وسطی یا جنوبی امریکہ میں یہ پہلا ہسپتال قائم ہورہا ہے۔ اسلئے ہم اس کو نہایت اہم اور تاریخ ساز موقع سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہیومینٹی فرسٹ ایک آزاد فلاحی ادارہ ہے اور اسکا اپنا منشور اور حکمتِ عملی ہے۔ لیکن اصل میں اس کی بنیاد احمدیہ مسلم جماعت نے رکھی ہے۔ دنیا بھر میں احمدی مالی قربانیوں اور دیگر ذرائع سے ہیومینٹی فرسٹ کی معاونت کرتے ہیں تاکہ ہیومینٹی فرسٹ خدمتِ انسانیت کے معیار بلند کرسکے اور اپنے پروگرامز وسیع کرسکے۔ پس ہیومینٹی فرسٹ کا احمدیہ مسلم جماعت سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اسلئے آج یہ صرف ہیومینٹی فرسٹ کیلئے مسرت کا موقع نہیں بلکہ تمام دنیا میں موجود احمدی مسلمانوں کے لئے بھی خوشی کا باعث ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم نے یہ ہسپتال کیوں تعمیر کیا ہے۔ اس کا جواب بہت آسان ہے۔ اس ہسپتال کو خالصتاً صرف ایک ہی نیت کے تحت تعمیر کیا گیا ہے اور یہ نیت خدمتِ انسانیت کی ہے تاکہ اس ملک کے لوگوں کو اعلیٰ معیار کا علاج فراہم کیا جائے۔ میں شروع میں ہی آپ کو بتاتا چلوں کہ اس ادارہ کا قیام ہماری اس ملک کیلئے خدمات کی انتہا نہیں ہے، بلکہ میری دعا ہے کہ اس ریجن میں ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے بے شمار خدمتِ انسانیت کے پروگراموں کیلئے یہ ادارہ ایک سنگِ میل ثابت ہو۔ یقیناً میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہاں پر ہسپتال کا قیام ایک لانچ پیڈ (launch pad) کا کام دے جوکہ ہیومینٹی فرسٹ کو یہاں اور باقی دنیا میں ریلیف اور سپورٹ کے دیگر پروگرامز کو بڑھانے میں مدد فراہم کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

شاید ہمارے بعض مہمان حیران ہوں یا یہ کہنا چاہئے کہ شاید وہ پریشان ہوں کہ کیوں ایک مسلمان جماعت غیر مسلموں کی مدد کرنے کا اس قدر جذبہ اور جوش رکھتی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنے آغاز سے لے کر آج تک بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں ہمیشہ صفِ اوّل میں شمار ہوتی رہی ہے۔ چاہے یہ مدد براہِ راست ہماری جماعت کی جانب سے جاری کردہ سکیموں کے ذریعہ ہو یا پھر ہیومینٹی فرسٹ اور دیگر فلاحی اداروں کی مدد کرنے کی شکل میں ہو۔ مثال کے طور پر گزشتہ چند دہائیوں میں احمدیہ مسلم جماعت نے افریقہ میں بہت سے ہسپتال اور سکول قائم کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ بلاتفریق رنگ ونسل، مذہب اور سماج کے مقامی افراد کو طبی سہولیات اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کئے جارہے ہیں۔ افریقہ میں ہمارے ہسپتالوں میں آنے والے مریض اور ہمارے سکولوں میں آنے والے طلباء کی اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔ ہمارے سکولوں میں پڑھنے والے نوّے فیصد کے قریب بچے غیر مسلم ہیں۔ پس ہم کسی گروہ یا قوم کی کوئی تفریق نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے احمدی بچوں کو کوئی فوقیت دیتے ہیں۔ ہمارے ادارے پرائمری سکولنگ سے لیکر ہائیر سیکنڈری ایجوکیشن تک تعلیم فراہم کررہے ہیں۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ تمام بچے تعلیم حاصل کریں اور ان کی تعلیمی بنیاد بہت پختہ ہو جس پر وہ اپنے روشن مستقبل کی عمارت قائم کریں۔ پھر ایسے قابل طلباء کو ہم سکالرشپ بھی دیتے ہیں جو ہائیر ایجوکیشن کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے تاکہ وہ اپنی صلاحیتیں بہتر رنگ میں بروئے کار لاسکیں اور اپنے لئے اور اپنی قوم کیلئے بہتر مستقبل بناسکیں۔ اس طرح احمدیہ مسلم جماعت کی اپنے طور پر یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ انسانی خدمت کرنے کی اور ایسے افراد کو جو غربت کی زندگی گزار رہے ہیں سہولتیں مہیا کرنے اور ان کی مدد کرنے کے حوالہ سے ایک لمبی تاریخ ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہم ان خدمات کے بدلے کوئی تعریف یا صلہ کا مطالبہ نہیں کرتے، کیونکہ ہم وہ کررہے ہیں جو ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ ہمارے اندر دوسروں کی خدمت کا جذبہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ ہر سچے مسلمان کیلئے قرآنِ کریم ہدایت کی روشنی ہے، جوکہ بانیِ اسلام حضرت محمد ﷺ پر الہام کیا گیا۔ قرآنِ کریم میں بارہا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ اور مشکل میں گِھرے اور محروم افراد کی مدد کریں۔ قرآنِ کریم مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بے نفس ہوکر دوسروں کی خدمت کرنے کا دلی جذبہ رکھیں۔ قرآنِ کریم ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم دیگر افراد کے تحفظ اور ان کی فلاح کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ مثلاً، قرآنِ کریم کی سورۃ آلِ عمران کی آیت 111 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچے مسلمان وہ ہیں جو اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں اور ناانصافی سے دور رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ صرف وہ شخص دوسروں کا خیال رکھ سکتا ہے اور ان کی خدمت کرسکتا ہے جو بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کرنے والا ہو اور مخلوقِ خدا کا درد رکھتا ہو۔ انسانیت سے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت صرف اُسی صورت حاصل ہوسکتی ہے جب آپ کا دل صاف ہو اور خودغرضی اور نفرت سے پاک ہو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم کی سورۃ بقرہ کی آیت 84 میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر آن نیک بات کہنے اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے اور معاشرے کے کمزور طبقوں جیسا کہ یتامیٰ اور مساکین کی حفاظت اور انکی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔

پھر قرآنِ کریم کی سورۃ الذاریات آیت 20 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کی نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی تمام مخلوقات کا خیال کرتا ہے اور ضرورتمندوں کو آسانی فراہم کرنے اور ان کی مدد کرنے کیلئے کوشش کرتا ہے، خواہ وہ مدد کیلئے پکاریں یا نہ پکاریں۔ چنانچہ ایک مسلمان کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس وقت تک انتظار کرے جب تک کوئی اس کو مدد کیلئے بلائے بلکہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کی تکالیف کا احساس کرے اور ان کی مدد کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دے تاکہ وہ اپنی مشکلات پر قابو پالیں۔

پھر قرآنِ کریم کی سورۃ البلد آیت 15 تا 17 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فاقہ زدوں کو کھانا فراہم کرنے، یتامیٰ سے شفقت کا سلوک کرنے اور ہر ایک ضرورتمند، خاص کر ایسے افراد جو بے کس ہیں اور کمزور ہیں کی مدد کا حکم دیتا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے بنیں کہ معاشرے کے دھتکارے ہوؤں کے ساتھ کھڑے ہوں اور خود ان کے بوجھ اٹھائیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ محروم افراد کی مدد کریں تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں، اپنے مشکل حالات سے نکل سکیں اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ اسکے بدلہ میں قرآنِ کریم مسلمانوں کو بشارت دیتا ہے کہ ایسے لوگ روحانیت میں ترقی کریں گے اور خدا کے مقرب ہوں گے اور خدا کی خوشنودی کے وارث ہوں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح سورۃ بقرہ کی آیت 196 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ذلت وتباہی سے بچانے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے ہر حال میں بغیر کسی صلہ کے دوسروں سے شفقت اور سخاوت کرنے کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ سورۃ نساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کرنا چاہئے اور اس بات کا پھر سے اعادہ کرتا ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو ضرورت مندوں، یتامیٰ ومساکین کی مدد کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ دوسروں سے حسنِ سلوک کریں اور اپنے ماتحتوں سے پیار وشفقت سے پیش آئیں۔ مثلاً اگر کام کی جگہ پر کسی مسلمان کا کوئی ماتحت ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس سے شفقت اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔ پھر قرآنِ کریم کی سورۃ محمد کی آیت 39 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان اپنی دولت دوسروں کی مدد کیلئے خرچ کریں۔ جو ایسا نہیں کرنا چاہتے انہیں بخیل قرار دیا گیا ہے اور فرمان ہے کہ ایسے بخیل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں اور انسانی روح کی تاریکی کا باعث ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ آیاتِ کریمہ جو میں نے بیان کی ہیں اس بات کی اہمیت بتاتی ہیں کہ اگر مسلمان خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں لازماً پہلے خدا کی مخلوق کی مدد کرنا ہوگی۔ یہ آیات بڑے واضح انداز میں بیان کرتی ہیں کہ اسلام کی بنیاد خدمتِ انسانیت پر ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کے یہ حوالہ جات پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ سب کو معلوم ہو کہ اسلام وہ نہیں ہے جو عام طور پر میڈیا میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ انتہاپسندی، فساد یا دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ پیار، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں پر خدمتِ انسانیت کو بنیادی فرض قرار دیتا ہے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک حقیقی مسلمان سخت دل ہو یا تکلیف زدہ اور مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد نہ کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم کی ان آیات کی روشنی میں مَیں اب بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی خدمتِ انسانیت کی چند مثالیں پیش کروں گا۔ اس جدید دور میں اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ (نعوذ باللہ) ایک جنگجو لیڈر تھے جنہوں نے اپنے پیروکاروں کو شدت پسندی کی تعلیم دی۔ تاہم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناصر ہسپتال کی تقریبِ افتتاح سے خطاب فرمارہے ہیں

واضح ہو کہ یہ حقیقت کے بالکل برخلاف ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر یہ الزامات سراسر ناانصافی ہے۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے تو ہر قوم، ہر نسل اور ہر عقیدہ کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی اور آپ ﷺ ساری کائنات کیلئے رحمت تھے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے انسانیت کیلئے لازوال محبت پھوٹتی تھی۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ 'میں کمزور کے ساتھ ہوں۔ کیونکہ کمزور اور غریب کا ساتھ دینا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔' پھر آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے بے انتہا خوش ہوتا ہے جو غرباء کی امداد کرتے ہیں، جو غریبوں کی بھوک مٹاتے ہیں اور انہیں علاج مہیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص سچا مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا سب سے اہم اور ضروری فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرے اور ان کی تکلیف اور مشکل دور کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو اُجاگر کرنے کیلئے جس شخص کو بھیجا وہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی تھے جنہیں ہم مسیح موعود و مہدی معہود مانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام اس لئے مبعوث ہوئے تا دنیا کو بتائیں کہ اسلام اصل میں کیا ہے اور اس کی تعلیمات دنیا کے ہر حصہ میں پہنچائیں۔ جہاں آپ علیہ السلام غیر مسلموں کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کیلئے آئے وہاں آپ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے بھی آئے جو اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات کو بُھلا چکے تھے تا کہ انہیں اُس اسلام کی طرف واپس لیکر آئیں جو قرآن کریم اور رسولِ کریم ﷺ نے پیش فرمایا۔ سب سے بڑھ کر آپ علیہ السلام نے بنی نوع انسان کو مسلسل اس طرف توجہ دلائی کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کریں۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدمتِ انسانیت دراصل خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی تکلیف میں مبتلا ہو اور میں فرض نماز ادا کرنے میں مشغول ہوں اور مجھ تک ان کی آہ پہنچے تو میں اپنی نماز توڑ کر ان کی مدد کروں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی بھائی کی بوقتِ ضرورت مدد کرنے سے انکار کرنا سراسر غلط اور غیر اخلاقی فعل ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس مشکل میں گھرے یا تکلیف میں مبتلا شخص کی مدد کرنے کے لئے ظاہری ذرائع موجود نہ ہوں تو وہ کم از کم خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ سے دعا تو کر سکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی تکالیف دور کر دے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ قبولیتِ دُعا بھی ایک پاک اور نرم دل کو چاہتی ہے۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کی زبوں حالی پر ہمدردی کا اظہار کریں اور ان کی تکالیف کو اپنی تکلیف گردانیں۔

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دوسروں کی نسبت کہیں بڑھ کر لوگوں کی سماجت کرتا ہوں کہ وہ غیر مسلموں جیسا کہ ہندوؤں اور دیگر لوگوں کیساتھ اعلیٰ اخلاق اور پیار کا سلوک کریں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کیساتھ ایسا پیار کا سلوک کریں جیسے آپ اپنے قریبی عزیزوں کیساتھ کرتے ہیں۔ بنی نوع انسان کیساتھ وہی سلوک کریں جو ایک ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے۔ آپ کا یہ طریق ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ آپ کسی دوسرے کی مدد صرف اس لئے کر رہے ہوں کہ بعد میں آپ کو بدلہ میں کوئی فائدہ ملے گا۔

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم کی سورۃ النحل کی آیت 91 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ عدل سے کام لیں اور دوسروں کیساتھ بھلائی کریں۔ یہاں تک کہ اُن لوگوں کیساتھ بھی نیک سلوک کریں جنہوں نے آپ کیساتھ کوئی بھلائی نہ کی ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ کو ایسے لوگوں پر احسان کرنا چاہئے اور ان کا ایسے خیال رکھیں جیسے ایک ماں اپنے بچہ کا رکھتی ہے۔ یہ کیا ہی شاندار اور اعلیٰ تعلیم ہے! ہم سب کو ماں کی محبت کا تجربہ ہے جو اس کو اپنے بچے کے ساتھ ہوتی ہے۔ ماں اس محبت کا کوئی صلہ نہیں چاہتی اور نہ یہ چاہتی ہے کہ اس کی قدر شناسی ہو۔ ماں خود سے زیادہ اپنے بچہ سے پیار کرتی ہے اور اُس کا اپنی نسل کی حفاظت اور اس کا خیال رکھنے کا عزم کبھی ڈھیلا نہیں پڑتا۔ پس اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ ماں کی بے غرض محبت کی طرح اپنے دلوں میں نہ صرف اپنی اولاد کیلئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے پیار کو اجاگر کریں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

عملی طور پر بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دوسروں کی خدمت کرنے کا کبھی کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مثال کے طور پر انیسویں صدی میں آپ علیہ السلام انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتے تھے جہاں باقاعدہ طبی سہولیات میسر نہ تھیں۔ لیکن انسانیت کی خدمت کے جذبہ کی وجہ سے آپ علیہ السلام نے روایتی طب کا مطالعہ کیا اور گھر میں مختلف ادویات بھی رکھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ مقامی لوگ آپ علیہ السلام کے پاس آتے اور آپ علیہ السلام ذات پات اور مذہب سے بالا ہو کر انہیں ان کی ضروریات کے مطابق ادویات عطا فرماتے۔ بہت سے لوگ بالخصوص غریب اور بے کس لوگوں نے اس سہولت سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اس کے پیچھے صرف اور صرف یہی مقصد اور آرزو تھی کہ وہ انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اور یہی وہ عظیم خزانہ اور قیمتی ورثہ ہے جو آپ علیہ السلام نے اپنی جماعت کیلئے چھوڑا۔ پس جماعت احمدیہ مسلمہ کی ساری دنیا میں انسانیت کی خدمت کرنے کی کوششوں کے پیچھے صرف ایک ہی آرزو ہے کہ تمام بنی نوع انسان کی تکالیف اور دُکھ کو دور کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ آج دنیا کے اس حصہ میں اپنا پہلا ہسپتال کھول رہی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میں دل و جان سے دعا کرتا ہوں کہ یہ ہسپتال اپنا مقصد پورا کرے اور مذہب و نسل اور چھوٹے بڑے کی تفریق سے بالا ہو کر لوگوں کی تکلیف کو دور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہو۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ہمیں دنیا سے کسی قسم کا صلہ یا تعریفی کلمات نہیں چاہئیں۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار حاصل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر ہمارے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ ہے جہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدمتِ انسانیت ہماری زندگیوں کا حقیقی مقصد پورا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مجھے یقین ہے کہ اب آپ سب پر واضح ہو گیا ہوگا کہ ہم نے یہ ہسپتال کوئی مالی منفعت یا شہرت حاصل کرنے کیلئے نہیں بنایا بلکہ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اس ملک کے لوگوں کو اعلیٰ طبی سہولیات مہیا کر کے ان کی خدمت کریں۔ آپ یقین رکھیں کہ اس ہسپتال کے ذریعہ سے جو بھی فنڈز اکٹھے ہوں گے وہ گوئٹے مالا کے لوگوں کی مزید خدمت کیلئے استعمال ہوں گے اور ایک پائی بھی گوئٹے مالا سے باہر نہیں بھجوائی جائے گی۔ مریضوں کی فیس کے ذریعہ جو بھی آمد ہو گی اُس کو دوبارہ گوئٹے مالا کے لوگوں پر ہی خرچ کیا جائے گا تا کہ اس بات کی یقین دہانی کروائی جا سکے کہ جو لوگ علاج نہیں کروا سکتے انہیں کم خرچ پر یا اگر ممکن ہوا تو بالکل مفت علاج مہیا کیا جائے۔ اس کے علاوہ جو بھی آمد ہو گی اُسے اس ہسپتال کی سہولیات کے معیار کو برقرار رکھنے یا انہیں بہتر کرنے یا بنی نوع انسان کی مزید خدمت پر استعمال کیا جائے گا۔ ہمارے گزشتہ انسانی فلاح و بہبود کے منصوبہ جات میری ان باتوں کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے سکول یا ہسپتال بنائے ہیں وہاں سے حاصل کی گئی آمد کو ہم نے کبھی ملک سے باہر نہیں بھجوایا بلکہ اس آمد کو ہمیشہ ہم نے اسی ملک میں اس طرح دوبارہ لگایا کہ اس سے اُس ملک کے لوگوں کو فائدہ حاصل ہو۔ اور یہاں گوئٹے مالا میں بھی بالکل ایسے ہی ہو گا۔ انشاء اللہ یہ اس قوم کی خدمت کا اختتام نہیں بلکہ آغاز ہے۔ یقیناً میری دعا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ یہ ہسپتال انسانی فلاح و بہبود کے بہت سے منصوبوں میں سے پہلا منصوبہ ثابت ہو گا جو ہم دنیا کے اس حصہ میں شروع کریں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے خدمتِ انسانیت کے فریضہ اور ذمہ داری کو ادا کرنے کیلئے اپنی کوششوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے زیادہ سے زیادہ ترقیات دیتا چلا جائے اور یہ ہسپتال خدمتِ انسانیت کی ایک روشن مثال بن جائے۔ میری دعا ہے کہ یہ ہسپتال مریضوں کو ہر ممکن علاج فراہم کرے اور یہاں پر کام کرنے والے ڈاکٹرز اور کارکنان لوگوں کو بالخصوص غریب اور محروم طبقہ کو آرام پہنچانے کیلئے ان تھک محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹروں اور دیگر میڈیکل سٹاف کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے ان کے ہاتھ میں مریضوں کیلئے شفا رکھ دے۔ میری دعا ہے کہ اس ہسپتال کی انتظامیہ ہسپتال کو اس طرح چلائے کہ ایسے غریب لوگ جو علاج کروانے کی طاقت نہیں رکھتے انہیں نہایت سستا اور جس حد تک ممکن ہو مفت علاج مہیا کیا جائے۔ اس ہسپتال کا نام 'ناصر ہسپتال' رکھا گیا ہے۔ ناصر کا مطلب ہی دوسروں کو سہارا دینے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا کے ہیں۔ پس میری دعا ہے کہ یہ ہسپتال ہمیشہ اور ہر رنگ میں اپنے نام کی لاج رکھنے والا ہو۔ میری دعا ہے کہ یہ ایک ایسے نمایاں ادارہ کی حیثیت حاصل کر لے جو اپنے بلند معیار اور سب سے بڑھ کر معاشرے کے لاچار لوگوں کی مدد کرنے کے پُرعزم ارادہ کی وجہ سے جانا جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ قوم، نسل اور مذہب سے بالا ہو کر بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے متحد ہو جائیں اور معاشرہ کی فلاح و بہبود کیلئے باہمی تعاون اور پیار و محبت کے جذبہ سے کام کریں۔ اس دور میں دنیا ایک 'گلوبل ویلج' بن چکی ہے جیسا کہ ہر قوم ایک دوسرے کیساتھ جڑی ہوئی ہے اور ذرائع مواصلات ہر وقت مہیا ہیں۔ چنانچہ اب پہلے سے بڑھ کر بنی نوع انسان کا فرض ہے کہ وہ تمام قوموں اور تمام مذاہب میں باہمی اخوت و محبت کو فروغ دیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تلخ حقیقت یہی ہے کہ ہم اپنے پیار و محبت کے معیاروں کو اُونچا کرنے کی بجائے اس کے برعکس کر رہے ہیں اور خود غرضی، طمع اور انانیت کا ماحول سارے معاشرے پر غالب آ رہا ہے۔ پس میری دلی دعا ہے کہ انسان لالچ اور خود غرضی کو ترک کر دے اور اس کی بجائے بنی نوع انسان کی حفاظت کرنے کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کیساتھ پیار، محبت اور ہمدردی کرنے کی اہمیت کو جان لے۔ میری دعا ہے کہ خدمتِ انسانیت کا جذبہ ہمیشہ کیلئے معاشرہ میں جڑ پکڑ جائے تا کہ ہم اپنے مستقبل کو محفوظ کر سکیں اور اپنے پیچھے اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے رہنے کیلئے ایک بہتر دنیا چھوڑ کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر سارے مہمانوں کا آج اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

....

حضورِ انور کا خطاب پانچ بج کر بائیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے آخر پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں وہاں موجود مختلف مذاہب اور طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے مہمان اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے۔

(..........جاری ہے)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

..........از صفحہ 18

کر دیا۔ سعید کا اپنے سسرال کے ساتھ بھی بہت اچھا برتاؤ تھا۔ شہادت سے تین ماہ قبل میرے والد صاحب کے لئے گھڑی خریدی اور ان کو جا کر بہت محبت سے تحفۃً پیش کی۔

سعید نے بہت خوش گوار عائلی زندگی گزاری۔ اپنی اہلیہ سے بہت محبت تھی اور ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خود ہی بہت خیال کرتا۔ گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹا دیتا۔ اہلیہ کے بھائی کو اپنے پاس رکھ کر اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی بہت کوشش کی۔

سعید کی بہن بیان کرتی ہیں کہ میری تین سالہ بچی آگ لگنے سے کافی جھلس گئی۔ مَیں نے بھائی کو نہ بتایا مگر ایک ہمسایہ نے سعید کو فون کر کے بتا دیا۔ بھائی نے اُسی وقت ورکشاپ بند کی، ایک ڈاکٹر سے دوائیں پوچھ کر خریدیں اور پھر میری امی اور بھابھی کو لے کر رات ایک بجے میرے پاس گاؤں پہنچے۔ بچی کو دوائی وغیرہ لگائی۔ اگلی صبح بچی کو ہسپتال لے گئے اور اس کا باقاعدہ علاج کروایا۔

سعید بہت ایماندار تھا۔ ایک بار کسی سابق وزیر کی گاڑی ورکشاپ پر آئی اور ڈرائیور نے بتایا کہ اس میں الیکٹرک سیٹ فِٹ کرنی ہے۔ اُس نے یہ بھی بتایا کہ بڑی بڑی ورکشاپوں والے تو اس میں ناکام ہی ہوئے ہیں اس لئے مالکان نے بیرون ملک سے کاریگر بلوانے کا سوچا ہے جس کا معاوضہ دو لاکھ روپے طے ہوا ہے۔ سعید نے اُس کو کہا کہ میں کوشش کرتا ہوں۔ پھر چند دن سوچ بچار، محنت اور انٹرنیٹ کی مدد سے سعید نے وہ سیٹ فٹ کر دی۔ لیکن معاوضہ صرف چھ ہزار روپے لیا اور بتایا کہ مَیں اپنی محنت کے صرف جائز پیسے لوں گا۔

...❁...❁...❁...

بقیہ: مباہلہ کا چیلنج از صفحہ 4

اور یہ تمہاری اسلام کی محبت ہے۔ اسلام کا پیچھا چھوڑ دو اور ملک کا پیچھا چھوڑ دو۔‘‘

حضورؒ نے فرمایا:

’’... یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو پلیدستان لکھا کرتے تھے اور جب تک ان کا دخل نہیں ہوا پاکستان، پاکستان ہی رہا ہے۔ اب پلیدستان بنا ہے۔ تو جو بدنامی کا موجب ہے اس کو پکڑتے نہیں اور جو حق کا اقرار کرتا ہے اس کے خلاف بول اٹھتے ہو۔ وہ لوگ جو الزام لگا رہے ہیں... وہ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ پلیدستان بنا دیا گیا ہے اور اس مولوی نے پلیدستان بنایا ہے جو قائد اعظم کے خلاف، پاکستان کے خلاف جدّ و جُہد میں صف اوّل پہ تھا۔ اور احمدیت پہ جھوٹا الزام کہ احمدیت پاکستان کے خلاف تھی۔ کشمیر کی جِدّ و جُہد میں بھی لکھا گیا کہ احمدی اپنا دامن بچا گئے۔ حالانکہ کشمیر کی جِدّ و جُہد کا آغاز ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ہوا ہے اور ان کے اپنے کشمیری سچے رہنما لکھنے والے لکھ چکے ہیں کتابوں میں کہ اِس آزادی کی مہم کی باگ ڈور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ میں تھی۔ پہلی آزادی کی مہم کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں تھی؟ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں۔ کس نے سپرد کی تھی؟ تمہارے چہیتے اقبال نے خود ریزولیوشن پیش کیا۔ ساری تاریخ کو مسخ کر کے ہر بات کا جھوٹ بنا دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ بحثوں کا سوال ہی نہیں۔ جس نے جھوٹ بولنا ہی بولنا ہے، جسے حیا کوئی نہیں ہے وہ بار بار بولتا ہے، مسلسل بولتا چلا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اب گفتگو کا کونسا سوال باقی رہ جاتا ہے۔

لیکن ہاں خدا کے حضور فریقین کو یہ التجا کرنی چاہیئے کہ جو جھوٹا ہے اس پہ لعنت ڈال۔ پہلے مباہلے سے یہ اس طرح گریز کرتے تھے کہ کہتے تھے کہ مباہلے کی شرطیں پوری نہیں ہو رہیں۔ کوئی کہتا تھا مکّہ میں آؤ اور وہاں جا کر آمنے سامنے سارے اکٹھے ہوں۔ اب سارا عالَمِ اسلام کیسے وہاں اکٹھا ہو جائے گا اور ساری جماعت احمدیہ وہاں کیسے اکٹھی ہو جائے گی؟ کس کس کو تم لاؤ گے؟ کون سا تمہارا اتفاق ہے؟ فضول لغو باتیں۔ اور مکّہ کی سرزمین کا ہونا کیوں ضروری ہے؟ مباہلوں کے لئے تو کبھی بھی کسی ایک سرزمین کا انتخاب نہیں ہوا۔ وہ جو مباہلے کا چیلنج تھا وہ تو مدینے میں ہوا تھا ویسے بھی، مکّے کے دَور میں تو ہوا ہی نہیں تھا وہ مباہلہ۔ نہ ان کو اسلام کی تاریخ کا پتہ، نہ شرائط کا کوئی علم۔ اصل بات ہے ’’لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ‘‘۔ خدا کی لعنت پڑے جھوٹوں پر۔ اس کے لئے کونسی سرزمین کی ضرورت ہے۔

پس اِس جمعہ پر مَیں ایک فیصلہ کُن رمضان کی توقع رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو تاکید کرتا ہوں کہ اس رمضان کو خاص طور پر ان دعاؤں کے لئے وقف کر دیں کہ اے اللہ! اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما کہ تُو اَحکمُ الحاکمین ہے۔ تجھ سے بہتر کوئی فیصلہ فرمانے والا نہیں۔ اور چونکہ مباہلے کے نام سے ان کی جان نکلتی ہے اور کہتے ہیں کہ احمدی بھاگ رہے ہیں۔ بے وقوفی کی حد ہے۔ مباہلے کا تو مَیں نے چیلنج دیا تھا۔ ہم کیسے بھاگ رہے ہیں؟ چیلنج مَیں نے دیا ہے اور بھاگ مَیں گیا ہوں؟ وہ تو سب جگہ مشتہر پڑا ہوا ہے۔ اسی چیلنج کی وجہ سے تو تم احمدیوں کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرتے رہے، شور ڈال دیا کہ انہوں نے ہمیں مباہلے کا چیلنج دے دیا ہے۔ اور پھر کہتے ہو کہ بھاگ گئے۔ قبول کر لیتے، بھاگ کیسے سکتے تھے؟ ہم تو دے چکے تھے۔ جس کی ترکش سے تیر نکل چکا ہو واپس کیسے لے سکتا ہے؟ اور پھر جب ضیاء نے بھی ہاں نہیں کی تو مَیں نے جمعہ میں اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رات رؤیا میں ایسی خبر دی ہے جس سے مَیں سمجھتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے عذاب کی چکّی ہے وہ چل پڑی ہے اور یہ شخص اگر اپنی بے عزّتی سمجھتا ہے کہ مَیں مرزا طاہر احمد کو جس کو مَیں نے عملًا ملک سے نکال باہر پھینکا ہے۔ یعنی روکنے کے باوجود نکل گیا ہے، یہ مراد ہے۔ وہ کیا چیز ہے، اس کی حیثیت کیا ہے، مَیں اس کے چیلنج کا جواب کیوں دوں۔ مَیں نے کہا اگر ان صاحب کی یہ سوچ ہے تو اس کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ آئندہ بدزبانیوں سے باز آ جائے اور احمدیت کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں ان کی سنجیدگی سے پیروی نہ کرے۔ اگر توبہ نہیں کرنی تو اتنا ہی کرے۔ یہ غالبًا چند جمعے پہلے اعلان کیا تھا کہ ایسا کر لے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ مباہلے کی زَد سے بچ جائے گا کیونکہ عملًا یہ اپنا سر خدا کے حضور خم کر دے گا کہ میری توبہ، مَیں اب ان باتوں میں مُصر نہیں ہوں، ضد نہیں کرتا۔ اب تاریخیں تو مجھے یاد نہیں رہیں مگر یہ مجھے علم ہے قطعی طور پر کہ ضیاء کی ہلاکت سے کچھ عرصہ پہلے مَیں نے یہ اعلان اسی مسجد سے کیا تھا، جمعہ میں کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس نے اپنے حالات نہیں بدلے بلکہ شرارت میں بڑھتا چلا گیا۔ اس پر پھر وہ رات آئی جس میں مجھے خدا نے وہ چکّی چلتی ہوئی بتائی اور مَیں نے پھر صبح دوسرے دن جمعہ تھا اس میں اعلان کیا کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے، یہ خبر مل گئی ہے آخری فیصلہ کُن کہ اب اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔ اب خدا کے عذاب کی چکّی سے یہ شخص بچ نہیں سکتا۔ اور اگلے جمعہ سے پہلے پہلے اس طرح یہ ہلاک ہوا ہے کہ ہمیشہ کے لئے عبرت کا نشان بن گیا ہے۔

پہلا فرعون تو ایسا تھا جس کی لاش عبرت کے لئے محفوظ کر دی گئی تھی۔ یہ اس دَور کا فرعون ایسا ہے جس کی خاک بھی نہیں بچی۔ صرف مصنوعی دانتوں سے وہ پہچانا جاتا ہے اور وہی عبرت کا نشان بن گئے ہیں ہمیشہ کے لئے۔ تو ان مولویوں کی پھر بھی آنکھیں نہیں کھلیں۔ اور یہ عجیب بات ہے، یہ ساری باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں اس لئے **مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ سال ایک بہت غیر معمولی سال ہے، پچھلا سال بھی اس لحاظ سے غیر معمولی تھا کہ پچھلے سال بھی رمضان سے پہلے میں نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مولوی کی ذلّتوں کے اب سامان شروع کرے اور ’’اَللّٰھُمَّ مَزِّقۡھُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقۡھُمۡ تَسۡحِیۡقًا‘‘ کی دعا خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اور اس رمضان میں یہ دعائیں بطور خاص توجہ اور الحاح سے کریں** اور اس کے بعد وہ واقعات رُونما ہوئے جن کے بعد مولوی کے سارے منصوبے دھرے رہ گئے۔‘‘

حضورؒ نے فرمایا:

’’... اب کی جو دعائیں ہیں اس میں یہ یاد رکھیں کہ ایک لیکھرام کو برباد کیا مگر یہ عقل والے لوگ نہیں ہیں۔ ایک فرعون تباہ ہوا لیکن پھر بھی انہوں نے عبرت نہ پکڑی۔ **تو اے خدا! اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبّر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بے حیائی سے باز نہیں آ رہے۔ پس ہمارے لئے یہ سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ان سب کو ایسا فیصلہ کُن کر دے کہ یہ صدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی پوری ناکامی اور نامرادی کی صدی بن کر ڈوبے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لے کر اُبھرے۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو اس رمضان میں مَیں چاہتا ہوں کہ آپ بطورِ خاص کریں اور رمضان کے بعد بھی ہمیشہ ان دعاؤں کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔**

لیکھرام کا مَیں نے ذکر کیا تھا۔ یہ عجیب ہے ایک اور اتفاق کہ لیکھرام بھی 1897ء میں ہی ہلاک ہو کر ایک عبرت کا نشان بنا تھا اور یہ 1997ء ہے جس میں ہم یہ بات کر رہے ہیں۔ یعنی 97ء کا تکرار ہے۔ **سو سال پہلے لیکھرام عبرت کا نشان بنا تھا اور آج سو سال کے بعد مَیں پھر لیکھراموں کی ہلاکت کے لئے آپ کو دعا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔‘‘**

حضورؒ نے مزید فرمایا:

’’... انشاءاللہ یہ رمضان ہمارے لئے غیر معمولی برکتوں کا رمضان بن کر چڑھے گا اور اس کی دعائیں انشاء اللہ اس صدی کا احمدیت کے حق میں نیک انجام ظاہر کرنے میں بہت ہی غیر معمولی خدمت سرانجام دیں گی، یعنی دعائیں یہ خدمت کریں گی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور آسمان سے جو تقدیر وہ ظاہر فرمائے گا احمدیت کے غلبے اور نصرت کی تقدیر ہو گی۔ اور جو وہ تقدیر ظاہر فرمائے گا احمدیوں کے دشمنوں کی ذلّت اور نکبت اور ہلاکت کی تقدیر ہو گی۔ پس ہم نے جو کام کرنا ہے وہ دعائیں ہیں اور خدا تعالیٰ نے جو کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دے کہ جب بھی وہ مجھے پکارتے ہیں ’’فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ‘‘ تو مَیں ان کے قریب ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی قربت کا نشان بنائیں۔ اور حقیقت میں لیکھرام کے نشان کا تعلق بھی قربتِ الٰہی کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو یہ سمجھا رہے تھے کہ تُو خدا سے دُور ہے اور مَیں قریب ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں تیری گستاخی مجھے کسی قیمت پہ برداشت نہیں ہے۔ آپ نے ایسے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ انسان لرز اٹھتا ہے۔ فرماتے ہیں مَیں یہ برداشت کر سکتا ہوں کہ میرے بچے میرے سامنے ذبح کر دیئے جائیں۔ میرے عزیز ترین اقرباء اور پیارے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر دیئے جائیں مگر محمدؐ رسول اللہ کی شان کے خلاف گستاخی مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔

آج اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رسول اللہ کے غلام کے لئے میرے دل میں وہی محبت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے۔ اور یہی میری ہمیشہ سے دعائیں رہی ہیں کہ جس طرح آپؑ نے حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے دفاع میں آپؐ پر جھوٹے الزام لگانے والوں کے مقابل پر اپنی چھاتی آگے کی تھی، خدا مجھے بھی توفیق بخشے مَیں مسیح موعود، محمدؐ رسول اللہ کے غلام کے لئے اپنی چھاتی آگے کر دوں۔ جو تیر برسنے ہیں یہاں برسیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کا گزند نہ پہنچے۔ پس اس جذبے کے ساتھ مَیں یہ تحریک کر رہا ہوں اور جیسا کہ مَیں نے آپ کو بتایا ہے **دراصل یہ قربت کے نشان کی بات ہے۔ اگر ہم اللہ کے قریب ہیں تو وہ اپنا وعدہ ہمارے حق میں ضرور پورا کرے گا۔ اگر یہ مخالف اللہ سے دُور ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو ضرور لعنت کا نشانہ بنائے گا۔** یہ ایسا یقین ہے جو یقین کے آخری مقام تک پہنچا ہوا ہے۔ حق الیقین سے مَیں یہ بات کہہ رہا ہوں۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس خطبہ جمعہ میں سو سال پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دشمن اسلام پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے بارہ میں عطا کی جانے والی اخبارِ غیبیہ کے حوالہ سے اس پیشگوئی کا پس منظر اور لیکھرام کی آپؑ کے بالمقابل تعلّیوں اور پھر خدائی پیش خبریوں کے مطابق اس کی عبرتناک ہلاکت کا قدرے تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

’’**پس ہمارا خدا وہی ہے جس نے پہلے فرعون کو ہلاک کیا اور دوسرے فرعون کو بھی ہلاک کیا۔ ہمارا خدا وہی ہے جو ہر لیکھرام سے نپٹنا جانتا ہے جس کے قہر کی چھری سے کسی لیکھرام کا اندرونہ بچ نہیں سکتا۔** پس مَیں آپ سب کو ان دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ اشتہار جو میری طرف سے، عالمگیر جماعت کی طرف سے ساری دنیا کے معاندین اور مکفّرین اور مکذّبین کو دیا گیا تھا، یہ مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں ہر الزام کے جواب میں جو انہوں نے احمدیت پر لگایا مَیں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں ’’لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ‘‘۔ تم بھی خدا کے نام پر قسم کھا کر یہ اعلان کرو کہ ہم سچے ہیں یہی احمدی ہیں، یہی ان کا عقیدہ ہے تو پھر دیکھو خدا تعالیٰ تم سے کیا سلوک کرتا ہے اور ہم سے کیا سلوک کرتا ہے۔

آج تقریبًا دس سال ہو گئے ہیں۔ 1988ء میں یہ اعلان کیا گیا تھا اور 1997ء آ گیا ہے۔ آج تو دسواں سال لگ چکا ہے غالبًا اس لحاظ سے یا بہر حال دسویں سال کا آغاز ہونے والا ہے۔ یہ اعلان ہے جسے آج کے FRIDAY THE 10TH پہ مَیں پھر دہرا دیتا ہوں، یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ مولویوں کو خوب پہنچایا گیا ہے۔ **اب جو الزام انہوں نے شائع کئے ہیں وہ اللہ کی قسم کھا کر یہ اعلان کر دیں سارے ملک میں کہ ہم مباہلہ تو نہیں کرتے لیکن لعنت ڈالتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں برباد اور رُسوا کر دے۔ اگر مولویوں میں ہمت ہے تو اس چیلنج کو قبول کریں۔ پھر دیکھیں خدا اُن سے کیا حشر کرتا ہے۔** خدا کرے کہ ان کو یہ جہالت کی ہمت نصیب ہو جائے کہ جب وہ کثرت سے جھوٹ بول رہے ہیں تو یہ جھوٹ بھی بولیں اب۔ اور خدا کی لعنت کو چیلنج کر کے پھر ان باتوں کا اعلان کریں۔ تو **مَیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رسوائی کو ظاہر و باہر کر دے گا اور حیرت انگیز عبرت کے نشان ایک نہیں بلکہ بارہا اور کئی دکھائے گا۔‘‘**

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مورخہ 10/جنوری 1997ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن 28/فروری 1997ء صفحہ 5 تا 9)

(...............جاری ہے)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: اختتامی اجلاس جلسہ سالانہ قادیان 2018ء

.....................از صفحہ 1

بیٹھے احمدی اس وقت ایک درختِ وجود کی شاخیں ہونے کا نظارہ پیش کرتے جب چند سیکنڈز کی مواصلاتی تاخیر کے باوجود قادیان سے بلند ہونے والے نعروں کا جواب قادیان اور لندن میں بیٹھے احمدی یک زبان ہو کر دیتے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر، نبی اکرم ﷺ کی ثناء، 'مرزا غلام احمد کی جَے' اور خلافتِ احمدیہ سے عشق و وفا کو جذبات و الفاظ میں سمو دیا جاتا۔ اگرچہ قادیان سے تصویر اور آواز لندن پہنچنے میں دو سیکنڈز کی تاخیر پائی جاتی تھی اس کے باوجود لندن میں موجود شاملینِ جلسہ قادیان کے حاضرین کے ساتھ ہم آواز ہو کر نعرے بلند کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس کا ایک منظر (طاہر ہال مسجد بیت الفتوح مورڈن 30؍دسمبر 2018ء)

اس نہایت مبارک اجلاس میں شمولیت اور اپنے آقا کے دیدار کو احمدی مرد و زن اور بچے نہ صرف یو کے میں موجود دور دراز جماعتوں بلکہ یورپ کے کئی ممالک سے بھی خاص طور پر حاضر تھے۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی طاہر ہال اور مسجد بیت الفتوح کمپلکس میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب جمع ہو چکے تھے۔ طاہر ہال میں زیادہ تر لوگ جلسہ کے ماحول کے پیش نظر زمین پر بیٹھے جبکہ ہال کی ایک جانب اور عقب میں کرسیاں بھی لگائی گئی تھیں۔

اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کو حاصل ہوئی۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیات 41 تا 49 کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پیش کیا۔

اس اجلاس کی تمام کارروائی کا عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی، انڈونیشن کے علاوہ تامِل اور ملیالم زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ اس کے علاوہ قادیان میں جلسہ میں شامل مہمانوں کے لئے 9 زبانوں میں بھی رواں ترجمہ کی سہولت مہیا تھی۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد 10 بج کر 37 منٹ پر مکرم سید عاشق حسین صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں کہے گئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی نعتیہ کلام

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور پھر ان کا اردو ترجمہ بھی سنایا۔ اس کے بعد محترم عمر شریف صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعتیہ کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کے چند اشعار مترنّم آواز میں پڑھے۔

اس نظم کے اختتام پر اس جلسہ سالانہ کا وہ مبارک لمحہ آیا جب 10 بج کر 53؍منٹ پر قادیان اور لندن سے بلند ہونے والے پُر جوش نعروں کے درمیان امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس بنفس نفیس اس عالمی جلسہ کے شرکاء سے خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔

ایم ٹی اے پر لندن اور قادیان سے مختلف مناظر براہ راست دکھائے جا رہے تھے جو دلوں میں ایمانی جوش اور حرارت پیدا کر رہے تھے۔ قادیان سے بلند ہونے والی آسمانی آواز آج ساری دنیا میں گونج رہی تھی اور نہ صرف آواز بلکہ قادیان کے مقدّس مقامات اور وہاں جلسہ کے شرکاء کے دلفریب نظارے بھی مومنوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور قلوب کی تسکین کے سامان کر رہے تھے۔ لندن سے ڈرون (drone) کے ذریعہ مسجد بیت الفتوح اور اس کے گرد و پیش کے ہوائی نظارے آنکھوں کو بہت بھلے محسوس ہوتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے نعروں کے اختتام پر سب سے پہلے تمام حاضرین و ناظرین کو 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کا محبت بھرا تحفہ عطا فرمایا اور پھر تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ جلسہ کے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے کلمات کو ایک اہتمام کے ساتھ دہرایا۔ یقیناً اس موقع پر دل اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے ان نظاروں کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس نے فرمایا کہ آج جلسہ سالانہ قادیان کا آخری سیشن ہو رہا ہے جس میں دنیا بھر سے اٹھارہ، انیس ہزار لوگ اس بستی میں جمع ہیں جو مسیح موعود و مہدی معہود کی بستی ہے۔ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تجدید کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپؑ نے جہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے مطابق بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے راستے دکھائے اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا پر واضح فرمایا وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور عظیم الشان مقام کے بارے میں دنیا کو بتا کر نہ صرف سعید فطرت اور غیروں کے اسلام پر حملوں سے پریشان مسلمانوں کے ایمانوں کو مضبوط کیا بلکہ ہر مخالفِ اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اعتراض کرنے والے کا منہ بند کروایا اور مخالفین اسلام کو آپؑ کے دلائل سے پُر حملوں سے فرار کا راستہ اختیار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔ آپ علیہ السلام کے عشق رسولؐ کا وہ مقام تھا جہاں تک کوئی نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی، فارسی اور اردو منظوم اور نثریہ تحریرات سے نبی اکرم ﷺ کے عشق میں مخمور چند اقتباسات و اشعار پیش فرمائے جن سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اسی عشق کی بدولت آپؑ پر بارش کی طرح انعامات و عنایات برسائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عاشق صادق اور اسلام کے احیائے نو کے لئے بھیجے گئے اس فرستادے کا مسلمان اور علمائے اسلام ساتھ دیتے لیکن نام نہاد علماء نے اپنی دلی سختی اور جہالت اور بغض کی وجہ سے آپؑ پر یہ الزام لگانا شروع کر دیا اور اب تک لگاتے چلے جا رہے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو کم کرنے والے ہیں لہٰذا کافر ہیں اور آپؑ کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جب ہم آپؑ کی عربی، فارسی اور اردو کتب، ارشادات اور منظوم کلام میں نبی اکرم ﷺ سے عشق کا برملا اظہار دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس کا ایک منظر (جلسہ گاہ قادیان دارالامان، 30؍دسمبر 2018ء)

آپؑ کا ہر ہر لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے کا ثبوت ہے اور یہی بات جب نیک فطرت علماء اور عام مسلمانوں پر ظاہر ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام کی بیعت میں آ کر حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ جاتے ہیں۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی شعر پڑھا۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ میں تو خدا تعالیٰ کے عشق کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے یہ عشق کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی کلام بھی ایسا ہے کہ عرب اسے سن کر سر دھنتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا کے مسلمان اس عاشق رسول کو پہچانیں اور مسلمان مصلحت کی وجہ سے یا علمائے سوء کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس عاشق رسول کے انکار سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ بنیں۔

حضورِ انور نے اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے متعدد اقتباسات پیش فرمائے جن میں نبی اکرم ﷺ کی صداقت، تمام انسانوں بلکہ تمام انبیاء پر آپؐ کی فضیلت، آپؐ کی اعلیٰ شان، آپؐ کے کمالاتِ روحانیہ، آپؐ کے فنا فی اللہ ہونے، آپؐ کے اللہ تعالیٰ کے کامل مظہر ہونے، آپؐ کے یکتا رسول و مطاع ہونے، آپؐ کے اپنی زندگی کے ذریعہ انسانی کمالات دکھانے اور بے مثال الٰہی نور سے فیضیاب ہونے کی بابت مدلّل، مؤثر اور عشق میں مخمور اظہار پایا جاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس میں اب علماء کو کہتا ہوں کہ اے نام نہاد علماء! سوچو اور غور کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نبی تراش کا مقام دینے سے آپؐ کی شان بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے؟ لیکن تم اس بات پر غور نہیں کرو گے کیونکہ تمہارے دنیاوی مفادات اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ہم یقین کامل سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان اور اعلیٰ مقام کا ادراک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہی عطا فرمایا ہے۔

حضورِ انور نے دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کو فرض کرے تا کہ ہم ان برکات سے فیضیاب ہوسکیں جو آپؐ کی ذات بابرکات سے سچا تعلق رکھنے سے وابستہ ہیں۔

بعد ازاں حضورِ انور نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کی رو سے درود شریف پڑھنے کی حکمت، اس کا طریق اور اس سے حاصل ہونے والی برکات کا بصیرت افروز تذکرہ فرمایا۔

حضورِ انور نے یہ دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ درود شریف پڑھنے کے بارے میں ایک جوش ہم میں پیدا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں اور ان کامیابیوں اور فتوحات کو دیکھنے اور اس کا حصہ پانے والے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور جو اس زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ مقدر کی گئی ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس کی دعا

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں مسلمان ہونے کے لئے کسی حکومت یا کسی نام نہاد عالم دین کی سند کی ضرورت نہیں یا کسی فارم پہ لکھنے سے ہم مسلمان یا غیر مسلم نہیں بن جاتے۔ ہمیں صرف اور صرف ایک سند چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔ اور وہ اسی وقت ہمیں وہ سند عطا فرمائے گا جب ہم حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے، آپؐ کی پیروی کرنے والے بنیں گے۔ ہمارے درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ کر پھر ہمیں بھی ان برکات کا حصہ دار بنائیں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور پرنور نے اپنے خطاب کے آخر میں دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کو سال 2018ء کے اختتام کو درود سے بھر دینے اور سالِ نَو کا استقبال درود وسلام سے کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اب یہ سال بھی اختتام کو پہنچ رہا ہے، بعض ملکوں میں چوبیس گھنٹے اور بعض میں دو دن اور دو راتیں باقی ہیں۔ پس ان آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود اور سلام سے کریں تا کہ ہم جلد از جلد ان برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر مخالف سے ہمیں بچائے اور ان کے شر ان پر الٹائے۔

خطاب کے بعد حضورِ انور نے گیارہ بج کر 54 منٹ پر دعا کروائی اور لندن اور قادیان کے علاوہ دنیا کے تمام خطوں میں بسنے والے احمدی مسلمان ایم ٹی اے کے بابرکت واسطہ سے اپنے امام کی معیّت میں دعا میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فیضیاب ہوئے۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قادیان میں اس وقت جلسہ میں 18 ہزار 800 سے زائد افراد موجود ہیں اور 48 ممالک کی نمائندگی ہے اور لندن کی حاضری 5 ہزار سے اوپر ہے۔ حضورِ انور نے شاملینِ جلسہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب شاملین کو اس جلسہ کی برکات سے فیض اٹھانے کی توفیق دے اور قادیان میں پاکستان سمیت مختلف ملکوں سے جو مہمان آئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو خیریت سے اپنے اپنے ملکوں میں لے کر جائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

بعد ازاں حضور انور نے ازراہِ شفقت قادیان والوں کو اپنا اگلا پروگرام پیش کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

{حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ}

قادیان سے مردانہ جلسہ گاہ سے آٹھ جبکہ زنانہ جلسہ گاہ سے ایک گروپ نے اردو، عربی اور تامل زبانوں میں نبی اکرم ﷺ کی ثناء اور خلافتِ احمدیہ سے وفاداری کے نغمات پیش کئے۔

اس دوران ایک روح پرور نظارہ اس وقت دیکھنے کو ملا جب حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی خوبصورت نعت 'بدرگاہِ ذی شان خیر الانام' کا عربی مصرعہ 'عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْكَ السَّلَامُ' پڑھا جاتا تو قادیان اور لندن ہر دو جگہوں پر موجود احمدی مل کر اس کو دہرتے اور نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کی سعادت حاصل کرتے۔

جلسہ سالانہ کی اس کارروائی کے دوران قادیان سے مقاماتِ مقدّسہ کے براہِ راست نظارے دکھائے جاتے رہے جن میں مقامِ ظہورِ قدرتِ ثانیہ، بہشتی مقبرہ، مسجد مبارک قادیان، مسجدِ اقصیٰ، دارالمسیح اور منارۃ المسیح بھی شامل ہیں۔ جبکہ جلسہ گاہ قادیان میں اور طاہر ہال لندن میں کئی میٹر بڑی LED لگوا کر جلسہ کا براہِ راست پروگرام اس پر چلایا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت مبارک موجودگی میں قادیان کی سرزمین سے ان پاکیزہ نغمات کا پڑھا جانا اور پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ ان نغمات کا ساری دنیا میں گونجنا بہت ہی دلفریب اور ایمان افروز اور روح پرور سماں تھا۔ جہاں ان لمحات میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں کے دل خدا کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز تھے اور وہ اپنے قلبی جذبات وکیفیات کو اپنے سینوں میں ضبط کے بندھنوں میں جکڑ کر رکھے ہوئے تھے وہاں کئی ایسے بھی تھے جن کی آنکھوں سے تشکّر کے آنسو بہ رہے تھے اور ان کی آنکھوں کی نمی ان کے قلبی جذبات کی عکّاسی کر رہی تھی۔ ان نغمات کے آخر پر حضور انور نے ایک دفعہ پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے محبت بھرے پیغام کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام فرمایا۔

بیت الفتوح میں جمع ہونے والے احباب کے لئے جماعت احمدیہ یوکے نے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد پانچ ہزار سے زائد افراد نے مسیح پاک علیہ السلام کے لنگر سے فیض اٹھایا اور احباب جلسہ کے کامیاب و بابرکت انعقاد پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لَوٹے۔

اللہ تعالیٰ عالمگیر خلافتِ احمدیہ کی بدولت مسلمانوں میں قائم اس عالمی وحدت کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور دنیا کے کونوں سے جلسہ سالانہ میں کسی بھی طرح شمولیت اختیار کرنے والوں نیز اس کے انتظامات میں خدمات پیش کرنے والوں کو جلسہ سالانہ کی برکات سے ہمیشہ مستفیض فرماتا چلا جائے۔ آمین

☆…☆…☆

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس کا منظر

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴾تنزانیہ (مشرقی افریقہ)﴿

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے سالانہ سپورٹس ڈے 2018ء کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: عابد محمود بھٹی صاحب۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جامعہ احمدیہ تنزانیہ کو 31/اکتوبر اور یکم نومبر 2018ء کو اپنے سالانہ سپورٹس ڈے کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

علمی پروگراموں کے علاوہ کھیل بھی جامعہ کی تدریس کا ایک حصہ ہے۔ اور ہر سال جامعہ کے طلبہ میں مسابقت کی روح پیدا کرنے، ان کی تعلیم وتربیت اور جسمانی صحت کو مدّنظر رکھتے ہوئے سالانہ ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے طلبہ کو تین گروپس امانت، شجاعت اور شفقت میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اجتماعی مقابلہ جات مثلاً فٹ بال، رسہ کشی، والی بال اور ٹیبل ٹینس کے ابتدائی مقابلہ جات دوران سال منعقد کروائے گئے تھے۔ نیز بعض انفرادی مقابلہ جات مثلاً دوڑ سو میٹر اور دوڑ 1400 میٹر اور فراگ ریس سپورٹس ڈے سے قبل ہی کروا لئے گئے تھے۔

سپورٹس ڈے کا آغاز 31/اکتوبر کو صبح سات بج کر تیس منٹ پر گراؤنڈ میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے سینئر ترین سٹاف ممبر مکرم شمعون جمعہ صاحب معلم سلسلہ نے کھیل کی افادیت و اہمیت پر اظہار خیال کیا۔ تقریب کا اختتام دعا سے ہوا۔ اس کے بعد کھیلوں کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کی تاریخ میں پہلی بار سالانہ ورزشی مقابلہ جات میں روک دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔ یہ امسال ہونے والا ایک بڑا ایونٹ تھا۔ نماز عصر کے بعد طلبہ، اساتذہ جامعہ احمدیہ اور دیگر احباب نے بھی اس دلچسپ و دلفریب روک دوڑ مقابلے کا نظارہ کیا۔ تمام شاملین اور حاضرین اس مقابلہ سے بہت لطف اندوز ہوئے۔

سالانہ کھیلوں میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

رزلٹ اجتماعی مقابلہ جات

نمبر شمار	فائنل مقابلہ	فاتح گروپ
1	والی بال	شجاعت
2	رسہ کشی	امانت
3	ٹیبل ٹینس	امانت
4	فٹبال	شجاعت

مقابلہ جات سٹاف ممبران

نمبر شمار	مقابلہ	اوّل پوزیشن
1	ہاتھوں سے بوتل میں پانی بھرنا	مکرم عبد اللہ رونڈو صاحب
2	میوزیکل چیئر	مکرم حافظ محمود احمد طاہر صاحب

رزلٹ انفرادی مقابلہ جات

نمبر شمار	مقابلہ	اوّل پوزیشن
1	پنجہ آزمائی	عزیزم شعبان رشید
2	دوڑ سو میٹر	عزیزم ذخیر سعید
3	دوڑ سولہ سو میٹر	عزیزم محمد مصطفیٰ
4	نشانہ بازی	عزیزم محمد نیا ماوی
5	ثابت قدمی	عزیزم ادریس جمعہ
6	لانگ جمپ	عزیزم محمد نیا ماوی
7	دوڑ تین ٹانگ	عزیزم رجب ابراہیم اور محمد مصطفیٰ
8	روک دوڑ	عزیزم شعیب عیسیٰ
9	فراگ ریس	عزیزم حمزہ حسن

انفرادی مقابلہ جات حفظ کلاس

نمبر شمار	مقابلہ	اوّل پوزیشن
1	دوڑ سو میٹر	عزیزم عبد الرحمان رونڈو
2	لانگ جمپ	عزیزم سلیمان لوسیزہ
3	ثابت قدمی	عزیزم عبد الرحمان رونڈو
4	دوڑ تین ٹانگ	عزیزم شداد سعید اور علی حاجی

حسب روایت سپورٹس ڈے کا اختتام اساتذہ کی میوزیکل چیئر کے مقابلہ پر ہوا۔ ایک پر لطف مقابلہ کے بعد مکرم حافظ محمود احمد طاہر صاحب اس مقابلہ کے فاتح قرار پائے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد اساتذہ وطلبہ کے لئے عشائیہ کا اہتمام تھا۔ اس پروگرام کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

☆...☆...☆

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کی سالانہ کھیلوں کے دوران مقابلہ والی بال

بقیہ: اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء ....از صفحہ 20

نور کو بجھا دیں وہ تیری ہتک کرنی چاہیں گے مگر مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

پس تمام مخالفتوں کے باوجود جو اپنوں اور غیروں یعنی مسلمان علماء اور ان کے زیر اثر مسلمان حکومتوں اور لوگوں کی طرف سے ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور اسی طرح غیر مذاہب کی طرف سے بھی یا غیر طاقتوں کی طرف سے بھی، اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنے نور کو دنیا میں پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔ لاکھوں لوگ ہر سال ان تمام مخالفتوں کے باوجود اور علماء کے مکروں اور حیلوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور ان کی شمولیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ ہر سننے والے کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ صرف اس سال کے بعض واقعات میں اس وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

غانا سے ہمارے ایک مبلغ بلال صاحب لکھتے ہیں کہ اَپر ایسٹ ریجن کے ایک گاؤں زوگا (Zoga) میں ہمارے تین لوکل معلمین تبلیغ کے لئے گئے اور جس گھر میں ان کی رہائش کا بندوبست ہوا وہاں ایک غیر مسلم عمر رسیدہ عورت آوینی اڈورزیلے (Awini Adorzele) رہتی ہیں۔ وہ ان معلمین کے آنے پر بہت خوش ہوئی۔ اس عورت نے بتایا کہ میں نے سات سال پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ تین آدمی جو دینی علم سکھانے کے لئے آئے ہیں میرے گھر آئے ہیں اور میں انہیں پانی پلاتی ہوں اور یہ معلم پھر گاؤں کے بچوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور ان کو مذہبی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو نماز پڑھاتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہتی ہیں کہ یہ تمام واقعات عین اسی طرح پیش آئے جس طرح مَیں نے سات سال پہلے دیکھا تھا۔ ان معلمین نے اسی طرح گاؤں کے بچوں کو اکٹھا کیا۔ ان کو اسلامی تعلیمات دیں۔ نمازوں کی امامت کروائی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر اس گاؤں سے اس عورت اور اس کے خاندان سمیت 92 افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے عرصہ میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آ گیا۔ اب کیا یہ کسی انسان کا کام ہے کہ سات سال پہلے افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک عورت کو جو مسلمان بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ خواب دکھاتا ہے اور پھر سات سال کے بعد وہ خواب اسی طرح پوری ہو جاتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس گاؤں کے 92 افراد کے دل میں ڈالتا ہے کہ تمہارے پر جو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اسے قبول کرو اور وہ قبول کر لیتے ہیں۔

پھر بینن کے ریجن لوکاسا کے معلم دیسی صاحب کہتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے تو وہاں بعض مسلمانوں نے ہمیں گالیاں دینی شروع کر دیں اور نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی غلط الفاظ استعمال کرتے رہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ یہی کہتے ہیں ناں کہ گالیاں دیتے ہیں دکاندار ہے، بے دین ہے، کافر ہے۔ بہرحال یہ لوگ اسی طرح گالیاں دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم وہاں سے واپس آ گئے اور گاؤں سے نکل کر راستے میں نماز ادا کی اور دعا کی کہ اے اللہ آج ہم تیرے مسیح کا پیغام پہنچانے کے لئے نکلے ہیں ہمیں ناکام مت لوٹانا چنانچہ کہتے ہیں جونہی ہم نے نماز ختم کی ہم نے دیکھا ایک شخص ہمارے انتظار میں کھڑا تھا۔ ہم نے اپنا تعارف کرایا تو کہنے لگا کہ ساتھ ہی میرا گاؤں ہے۔ کیا آپ میرے گاؤں چل سکتے ہیں؟ ہم اس شخص کے گاؤں پہنچے تو اس نے گاؤں کے کافی افراد کو جمع کر لیا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ یہ معلم صاحب کہتے ہیں کہ اس تبلیغ کے نتیجہ میں اس دن 65 افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور یوں اس گاؤں میں پودا لگ گیا۔ اب جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ گالیاں ہی دیتے ہیں لیکن کیا ان گالیوں سے اللہ تعالیٰ کا نور ختم ہو سکتا ہے۔ کبھی نہیں۔ ایک جگہ سے گالیاں پڑیں تو دوسری جگہ جہاں ان احمدی لوگوں اور معلم کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہاں کا ایک شخص خود آ جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اسے بھیجتا ہے کہ تم لوگوں کی فطرت سعید ہے جاؤ میرے مسیح کے پیغام پہنچانے والے آئے ہوئے ہیں انہیں اپنے گاؤں میں لاؤ اور اس پیغام کو قبول کرو اور سنو اور قبول کرو۔

پھر ایک مثال ہے اللہ تعالیٰ کس طرح تبلیغ کرنے والوں کی مایوسی کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے پھل عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے برکینا فاسو کے ریجن بوبو کے معلم سیندے صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک گاؤں میں کافی تبلیغ کی مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ جاتے ہوئے میں نے چند لوگوں کو کہا کہ آپ جب شہر آئیں تو میرے گھر

'ربوہ ٹائمز' کا جماعت سے تعلق نہیں ہے

مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن اعلان کرواتے ہیں:

احباب کرام مطلع رہیں کہ ڈیجیٹل میڈیا پبلیکیشن 'ربوہ ٹائمز' (Rabwah Times) کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں ہے۔ براہِ کرم اس کی طرف سے جاری ہونے والی کسی بھی خبر، آرٹیکل، تبصرہ یا رائے کو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے متصور نہ کیا جاوے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ضرور آنا۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ان میں سے ایک آدمی الحسن ہمارے گھر آئے تو مَیں نے اسے ایم ٹی اے لگا دیا اور تھوڑی ہی دیر بعد جب ایم ٹی اے پر میرا خطبہ یا کوئی پروگرام آرہا تھا مجھے اس میں دیکھا تو کہنے لگا اس شخص کو تو میں نے پہلے خواب میں دیکھا ہے۔ چنانچہ وہ اسی وقت بغیر کسی دلیل کے احمدیت میں داخل ہو گیا اور واپس اپنے گاؤں جا کر گاؤں والوں کو بتایا اور گاؤں کے کافی لوگوں نے اس بات پر احمدیت کو قبول کیا اور خدا کے فضل سے وہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہوچکی ہے۔

پھر آصف صاحب مبلغ سلسلہ لائبیریا کہتے ہیں کہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک گاؤں ماموبو میں احمدیت کے نفوذ کی کئی بار کوشش کی گئی لیکن وہاں کے مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ کوششیں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ ہر دفعہ جب جاتے تھے تو مولوی جیسی ان کی عادت ہے۔ ٹولہ بن کے اور گالیاں دیتے ہوئے آ جاتے تھے۔ کہتے ہیں کچھ عرصہ قبل اس گاؤں کے ایک فرد محمد الفرید ثانی سے ملاقات ہوئی یہ گورنمنٹ ٹیچر ہیں اور دمشق سے تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں اور اس گاؤں میں اپنی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کو جماعت احمدیہ کے بارے میں تفصیلاً آگاہی دی گئی۔ بتایا گیا اور نظام جماعت اور عقائد کے بارے میں سمجھایا گیا۔ موصوف نے جماعتی پروگرامز اجتماعات اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو احمدیت کی طرف مائل کیا۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں خود ہی احمدیت کا پیغام پہنچایا اور تبلیغ شروع کر دی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی جس کے نتیجہ میں وہاں 50 افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی اور یہاں بھی نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ عام طور پر جو لوگ عرب ملکوں سے پڑھ کر آتے ہیں انہیں اپنی عربی دانی اور علم پر بڑا زعم ہوتا ہے کہ ہم دین کا علم سیکھ کے آئے ہیں۔ اور بہت کم ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سعید فطرت بنایا ہے اور جو بات سنتے بھی ہیں۔ لیکن ان کی بھی کوئی ادا اللہ تعالیٰ کو پسند آئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

پھر خواب کے ذریعہ سے ہی قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مبلغ گھانا بلال صاحب کہتے ہیں کہ گھانا کے اَپر ایسٹ ریجن کے ایک گاؤں میں ہم تبلیغ کے لئے گئے وہاں ہم کسی آدمی کو نہیں جانتے تھے اور نہ ہی اس گاؤں میں کوئی مسلمان تھا۔ ہم نے ایک آدمی جس کا نام امبا تھا اس سے چیف کے گھر کا پتہ پوچھا۔ وہ ہمیں اس طرح ملا گویا کہ ہمارا انتظار کر رہا ہو۔ وہ آدمی مسلمان بھی نہیں ہے لیکن مسلمانوں کا انتظار کر رہا تھا اور ساتھ ہی چیف کے پاس لے گیا۔ ہم نے چیف سے اس گاؤں میں تین دن رہنے اور تبلیغ کرنے کی اجازت مانگی جو اس نے بخوشی دے دی۔ اس پر امبا نے ہمارے رہنے کا بھی انتظام کر دیا اور کہتے ہیں اگلے دو دن تو موسلا دھار بارش ہوتی رہی اور ہم کوئی پروگرام نہ کر سکے، تبلیغ نہ کر سکے۔ اور دو دن کے بعد جب تبلیغ کی تو تبلیغ کے بعد امبا صاحب نے کہا کہ وہ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور بیعت کر لی۔ پھر انہوں نے ہمیں اپنے کچھ خواب سنائے۔ انہوں نے بتایا کہ 1999ء میں خواب میں دیکھا کہ وہ مسلمانوں کے بہت بڑے اجتماع میں ہیں اور مسلمان علماء کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے ہیں اور امبا نے اپنا ہاتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر رکھا ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں اور وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں۔ تو کہتے ہیں میں نے ان کو کہا خوابوں کی تعبیر یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہو چکی ہے اور ان کی بیعت کی طرف اشارہ ہے اور ان کے ماننے سے ہی صحیح اسلام پر قائم ہو سکتے ہو۔ پھر یہ بھی اسے بتایا کہ گھانا میں ہر سال ایک بہت بڑا جلسہ ہوتا ہے، مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے، جلسہ سالانہ۔ اس پر امبا صاحب بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میں کچھ عرصہ سے کافی پریشان تھا۔ لیکن جب آپ لوگوں کو گاؤں میں دیکھا تو مجھے پتہ چل گیا کہ اب میری ساری خوابیں پوری ہو جائیں گی۔ اس کے بعد گاؤں کے چیف کے پاس گئے۔ اس نے بھی اسلام قبول کرلیا اور کہنے لگا کہ جب آپ لوگوں کے آنے سے اللہ تعالیٰ نے رحمت کی بارش برسائی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کا پیغام سچا ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاؤں میں 18 افراد نے بیعت کی۔ اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا اور ان کی تربیت بھی اب ہو رہی ہے۔

پھر خواب کے ذریعہ سے ہی قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مالی سے جو افریقہ کا ایک اور ملک ہے وہاں سکاسو ریجن کے مبلغ بلال صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک نوجوان ہمارے مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ میرا بھائی گزشتہ دو سال سے احمدی ہے اور اس نے گھر میں امام مہدی علیہ السلام کی تصویر بھی لگائی ہوئی ہے اور میں آپ لوگوں کا ریڈیو بھی سنتا ہوں اور مجھے اس کے پروگرام اچھے بھی لگتے ہیں۔ یہ پہلے بھی مسلمان تھے۔ میں آپ لوگوں کو حق پر سمجھتا ہوں۔ مخالفت مجھے کوئی نہیں۔ میں آپ لوگوں کو بالکل صحیح سمجھتا ہوں لیکن اس کے باوجود مجھے بیعت کرنے کا کبھی خیال نہیں آیا۔ کہتے ہیں کل رات میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں خلفاء کے ساتھ ایک وسیع و عریض مسجد میں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو وضو کرنے کا کہا اور جب سب لوگ وضو کر کے آ گئے تو ایک انتہائی خوبصورت بزرگ مسجد میں داخل ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہی امام مہدی ہیں اور سب کو ان کی بیعت کرنی چاہئے اور یہ وہی بزرگ تھے جن کی تصویر میرے بھائی نے گھر میں لگائی ہوئی ہے۔ اس خواب کے بعد مجھے سمجھ آ گیا کہ بیعت کرنی بھی ضروری ہے اس لئے میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

پھر افریقہ کا ایک اور ملک گنی بساؤ ہے یہاں کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ کیتو جماعت کے ایک ممبر حسین جالو صاحب نے بیان کیا کہ جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو گھر آ کر اپنی اہلیہ کو بتایا کہ میں نے احمدیت قبول کی ہے اور میں تمہیں بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جس امام مہدی کے آنے کی پیشگوئی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ آ گئے ہیں اور آج میں نے بیعت کر کے ان کو قبول کرلیا ہے اور میں تمہیں بھی بیعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس پر ان کی اہلیہ نے سخت مخالفت کی اور کہا کہ احمدی کافر ہیں۔ مولویوں نے تو سب کو یہی بتایا ہوا ہے۔ یہ صرف پاکستان یا ہندوستان یا عرب ممالک کی بات نہیں ہے افریقہ کے ہر ملک میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں احمدیوں کے پیچھے غیر احمدی مولوی پہنچتے ہیں، بعض پاکستان کے مولوی بھی یا عرب ممالک کے اور یہی کہتے ہیں کہ احمدی کافر ہیں۔ اس نے کہا کہ احمدی کافر ہیں یا تو احمدیت چھوڑ دو یا مجھے چھوڑ دو۔ بہرحال انہوں نے کہا احمدیت تو میں نے نہیں چھوڑنی اور ان کی بیوی ان کو چھوڑ کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ جالو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کے لئے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ جس طرح تُو نے مجھے صراط مستقیم پر آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے میری بیوی کو بھی صراط مستقیم پر آنے کی توفیق عطا فرما اور کہتے ہیں میں مسلسل پانچ سال تک یہ دعا کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے دربار سے مایوس نہیں ہوا۔ یہ ان کی ثابت قدمی ہے۔ پانچ سال بعد کہتے ہیں کہ میری بیوی نے فون کیا اور کہا کہ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں۔ جالو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ یہ تبدیلی کیسی آ گئی تم میں۔ اس پر بیوی نے بتایا کہ آج رات کو میں نے خواب دیکھا ہے اور مجھے احساس ہوا کہ میں غلط تھی اور آپ درست تھے۔ بیوی نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دریا کے دوسرے کنارے پر ایک خوبصورت جگہ ہے جہاں سے نور کی روشنی طلوع ہو رہی ہے اور کثرت سے لوگ دریا عبور کر کے اس طرف جا رہے ہیں اور میرا بھی دل چاہا کہ میں بھی اس خوبصورت جگہ پر جاؤں۔ جب میں دریا کے قریب گئی تو ایک شخص کنارے پر کھڑا تھا اور اس نے مجھے روکا اور کہا کہ وہ جگہ تو صرف احمدی احباب کے لئے ہے جنہوں نے امام مہدی کو قبول کیا ہے۔ جس پر میں نے جواب دیا کہ میرا خاوند تو احمدی ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ خاوند کے احمدی ہونے کی وجہ سے تم وہاں نہیں جا سکتی اور ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ جب میری آنکھ کھلی تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور مجھے یقین ہو گیا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے اور میں نے احمدیت کو قبول کرلیا۔ پس ایک تو یہ کہ دین کی خاطر بیوی کو چھوڑنا گوارا کرلیا لیکن دین کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا۔ لیکن پھر یہی نہیں کہ چھوڑ دیا اور معاملہ ختم ہو گیا۔ پھر ایک ہمدردی تھی بیوی کے لئے، انسانیت کے لئے۔ مستقل مزاجی سے دعا کرتے رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ پانچ سال تک دعا کرتے رہے اور پانچ سال کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے جب ان کے صبر کو اچھی طرح آزما لیا ایمان کو بھی آزما لیا تو پانچ سال کے بعد وہ دعا بھی قبول ہو گئی اور ایک نشان بھی ظاہر ہوا اور پھر یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور بھی نظر آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس نور کو تم بجھا نہیں سکتے وہ نور تو ہر جگہ روشن ہے اور کوئی اس کو بجھا نہیں سکتا۔

اسی طرح ایک جگہ اپنی تبلیغی کاوشوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ گھانا کے ناردرن ریجن کے شہر ییندی سے قریباً بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں پنجامبا ہے۔ یہاں ہماری ٹیم نے چار دن تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاؤں کے چیف اور امام سمیت 554 احباب نے احمدیت قبول کی۔ اس گاؤں کے ایک دوست حسین صاحب نے تبلیغ سننے کے بعد کہا کہ میں نے کچھ عرصہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ بعض لوگ مجھے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ اسی دوران اچانک بعض لوگ آئے اور مجھے ان سے چھڑا کر ایک ایسے راستے پر ڈال دیا جو بہت خوبصورت تھا اور جنت کی طرف لے جاتا تھا۔ یہ دوست کہنے لگے کہ آج آپ کی تبلیغ سننے اور مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کا پیغام سننے کے بعد مجھے اپنی اس خواب کی حقیقت سمجھ آ گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی اور جتنے دن تبلیغی ٹیم اس گاؤں میں رہی یہ ہر کام میں بڑھ بڑھ کر بھرپور تعاون کرتے رہے اور جب ہماری ٹیم اگلے گاؤں تبلیغ کے لئے چلی گئی تو وہاں بھی آ کر ملتے رہے اور مسلسل اخلاص کا اظہار کرتے رہے۔

(.....................جاری ہے)

جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے اختتامی اجلاس کا ایک منظر

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

سکھوں کے گردوارہ میں جمعہ کی نماز

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2 نومبر 2012ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے اپنی زندگی کا ایک یادگاری واقعہ بیان کیا ہے جس سے علم ہوتا ہے کہ ایک صدی قبل بھی قادیان اور اس کے نواحی علاقوں میں بلاتخصیص مذہب، باہمی احترام پر مبنی، بہت پُرامن ماحول قائم تھا۔ لوگ اچھی باتوں کو سنتے تھے اور ان کی قدر کرتے تھے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ 25-1924ء میں مَیں اور میرا چھوٹا بھائی عبدالعزیز مرحوم اپنے گاؤں بھامبڑی کے پرائمری سکول میں پڑھا کرتے تھے جو سکھوں کے حلقہ میں تھا۔ ہماری اور سکھوں کی برادری ایک ہی تھی۔ بڑا پُرامن زمانہ تھا۔ باہمی مراسم بہت اچھے تھے۔ گاؤں کے نصف حصہ میں مسلمان بستے تھے اور دوسرے نصف میں سکھوں کی آبادی تھی۔ مسلمان اکثر اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ گاؤں میں صرف ہمارا گھر ہی احمدی تھا۔ ہمارا گاؤں قادیان سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارے والد صاحب ہر جمعہ قادیان پڑھا کرتے تھے۔ کسی مجبوری کی وجہ سے اگر نہ جاسکتے تو ہم دونوں بھائیوں کو ساتھ لے کر گاؤں کی مسجد میں جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ گاؤں میں تین مساجد تھیں۔ اہلحدیث سارے ایک مسجد میں جمعہ ادا کرتے تھے۔ ہمارے حلقہ کی جو مسجد خالی ہوتی تھی، ہم وہاں جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ جب ہمارے والد صاحب جمعہ کے لئے قادیان نہ جاسکے اور ہمیں مدرسہ سے ساتھ لے کر گھر آرہے تھے۔ راستہ میں سکھوں کا گردوارہ پڑتا تھا۔ جب ہم گردوارہ کے پاس سے گزر رہے تھے تو وہاں پر ہماری برادری کے سکھ سردار ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہمارے والد چوہدری عبدالکریم صاحب کو دیکھ کر کہنے لگے میاں صاحب لڑکوں کو کہاں لے جارہے ہیں؟ والد صاحب نے کہا کہ آج میں جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان نہیں جاسکا، اب ہم اپنی مسجد جاکر جمعہ کی نماز ادا کریں گے۔ سکھوں نے کہا کہ آج ہمارے گردوارہ کو رونق بخشیں اور اس میں عبادت کرلیں۔ والد صاحب نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہم نے ہاتھ منہ دھوکر نماز کے لئے تیاری کی۔ میرے چھوٹے بھائی عبدالعزیز نے اونچی سریلی آواز میں اذان کہی۔ سکھ دوست بھی ہماری عبادت کا طریق دیکھنے کے لئے ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ ہال کے ایک کونہ میں گرنتھ بھی رکھا ہوا تھا۔

والد صاحب نے دنیا کی بے ثباتی پر پندرہ بیس منٹ پنجابی زبان میں خطبہ دیا کہ اصل زندگی موت کے بعد شروع ہوتی ہے اور اگلے جہان کی کیفیت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ سب سے عقلمند وہ آدمی ہے جو اگلے جہان کے لئے تیاری کرتا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے۔ اک نہ اک دن ہم سب نے خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔

سکھ صاحبان خوش تھے کہ ہم نے اُن کے گردوارہ میں عبادت کی ہے اور خطبہ کی بھی تعریف کی کہ بہت اچھی نصائح کی ہیں۔

...❀...❀...❀...

ہومیوڈاکٹر محترمہ امۃالنصیر صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 نومبر 2012ء میں مکرم جمیل احمد انور صاحب مربی سلسلہ اپنی والدہ محترمہ ڈاکٹر امۃالنصیر صاحبہ (بنت مکرم محمد اسحاق ارشد صاحب آف احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ) کا ذکرخیر کرتے ہیں جنہوں نے 29 جنوری 2012ء کو وفات پائی۔

محترمہ امۃالنصیر صاحبہ 23 نومبر 1951ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کُل آٹھ بہنیں اور ایک بھائی تھے۔ بچپن سے ہی آپ کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ریاضی میں ایم ایس سی کی۔ اس کے بعد ملازمت کا ارادہ کیا تو آپ کے والد صاحب نے کہا کہ مَیں نے تم لوگوں کو نوکریاں کرنے کے لئے نہیں پڑھایا، جاکر دین کی خدمت کرو یا بِلا معاوضہ تدریس کرلو۔ چنانچہ آپ نے لجنہ ہال ربوہ میں اعزازی خدمت بجالانا شروع کردی۔ 1978ء میں آپ کی شادی اپنے خالہ زاد مکرم اطہر احمد نظام صاحب سے ہوئی۔ شادی کے بعد بعض مشکل اور نامساعد حالات میں بھی آپ نے بڑے صبر اور شکر سے گزارہ کیا اور اپنے خاوند کی معین ومددگار بنی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ چھوٹے بیٹے مکرم حافظ عطاء الغالب صاحب فِن لینڈ میں نیشنل سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت بجالارہے تھے۔

مرحومہ میں خدمت دین اور خدمت انسانیت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بیماروں کی خدمت کے لئے آدھی رات کو بھی اُٹھ جاتیں۔ آپ کا حلقہ احباب زیادہ تر غریب، تنگدست اور پریشان حال لوگوں پر ہی مشتمل ہوا کرتا تھا۔ اُن کی غمگساری اور خدمت کرنے کو کارِثواب جانتیں اور دردِدل سے اُن کیلئے دُعائیں کرتیں۔

شادی کے بعد لاہور میں تدریس کے شعبہ سے منسلک رہیں اور ساتھ ساتھ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہیں۔ لاہور کے قریب قصبہ کوٹ عبدالمالک میں تقریباً گیارہ سال رہیں۔ وہاں پر قریباً دس سال صدر لجنہ رہیں اور اتنی محنت سے یہ خدمت بجالائیں کہ یہ مجلس دس سال پاکستان کی دیہی مجالس میں اوّل آتی رہی۔

مضمون نگار 1997ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو ایک سال بعد آپ کے گھر والے بھی ربوہ شفٹ ہوگئے۔ یہاں پر مرحومہ نے نصرت جہاں اکیڈمی میں تدریس شروع کی اور بعد میں طاہر ہومیو ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ڈاکٹر بن کر خدمت کرنے کی خواہش بچپن سے ہی آپ کے دل میں تھی۔ اسی شوق کے پیش نظر اپنی بیٹی کو ڈاکٹر بنایا۔ خود بھی 1991ء میں DHMS کیا اور کوٹ عبدالمالک میں اپنا کلینک بھی بنایا۔ ربوہ میں بھی طاہر ہومیو ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں خدمت کے بعد اپنا کلینک بھی بنایا جہاں نہایت معمولی قیمت پر ادویات تجویز کرتیں۔ بلکہ غریب مریضوں کی اپنی گرہ سے مدد بھی کرتیں۔ دستِ شفا عطا ہونے کے لئے خود بھی دعا کرتیں اور دوسروں کو بھی دعا کے لئے کہتیں۔

چندہ جات میں بہت باقاعدہ اور اوّل وقت میں ادا کرنے والی تھیں۔ ایک ڈبہ رکھا ہوا تھا۔ کلینک یا کہیں سے بھی کوئی آمدن ہوتی تو اُس کا دسواں حصہ وہ ڈبہ میں ڈالتی جاتیں۔ اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت کا تمام چندہ اور حصہ جائیداد تک ادا کردیا۔ وقف جدید اور تحریک جدید اور ذیلی تنظیموں کے چندہ جات سال شروع ہوتے ہی خود دے کر آتیں۔ دیگر مالی تحریکات میں بھی حصہ لیتی رہتیں۔ صدقات دینے کے علاوہ غریب بچیوں اور غریب لڑکوں کی شادی کے مواقع پر بھی حتی الوسع اُن کی مالی معاونت کرتیں۔ کوٹ عبدالمالک کی مقامی مسجد میں عورتوں کے لئے ہال کی تعمیر شروع ہوئی تو اپنے کمزور مالی حالات کے باوجود آپ نے بیس ہزار روپے پیش کئے۔ اپنے مرحومین کی طرف سے بھی اکثر چندہ جات کی ادائیگی کرتیں۔ اپنی آخری بیماری میں مضمون نگار کو بھی یہی نصیحت کی کہ مرحومین کی طرف سے چندہ جات کی ادائیگی کا کام جاری رکھنا۔

مرحومہ کو اپنے بچوں کی روحانی ترقی کی طرف ہروقت توجہ رہتی تھی۔ نمازوں کی ادائیگی، چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت کا پوچھتیں۔ آپ سب بہنوں کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ آپ جہاں بھی رہیں، خواتین کو قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھاتی رہیں۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ گھر میں خطبہ جمعہ پوری خاموشی اور احترام سے سنا جاتا۔ حضور انور کی ہر تحریک اور ہر حکم پر صف اول میں شامل ہوکر اطاعت کرتیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر اس بات کا خصوصیت سے اہتمام ہوتا کہ حضور کے ارشادات کی خلاف ورزی نہ ہو اور کہیں کسی شادی پر ایسا ہوتے دیکھتیں تو سختی سے روکتیں۔

...❀...❀...❀...

مکرم سعید احمد طاہر صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16 نومبر 2012ء میں مکرم کلیم احمد طاہر صاحب نے اپنے ایک مضمون میں مکرم سعید احمد طاہر صاحب (شہید لاہور) کا ذکرخیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ مَیں سعید سے 1995ء میں متعارف ہوا جب میری تقرری تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ ایک روز بہت ہی سادہ مگر پُرخلوص نوجوان مسجد میں آیا اور بتایا کہ وہ لاہور میں کام سیکھ رہا ہے۔ بعد میں سعید کے ساتھ رشتہ داری بھی ہوگئی۔ میرا مشاہدہ تھا کہ سعید بے شمار خوبیوں کا مالک تھا۔ جب بھی تخت ہزارہ آتا تو ہر دینی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور دوسروں کو بھی تحریک کرتا۔ اس کی ڈائریوں میں کئی جگہ یہ دعا ملتی ہے کہ کہ خداتعالیٰ مجھے شہادت کی موت دینا۔ باجماعت نماز کا عادی تھا۔ اگر کسی وجہ سے مسجد نہ جاسکتا تو گھر میں باجماعت ادا کرتا، فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کے التزام کی بھی پوری کوشش کرتا۔ ورکشاپ میں بھی قرآن کریم رکھا ہوا تھا۔ اپنی اہلیہ کو بھی نماز اور قرآن پڑھنے میں باقاعدگی اختیار کرنے اور دکھی لوگوں کا خیال رکھنے کی نصیحت کرتا۔ سعید کی بہن بیان کرتی ہیں کہ میں حیران ہوتی تھی کہ بھائی کو کتنی بھی مصروفیت ہوتی، کتنے بھی تھکے ہوئے ہوتے، اتنے انہماک سے نماز پڑھتے کہ نہ ان کو کسی کی باتوں کی پرواہ ہوتی، نہ بچوں کا شور ڈسٹرب کرتا۔

شہید مرحوم کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ تخت ہزارہ میں ہائی سکول نہ تھا اس لئے سعید میٹرک کا امتحان دینے کے لئے اپنے چچا کے پاس لاہور آگئے مگر وہاں مناسب رویّہ نہ دیکھ کر اُن کے گھر کو خیرباد کہہ دیا اور اپنے پھوپھی زاد بھائی کی فیکٹری میں کام شروع کردیا۔ ٹھکانہ نہ ہونے کی وجہ سے دو تین راتیں فٹ پاتھ پر گزاریں۔ جب اُن کے پھوپھی زاد بھائی کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اپنی فیکٹری میں ہی رہائش دے دی۔ بعد میں سعید نے اپنی ورکشاپ کھول لی۔ ہماری شادی 2004ء میں ہوئی تھی۔ مَیں نے بہت قریب سے دیکھا کہ وہ بہت ہمدرد، نیک دل، جماعت سے اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے تھے۔ جماعت کی طرف سے کوئی بھی تحریک ہوتی یا حلقہ کا کوئی پروگرام ہوتا تو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، مرکز سے کوئی مہمان آجاتا تو اس کی خدمت کی خاطر اپنے کام سے چھٹی کرلیتے۔ کئی بار قائد صاحب کا آدھی رات کو فون آجاتا کہ کسی مریض کو بلڈ کی ضرورت ہے تو اپنی نیند چھوڑ کر فوراً چل پڑتے۔ مَیں نے کئی بار کہا کہ آپ اتنا بلڈ دیتے ہیں بیمار نہ ہوجائیں تو وہ فوراً کہتے کہ اگر میرے چند قطرے خون دینے سے کوئی جان بچ جائے تو اس سے بڑھ کر کیا بات ہوگی اور یہ کہ بندہ خون دینے سے کمزور نہیں ہوتا۔

اہلیہ مزید بتاتی ہیں کہ سعید کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اکثر مربیان سے بھی اختلافی مسائل کے بارہ میں گفتگو کرتے رہتے۔ اکثر ایم ٹی اے دیکھتے اور کئی پروگرام ریکارڈ کرکے اپنی ورکشاپ پر جاکر دوستوں کو سنواتے۔ اپنے والدین کے بہت ہی فرمانبردار تھے اور اُن کی کوئی بات ٹالتے نہیں تھے اور صرف جی ہاں کہتے تھے۔ اپنی اکلوتی بہن کے بہت نخرے اٹھایا کرتے تھے، اُس کی شادی پر اپنے حالات کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ کرسکے، بعد میں اللہ تعالیٰ نے کشائش عطا کی تو بہن کو تحفے دینے کے بہانے ڈھونڈتے۔ والدین میں سے کوئی بیمار ہوجاتا تو فوراً ان کو ہسپتال لے جاتے اور کوشش کرکے کسی بہت اچھے ڈاکٹر کو دکھاتے اور ان کو دوائی خود وقت پر اپنے ہاتھوں سے دیتے۔ اسی طرح اپنی ایک تایا زاد بہن کے ہاں اکثر آنا جانا رہتا تھا۔ ایک بار سعید کو معلوم ہوا کہ وہ ہاتھ سے کپڑے دھوتی ہیں اور بہت تھک جاتی ہیں تو سعید نے ان کو ایک معقول رقم دی کہ آپ اپنے لئے واشنگ مشین خریدیں اور پھر دیکھا کہ ان کے گھر ٹی وی نہیں ہے تو ان کو ٹی وی خرید ...باقی صفحہ 12 پر...

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ مئی و جون 2012ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

مذہب کے نام پر جو زمانے میں جنگ ہے
ہر ایک نیک روح بہت اس سے تنگ ہے
کیوں ہیں خدا کے نام پہ خونخوار اس قدر
اِک دوسرے کی شکل سے بے زار اس قدر
حالانکہ انبیاء تو محبت ہیں پیار ہیں
منزل ہے ایک ، راستے گرچہ ہزار ہیں
سب میں خدائے پاک کا رنگِ ظہور تھا
شمعیں جُدا جُدا سہی ، پر ایک نُور تھا
تھی رُوح ایک ، جسم مگر بے شمار تھے
سب ہی خدائے پاک پہ دل سے نثار تھے
یونہی تھے سب رسول و نبی عاشقِ خدا
خلقِ خدا کے واسطے ہر آن تھے فِدا
سو اُن کے عاشقوں کو یہی طرز ہے روا
خوشبو خلوص و امن کی پھیلائیں جا بجا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

January 11, 2019 – January 17, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday January 11, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
01:25	Baitus Salaam Mosque: Rec. June 09, 2015.
02:15	Al-Andalus
02:40	Spanish Service
03:15	Ashab-e-Ahmad
03:45	Quran Class
04:55	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
05:30	Al-Maa'idah
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 69.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. December 25, 2016.
08:00	Food For Thought
08:35	MTA Travel: Programme no. 2.
09:05	Humanity First Conference 2015: Recorded on January 24, 2015.
10:05	In His Own Words: Programme no. 4.
10:35	History Of Khilafat
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:45	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 51.
12:00	Tilawat
12:30	Live From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:35	Signs Of The Latter Days: Programme no. 9.
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 51.
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Yoonus, verses 45-76.
18:30	Beacon Of Truth
19:30	Humanity First Conference 2015
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:05	In His Own Words
21:35	Friday Sermon [R]
22:45	MTA Travel
23:25	Food For Thought

Saturday January 12, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat & Noor-e-Mustafwi
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Humanity First Conference 2015
02:25	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
03:45	Dars-e-Hadith
04:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
05:15	Khalifatul-Masih I
05:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:05	Seerat-un-Nabi
07:35	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
10:10	In His Own Words
10:45	Masjid Mubarak Qadian
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel: Lesson no. 7.
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
15:45	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Seerat-un-Nabi
19:15	Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 4.
20:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 30, 2010.
21:00	International Jama'at News
21:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
22:15	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Masjid Mubarak Qadian

Sunday January 13, 2019

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Address
02:30	In His Own Words
03:05	Seerat-un-Nabi
03:40	Masjid Mubarak Qadian
04:00	Friday Sermon
05:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
05:50	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 69.
07:00	Rah-e-Huda
08:35	The Review Of Religions: Programme no. 7.
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. January 22, 2017.
10:05	In His Own Words
10:35	Importance Of Khilafat
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:05	Shotter Shondhane
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:20	Importance Of Khilafat
16:45	Freedom Of Speech
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Hood, verses 7-41.
18:30	Story Time: Programme no. 55.
19:00	Face 2 Face: Recorded on November 18, 2018.
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:10	In His Own Words
21:40	Importance Of Khilafat
22:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	The Review Of Religions [R]

Monday January 14, 2019

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:35	In His Own Words
03:05	Importance Of Khilafat
03:30	Freedom Of Speech
04:10	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
05:30	The Review Of Religions
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 7.
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Session no. 17. Recorded on December 29, 1997.
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:20	Hinduism: Programme no. 1.
08:50	Peace Symposium 2015: Rec. March 14, 2015.
09:35	In His Own Words
10:10	Hazrat Khalifatul-Masih V
10:20	Swahili Service
10:55	Friday Sermon: Recorded on July 27, 2018 .
11:50	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:20	Al-Tarteel
12:50	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2013.
13:50	Bangla Shomprochar
14:55	Peace Symposium 2015
15:40	In His Own Words
16:30	International Jama'at News
17:20	Al-Tarteel
17:45	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Hood, verses 42-84.
18:30	Somali Service: Programme no. 10.
19:05	Hinduism
19:35	The Review Of Religions: Programme no. 7.
20:05	Peace Symposium 2015
20:50	In His Own Words
21:25	Signs Of The Latter Days: Programme no. 10.
22:25	Rencontre Avec Les Francophones
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
23:50	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai

Tuesday January 15, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Peace Symposium 2015
02:20	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
04:55	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:30	Hinduism
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 70.
06:45	Liqa Maal Arab: Session no. 159.
07:45	Story Time: Programme no. 51.
08:15	Attractions Of Australia
08:45	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. January 22, 2017.
09:50	In His Own Words
10:20	Life Of Promised Messiah
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:10	In His Own Words
16:45	Face 2 Face: Recorded on December 9, 2018.
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:10	In His Own Words
21:45	Kasre Saleeb: Programme no. 10.
22:15	Liqa Maal Arab: Session no. 159.
23:15	Life Of Promised Messiah

Wednesday January 16, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:20	In His Own Words
03:00	Face 2 Face
04:05	Liqa Maal Arab
05:05	Masjid Mubarak Rabwah
05:25	Chali Hai Rasm
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:05	Question And Answer Session: Recorded on October 28, 1995.
07:40	MTA Travel
08:00	Quran Quiz
08:30	Roshan Hui Baat
09:00	Jalsa Salana Bangladesh Address: Recorded on February 6, 2011.
09:50	In His Own Words
10:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Jalsa Salana Bangladesh Address
16:00	In His Own Words
16:30	Mosha'airah
17:15	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Yoosuf verses 8-53.
18:40	French Service: Programme no. 15.
19:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
20:00	Jalsa Salana Bangladesh Address
20:45	In His Own Words
21:15	Mosha'airah
22:00	Roshan Hui Baat
22:30	Question And Answer Session [R]
23:10	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
23:40	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai

Thursday January 17, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Bangladesh Address
02:30	In His Own Words
03:00	Quran Quiz
03:30	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
04:00	Question And Answer Session
04:35	Mosha'airah
05:20	Quran Quiz
05:55	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 70.
06:40	Quran Class: Class no. 165.
07:50	Islamic Jurisprudence
08:35	MTA International Conference 2015
09:30	In His Own Words
10:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
10:30	Japanese Service: Episode no. 15.
11:15	Pushto Muzakarah: Programme no. 8.
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:05	Islamic Jurisprudence
14:40	In His Own Words
15:30	Persian Service: Programme no. 96.
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Al-Maa'idah
17:25	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Yoosuf, verses 54-101.
18:35	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
19:05	Open Forum
19:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
20:00	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
21:05	In His Own Words
21:35	Al-Maa'idah
21:55	Masjid-e-Aqsa Rabwah
22:20	Quran Class [R]
23:30	The Review Of Religions

**Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).*

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 11 January 2019 | Issue No. 02

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا میں اپنی خوبصورت تعلیم کے ساتھ پھیلنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو انسانی کوششیں بجھا نہیں سکتیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اعلان کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اسلام کے پیغام کو پہنچایا۔ آپ کے زمانے میں بھی اسلام کا پیغام یورپ میں بھی آ گیا امریکہ تک چلا گیا اور وہ جماعت آپ نے قائم کی جو اس کام کو خلافت کے نظام کے تحت جاری رکھے ہوئے ہے۔

تمام مخالفتوں کے باوجود جو اپنوں اور غیروں یعنی مسلمان علماء اور ان کے زیر اثر مسلمان حکومتوں اور لوگوں کی طرف سے ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور اسی طرح غیر مذاہب کی طرف سے بھی یا غیر طاقتوں کی طرف سے بھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنے نور کو دنیا میں پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید، نومبائعین کی رہنمائی اور ثبات قدم کے معدّد ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب فرمودہ 09؍ ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ (التوبة:32-33)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ (ہر دوسری بات) ردّ کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک کیسا ہی ناپسند کریں۔

یہ وہ آیات ہیں جو تمام ان لوگوں کے لئے واضح اور کھل کر اعلان کر رہی ہیں کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا میں اپنی خوبصورت تعلیم کے ساتھ پھیلنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو انسانی کوششیں بجھا نہیں سکتیں۔ قرآن کریم وہ کامل شریعت ہے جو دنیا کی ہدایت کا سامان کر سکتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی دین اور کوئی شریعت نہیں جو دنیا کو ہدایت اور نجات کے سامان مہیا کر سکے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور اب آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آ سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مطابق کہ اب تمام دینوں پر غلبہ دین اسلام کو ہی ہو گا اور بعد میں آنے والے زمانے میں اس ہدایت کی اشاعت کی تکمیل کے لئے وہ ہدایت جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو آپ کی غلامی میں اللہ تعالیٰ ظلی اور غیر شرعی نبی کا درجہ دے کر مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام سے بھیجے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اعلان کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اسلام کے پیغام کو پہنچایا۔ آپ کے زمانے میں بھی اسلام کا پیغام یورپ میں بھی آ گیا امریکہ تک چلا گیا اور وہ جماعت آپ نے قائم کی جو اس کام کو خلافت کے نظام کے تحت جاری رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کے حوالے سے ایک جگہ اسلام کے مخالفین کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''یہ لوگ اپنے منہ کی لاف و گزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہ ہو گی یہ دین ہمارے ہاتھ سے تباہ ہو جاوے گا''۔ فرمایا ''لیکن خدا کبھی اس دین کو ضائع نہیں کرے گا اور نہیں چھوڑے گا جب تک اس کو پورا نہ کرے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''... اب قرآن شریف موجود ہے۔ حافظ بھی بیٹھے ہیں (بہت سارے حفاظ دنیا میں ہیں) دیکھ لیجئے کہ کفار نے کس دعوے کے ساتھ اپنی رائیں ظاہر کیں کہ یہ دین ضرور معدوم ہو جائے گا اور ہم اس کو کالعدم کر دیں گے اور ان کے مقابل پر یہ پیشگوئی کی گئی جو قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہرگز تباہ نہیں ہو گا۔'' فرمایا کہ ''یہ ایک بڑے درخت کی طرح ہو جائے گا اور پھیل جائے گا اور اس میں بادشاہ ہوں گے۔'' (جنگِ مقدس، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291-290)

پس یہ اس وقت جبکہ کمزوری کی حالت تھی اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا اور اسلام پھیلا اور کوئی کوشش اسے ختم نہ کر سکی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین اسلام کو کہا کہ آج بھی تم اسے ختم نہیں کر سکتے یہ کھلا چیلنج ہے۔ آپ نے دنیا کو بتایا کہ اسلام کے احیائے نو کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھیجا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے اذن اور مدد سے تمام دنیا میں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو پھیلاؤں گا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت فرماتے ہوئے فرمایا کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم)

اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ بھی کہا کہ میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جو جماعت قائم فرمائی ہے وہ اب اسلام کے جھنڈے کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں جائے گی اور اس خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے دلوں کو جیتے گی نہ کہ کسی تلوار اور بندوق سے اور سعید فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لائے گا۔ آپ نے تمام مسلمانوں کو بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سنو اور اس کو سمجھو اور آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ جڑ کر اپنے ایمان اور ایقان میں ترقی کرو اور پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے تمہارے ساتھ بھی کس طرح پورے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نئی شان عطا فرمائے گا لیکن نام نہاد علماء کی باتوں میں آ کر مسلمانوں کی اکثریت اس طرف توجہ نہیں دے رہی بلکہ علماء کی کوشش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے کام میں روکیں ڈالیں اور اسے ختم کریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ ہر مخالفت کے بعد آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں لا رہا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی الہاماً فرمایا تھا اس وقت میں نے یہ براہین احمدیہ میں بھی لکھا۔ اس وقت جبکہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کے مقام کے ساتھ کھڑا کرے گا۔ یہ پہلے میں نے آپ کے الفاظ کا خلاصہ بیان کیا ہے پھر آگے آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

دیکھو یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے۔ یہ جو آیات تلاوت کی گئی ہیں یہ پیشگوئی مسیح موعود کے حق میں بھی ہے اور اس وقت پوری ہو گی یعنی مسیح موعود کے آنے کے وقت ہی پوری ہو گی تا کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''سترہ برس سے یعنی جب آپ نے یہ فرمایا اس وقت اس پیشگوئی کو سترہ برس ہو چکے تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ نے مسیح موعود کے دعوے سے پہلے لکھی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ سترہ برس سے یہ درج ہے (اور مسیح موعود کے دعوے سے بہت پہلے سے یہ درج ہے) تا خدا ان لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعوے کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ براہین خود گواہی دیتی ہے کہ اس وقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پرانے عقیدے پر نظر تھی لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گواہی دی تھی کہ تُو مسیح موعود ہے کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الٰہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ (ماخوذ از سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 43)

آپ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور اب یہ اللہ تعالیٰ کا نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مجھے عطا ہوا ہے نہ ان مولویوں کی پھونکوں سے نہ اسلام مخالف طاقتوں کی پھونکوں سے بجھایا جا سکتا ہے۔ آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ ''منہ کی پھونکیں کیا ہوتی ہیں؟ یہی کسی نے ٹھگ کہہ دیا۔ کسی نے دوکاندار اور کافر و بے دین کہہ دیا۔ غرض یہ لوگ ایسی باتوں سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔'' فرمایا کہ ''نور اللہ کو بجھاتے بجھاتے خود ہی جل کر ذلیل ہو جاتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 186)

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی الہاماً فرمایا ہے کہ ''يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَكَ اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 90) کہ دشمن ارادہ کریں گے کہ تیرے

...باقی صفحہ 16 پر...